UNIVERSAL LIBRARY
OU_222365
UNIVERSAL LIBRARY

چھوڑا کمان سے جا کے لگا وہ نشانہ پر
اپنا سخن مقابلہ کرتا ہے تیر کا

دنیا کی مشکلات سے عابد نہیں ڈری
مشکلکشا ہے نام مرے دستگیر کا

مظہر ہے خاص بندہ خدا کے ظہور کا
پھر دیکھئے تو جلوہ محمد کے نور کا

نزدیک آیئے تو کہوں راز دور کا
قادر ہو قلب پر تو تماشا ہے طور کا

زاہد کو صرف شوق ہے جنت کی حور کا
رندوں کو اعتراف ہے اپنے قصور کا

کیوں عاشقوں کو کرتے ہیں ناصح نصیحتیں
کیا کام اہل عشق میں عقل و شعور کا

کیا ہے عجب جو بخش دے مجھ تیرہ روز کو
وہ ہے کریم بندہ ہوں رب غفور کا

شیطان کی کیا مجال کرے آدمی سے بحث
استاد ہے یہ اوس سے بھی بڑھ کر فتور کا

خط اونکا مجھکو آیا ہے مضمون ہے یہی
اک کام تمسے آج ہے مجھکو ضرور کا

عابد کو کیوں نہ فخر ہو اس اختصاص پر

خلداللہ ملکہ
فدوی بھی ہے تو خاص ہے اپنے حضور کا

ہے یہہ بیگانہ آشنا سب کا — دل بھی معشوق ہے نئے ڈھب کا
ہو وفا وعدہ ہم سے ہی کب کا — بوسہ رخسار کا دے یا لب کا
میری تیری ہے دوستی کب کی — کچھ تعلق نہین ہے یہہ اب کا
مے پندار پی ہے زاہد نے — پاک ہے نفس رند مشرب کا
کافر عشق بھی مسلمان بھی — ہے جدا ڈھنگ میرے مذہب کا
تو نے کیون دی ذرا سی مے ساقی — تشنہ ہون ساغر لبالب کا
عید کا دن ہے آئیے ملنے — ہم سے ہوتا ہے وعدہ کیون شب کا
کون مجھسا ہے دوسرا عاشق — تجھکو اک مین ملا ہون مطلب کا

عید مجھکو کیا جو اے عابد
مجھ پہ احسان ہے مرے رب کا

رات دن محو تصور ہے میرے جان کسکا
عشق رکھتا ہے تو پنہان دل نادان کسکا

کسکے سایہ مین خط و زلف کو ہاتھ آئے نجات
آسرا ڈہونڈہتے ہین سنبل و ریحان کسکا

جستجو ہوتی ہے کسکی یہہ شب و روز تجھے
عشق ہے دل کو ترے نیر رخشان کسکا

کیا کہون پوچہتے ہین وہ دکہا کر زلفین
دل بنا ہے اسطرح پریشان کسکا

تم جو دل مین ہو تو کیا کچہہ نہین دلمین میرے
کسکی حسرت ہین کرون عشقمین ارمان کسکا

حال عابد کے کہون مذہب و ملت کا مین کیا
دین ہی دل سے بہلا بیٹہا ہے ایمان کسکا

غیرونکو بھی معلوم ہے مین یار ہون اوسکا
اے عشق بہرحال خریدار ہون اوسکا

اے مالک کونین بنایا مجہے جس نے
شرمندہ تمہارا تو گنہگار ہون اوسکا

کرتا ہون جو مین حق سے طلب حقکی محبت
صد شکر کہ اوس ہی سے طلبگار ہون اوسکا

مجہہ خاک کے پتلے کو حقارت سے نہ دیکھو
ذرہ ہون مگر محرم اسرار ہون اوسکا

دیوانہ مجھے کہتے ہین کیون اہل خرد سب
وہ میرا ہے مین دل سے طلبگار ہون اوسکا

ہونے کی فدا جسپہ سلیمان کو ہے حسرت
مین مور ضعیف ایک گرفتار ہون اوسکا

کرتے ہین عبث فکر مری حضرت عیسے
صحت سے غرض کیا مجھے بیمار ہون اوسکا

مسجد مین جو عابد ہون تو بتخانہ مین راہب
میخانۂ عالم مین مین سرشار ہون اوسکا

جس جگہہ آنکھہ پڑی یار کا جلوہ دیکھا
اسی جلوہ کا زمانہ مین تماشا دیکھا

اپنے زیور کی وہ تعریف بھی کرتے ہین یون
چاند تو چاند ہے ماتھے کا بھی تارا دیکھا

ساری محفل مین ہے یہ حال سیر اوسکی نظر
آنکھہ سے اوس نے کیا مجھکو اشارا دیکھا

دین و دنیا کا کیا عشق نے تیرے نقصان
نفع کے بدلے ہوا میرا خسارا دیکھا

دل کو آئینہ کیا مین کہ صورت دیکھون
دیکھنے والے نے افسوس نہ دیکھا دیکھا

کنگی کرتے ہوے مجھہ سے وہ یہہ فرماتے ہین
تیرے دل کے لئے رکھا ہے یہہ آرا دیکھا

سخت مایوس ہوا ہون جو گنہ کے باعث ۔ یا نبی آپ کا ہی مین نے سہارا دیکھا
نامہ پڑہتے ہی میرا ساتہ وہ قاصد ہوا ۔ آکے کہتا ہے کہ کیون شوق ہمارا دیکھا

قدم شاہ دکن خلد اللہ ملکہ ہم نے تو دیکھے عابد
نہ سمرقند ہی دیکھا نہ بخارا دیکھا

آنکھہ اب تمسے لڑی دیر و حرم چہوڑ دیا ۔ اک تمہارے لئے کس کس کو صنم چہوڑ دیا
خط تمہین لکہنے کو بیٹہا تہا کہ تم آہی گئے ۔ اسلئے ہات سے اپنے قلم چہوڑ دیا
میرے مشرب سے جو ناصح کو ہوئی آگاہی ۔ پند گوئی کو وہین کہا کے قسم چہوڑ دیا
تونے جس روز کیا وصل کا وعدہ مجہہ سے ۔ دل مضطر نے خیال شب غم چہوڑ دیا
ہات کو مین نے بڑہایا تہا کہ چہولون رخسار ۔ ہات ظالم نے میرا کرکے قلم چہوڑ دیا
دی مجھے عشق کی سرکار نے روشن چوکی ۔ مین نے وہ ماہی مراتب وہ علم چہوڑ دیا
آگیا رحم تمہین یا میری قسمت جاگی ۔ شکر اللہ کا یکلخت ستم چہوڑ دیا

کیا ہوئے پہلے کے الطاف و مہر و الفت | واہ جی تمنے تو سب لطف و کرم چہوڑ دیا

ہات اوٹہا تو مری ارمان سے مسکین عابد
خط مین اوس شوخ نے یہہ کہکے رقم چہوڑ دیا

بت کو لاکر کسنے میرے دل کے اندر رکہدیا | خانۂ اللہ مین کیسا یہہ پتہر رکہدیا
کردیا منہہ بند میرا بات ہی کہنے ندی | ایک کڑی ایسی سنائی دلمین نشتر رکہدیا
شیخ صاحب عزم کعبہ ہو مبارک آپکو | ہمنے اپنا کوچۂ جانان مین بستر رکہدیا
جو بڑہانا ہو بڑہائے جو گہٹانا ہو گہٹائے | کاتب تقدیر کے آگے مقدر رکہدیا

ہوگیا حیران عابد دیکہکر یہہ صورتین
جب قدم اس آئینہ خانہ کے اندر رکہدیا

جسنے ایسا تجہے شباب دیا | اوس نے ہی ہم کو اضطراب دیا
شب کا وعدہ کیا نہین آیا | رات بہر مجہکو یون عذاب دیا

کیون نہ جلجاؤن غیر کو تو نے
بھر کے ساغر دیا کباب دیا

کتنے بوسے دئے لئے کتنے
اسکا تو نے نہین حساب دیا

خلق سے کیا تو مانگ خالق سے
اوسنے ہی سب کو بیحساب دیا

شیخ نے کرکے غیبت رندان
زہد و تقوے کا سب ثواب دیا

ہمنے کیا پوچھا آپ کیا سمجھے
بات کیا تھی یہہ کیا جواب دیا

عابد حق پرست کو ہے ہے
تم نے کیون ساغر شراب دیا

کھوج اوس نام کا نہین ملتا
کچھہ پتا کام کا نہین ملتا

کوئی کیا پہنچے آپ تک صاحب
رستہ اس بام کا نہین ملتا

یون تو برسون ہی پی ہے اے ساقی
لطف اس جام کا نہین ملتا

کون وحشی گیا کہ کعبہ مین
جامہ احرام کا نہین ملتا

غیر کا خط وہ دیکھتے ہین مجھے — پرچہ پیغام کا نہین ملتا
یون ہین کہنے کو سیکڑون احباب — دوست اک کام کا نہین ملتا
سود سر کار عشق سے ہمکو — درہم و دام کا نہین ملتا
دل جو اوس زلف مین پہنسا وہ گیا — صید اِس دام کا نہین ملتا
تری طاعت سے ایک پل ہمکو — وقت آرام کا نہین ملتا
اوس نے گہایل کیا ہے درپردہ — زخم صمصام کا نہین ملتا
غیر کی وجہ سے بدو گالی — لطف دشنام کا نہین ملتا

کہا عابد سے دیکے درہم داغ
عوض اِس دام کا نہین ملتا

اپنے ہی دلمین ہے خدا ملتا — کعبے جاتے تو ہمکو کیا ملتا
اپنا زاہد کو گر بتا ملتا — کیا کہون مین کہ کیا مزا ملتا

دولتِ عشق تھی ترا ملنا
مل گیا تو تو اور کیا ملتا

تو نے گھر کر لیا ہے دلمین مرے
اب کہان دوسرا انپا ملتا

تیرے ملنے سے ملگئے دارین
تو نہ ملتا تو مجھکو کیا ملتا

دل مین جو ہے مین صاف کہدیتا
گر وفادار آشنا ملتا

کشتیٔ عمر کے لئے حابل
ناخدا کے عوض خدا ملتا

کیا خدا کا پتا ہمین ملتا
تو نہ گر مصطفےٰ ہمین ملتا

منزل عشق ہات آتی جب
خضر سا رہنما ہمین ملتا

دل ہی کرتا نہ رہنمائی تو
رستہ کب عشق کا ہمین ملتا

خانۂ دلمین ہم جو کرتے تلاش
جانِ جان کا پتا ہمین ملتا

تیغ قاتل گلے سے ملتی تو
قتل کا جب مزا ہمین ملتا

تیرا جلوہ ہے دو نو عالم مین | کیا کوئی دوسرا ہمین ملتا

جستجو مین ہے جسکے تو عابدا
وہ تو ہے جابجا ہمین ملتا

جب سے کہ آشنا مرا نا آشنا ہوا | مین کیا کہون کہ حال مرا کیا سے کیا ہوا
نیت تری ہے بدلی ہوئی دل پہرا ہوا | ظاہر یہہ بہید آج مجہے دلربا ہوا
پہلے تو آسمان تہا اب تم بہی ہوگئے | قاتل جہان کا ایک تہا اب دوسرا ہوا
آئے ہین جو بہر نصیحت وہ میرے پاس | کیا جانے آج حضرت ناصح کو کیا ہوا
مین نے کہا کہ مرتا ہون بولا بگڑ کے وہ | قدرت خدا کی آپ کو یہہ حوصلہ ہوا
اونسے حجاب کیجیے آنکہین ہون جنکی بند | پردہ یہان ہے دیدۂ دل سے اوٹہا ہوا

عابد بقا اوسی کیلئے ہے جہان مین
زندہ رہا جو ذات خدا مین فنا ہوا

رونق فزا چمن مین جو وہ گلبدن ہوا
شرمندہ شرمسار گل نسترن ہوا

معبود تہا مین ہستی مین آکر ہوا ہون عبد
کوئی یہان فریب نہ کچہہ مکر و فن ہوا

نام و نشان ابہی تو واقف نہ تہا کوئی
چرچا مجہی سے تیرا سر انجمن ہوا

کیا کیجے ذات آکے ہین بنتی ہے صفات
کچہہ ایسا اس زمانہ کا اولٹا چلن ہوا

دریا سے چہوٹ کر مرا قطرہ ہوا ہے نام
مین کیون وطن سے اے غریب الوطن ہوا

حابد یہی کلام ہے تیرا تو جان لے
مشہور عشق والون مین تیرا سخن ہوا

یہہ خوشی کے بدلے ایدل مفت کا غم ہو گیا
بات اچھی تھی نہ سمجہا وہ تو برہم ہو گیا

جو تصور عشق مین تہا وصل مین اب وہ کہان
بڑہ گیا تہا پیار اوسکا گھٹ گیا کم ہو گیا

پان کا بیڑا ابنا کر تم نے جو مجکو دیا
وہ سر محفل عدو کے واسطے سم ہو گیا

خلوت وحدت مین ظاہر اسقدر کثرت ہوئی
ایک جلوہ سے ترے معمور عالم ہو گیا

جلوہ محبوب کا جلوہ ہے محبوبِ علی
جان لو اسواسطے وہ فخرِ عالم ہوگیا

ہوتے ہین رندون کے عابد بدون رندو مست
حضرت ناصح کو کیون بیفائدہ غم ہوگیا

زاہد مرا بخیر یہہ انجام ہوگیا
تہابت پرست کفر ہی اسلام ہوگیا

صیاد تونے کسلئے چہوڑین ہین کاکلین
تیرا بناؤ میرے لئے دام ہوگیا

مین اور قیس شیفتہ لیلے وشون کے ہین
دونون کا ایک عشق مین انجام ہوگیا

مانگا جو بوسہ مینے تو گالی ملی مجہے
لو یہہ سوال قابل دشنام ہوگیا

شہرہ ہمارا میری محبت نے کردیا
جا کر دکن سے روم کو تا شام ہوگیا

ابرو وہان ہلا تو یہان کٹ گیا گلا
اوسکا اشارہ موت کا پیغام ہوگیا

بیمارِ ہجر کی ہے دوا شربتِ وصال
تسکین دل کو ہوگئی آرام ہوگیا

کس لطف سے وہ کہتے ہین مجکو پکار کر
اب عاشقون مین میرے ترا نام ہوگیا

تسبیح پڑہکے ہات اٹہانا سوے فلک
عابد کے واسطے یہہ بڑا کام ہوگیا

داغ سے نالاں ہیں مردم میں تو نشادان ہوگیا
حال میرا دیکہہ کر حاسد پریشان ہوگیا

یہہ قصور اوسکا ہے یارو اسمیں میرا کچہہ نہیں
ولولہ دل کو ہوا نخچیر مژگان ہوگیا

کانٹے بوئے تمنے میرے رو گئے کو واہ جی
دہجیاں ہیں جیب کی اور پرزہ داماں ہوگیا

یہہ نئی ہمنے نکالی دوستی ہیں اوسکی چال
جب ظہور اوسکا ہوا ہیں آپ پنہاں ہوگیا

عشق کے دربار میں خلعت ہے یہہ میرے لئے
ہوگیا دیوانہ ہیں پرزے گریبان ہوگیا

ہوگیا ہے کیا کہیں اوس مست کو شوق کباب
دل مرا اچہا تہا کل تو آج بریان ہوگیا

یار کا تمغہ ہے یہہ صولت حفاظت کیجئے
داغ کی الفت ہے دلمیں دل نگہبان ہوگیا

ہوگئے ہیں داغ کے شاگرد عابد دہوم سے
دوست سنکے خوش رہیں دشمن تو گریان ہوگیا

سامنا ہوتے ہی تجھسے اک زمانہ ہوگیا
سم ترے عاشق کے حقمین آب و دانہ ہوگیا

کیون نہ مین عاشق ہون کیونکر نہ دون ایذا اسے
خود مجھے منظور جب دل کا جلانا ہوگیا

قیس اور فرہاد کا قصہ نہین سنتا کوئی
مشتہر مخلوق مین اپنا فسانہ ہوگیا

آپکو ہمنے ستایا تو ہوا تجھسے وصال
اک یہی تو کام ہمسے عاقلانہ ہوگیا

بھیس مین آکر مرے ظاہر کیا ہے آپکو
کنت کنزاً مخفیاً کا کیا بہانہ ہوگیا

یہہ تو عابد ہے سراسر حضرت ناصر کا فیض
عاشقانہ تہا مذاق اب عارفانہ ہوگیا

کثرت کو دیکھکر دل نادان مچل گیا
وحدت کے جب مقام مین آیا سنبہل گیا

مانند سیم و زر کی تپ عشق سے یہان
دل بھی پگل گیا ہے جگر بھی پگل گیا

شیشہ مین دل کے بادۂ توحید کو ہے جوش
ساقی غضب ہوا خم وحدت ابل گیا

الفقر کی حدیث کا جب سے کہ ہے خیال
دل سے مرے تصور اہل دول گیا

مین ذات سے صفات مین ہونے کا تماشا
ہستی مین آکے ہمین جو میرا بدل گیا

سترِ انا کی رمز مین جب سے ہوا ہون گم
اللہ رے بیخودی مین خودی سے نکل گیا

جب سے پڑا ہے یار تجلی کا تیرے عکس
سینہ ہمارا طور کے مانند جل گیا

کیا پوچھتے ہو عابد مضطر کا حالِ زار
جاتا تھا کل وہ کہتا ہوا ہائے جل گیا

کہان ہے وہ تمہارا یاد کرنا
وہ سر بازو فا ارشاد کرنا

یہی ہے عاشقون کو شاد کرنا
کہ تم بیداد پر بیداد کرنا

تسلی جھوٹے وعدہ سے بھی ہوگی
دل ناشاد کو یون شاد کرنا

بناکر اپنا بندہ پھر یہ کیا آپ
غلامی سے مجھے آزاد کرنا

مرا دل ہوگیا خود مشق نخچیر
نہ کچھ تکلیف اے صیاد کرنا

رکھا ہے نام شیطان شغل بد کا
اُنہین آتا ہے یون برباد کرنا

اودہر ہی سے ہے جو کچھہ خیر و شر ہے
نہین آتا ہمین ایجاد کرنا

یہہ عابد کی دعا ہے میرے مولا
دم آخر مری امداد کرنا

یہی الطاف خدا کیلئے جاری کہنا
بہولنا ادس کو نہ تم یاد ہماری کہنا

کہین برباد نہ ہو خاک ہماری در در
اوسکے کوچہ ہی مین آباد ہماری کہنا

وہ گنہگار ہین دنیا مین نہین ہے ہمسا
یا نبی روز جزا لاج ہماری کہنا

ساری ہین مرحلہ بد ولت شہ کی
اونکے افضال سے آسان ہے عماری کہنا

یار کے مست ہو عابد ہمین معلوم ہوا
آپ کا رنگ ہے آنکھون کو خماری کہنا

آجکل اوج پہ چمکا ہے مقدر اپنا
اپنے آغوش مین رہتا ہے وہ دلبر اپنا

جاکے کس کوچہ سے آتی ہے نسیم سحری
ہو رہا ہے جو دماغ آج معطر اپنا

دغدغہ حشر کا اور نکو ہے دنیا مین | ہجر دلدار مین ہر روز ہے محشر اپنا
ہم تو کشتہ ہین تری تیغ ادا کے ظالم | کیا ڈراتا ہے ہمین کھینچ کے خنجر اپنا

فکر فردائے قیامت کی نکر اے عابد
شافع روز قیامت ہے پیمبر اپنا

اس سے بہتر نہین دنیا مین ٹھکانا اچھا | یار کے کوچہ مین بستر ہے لگانا اچھا
اپنے عاشق سے نہین منہہ کو چھپانا اچھا | ایسے مشتاق کے ہے سامنے آنا اچھا
ہوس خلد نہین تیری گلی سے مرغوب | نہین کونین مین اب اس سے ٹھکانا اچھا
وصل ہو یا نہ ہو اپنا تو یہی ہے مذہب | عشق مین یار کے اپنے کو مٹانا اچھا
عشق صادق ہو جنہین کچھہ نہین او نکو پروا | گر کہین بد نہین یا سارا زمانا اچھا
انتہا بھی ہے نصیحت کی جناب ناصح | چپ رہین آپ نہین دل کا ہلانا اچھا
دیر ویران ہوا بت ہے خدا اپنا بنا | کعبۂ دل کو خدائی سے بسانا اچھا

مردے زندہ ہوے ہین ترے کرشمہ کا یہہ فیض
تو مسیح اپنا ہے ہم کو بھی جلانا اچھا

بادۂ عشق کی عابد ہے یہی کیفیت
اسکا پینا بھی ہے خوب اور پلانا اچھا

تہا حقیقت مین جو معبود ہوا عبد نما
بندہ مین کیون نہ ہو پیدا صفت ذات خدا

واعظا مجھکو نکر منع گنہ سے اصلا
صفت عفو خدا ہو گی گنہ سے پیدا

جسنے دیکھا نہین دنیا مین خدا کا جلوہ
یان بھی اندھا ہے وہ ناکام وہان بھی اندھا

ہے بلا عین عرب اور بلا میم احمد
شکل انسان مین ہوا آکے یہان جلوہ نما

جو ہوا تیری غلامی مین اوسے آقا
اوسکو رضوان نے کہا میوۂ جنت لے کھا

کبھی معبود کبھی عبد کبھی ہے عابد
رنگ اپنے وہ دکھاتا ہے جہان مین کیا کیا

جسنے دیکھا تجھے دیکھا جو کچھہ پایا تجھے پایا
بجز تیرے نظر مجھکو نکوئی دوسرا آیا

کوئی حد بھی ہی اس وحشت کی یا رب ہجر جانان مین
کہ کوسون بھاگتا ہی آجکل مجھہ سی مرا سایا

بنا ہے شمع محفل وہ ہین گرد اگرد سب عاشق
وہی پروانہ سان ہوگا کہ جسنی داغ ہی کھایا

مجھے اس بیقراری نے بنایا اور بھی مضطر
الٰہی کیا ہوا نامہ نہ ابتک نامہ بر لایا

عبادتگاہ مین رہکر ہوا ہے زاہدان مغرور
نکر نخوت کبھی عابد تکبر کا ہے یہہ مایا

اوسکا آنا نظر نہین آتا
نہین آتا نظر نہین آتا

آنکھہ ملتی ہے یار سے لیکن
اوسکا ملنا نظر نہین آتا

وہ جوانی کدھر گئی افسوس
عیش ڈھونڈھا نظر نہین آتا

جان لینی تو ہے انہین منظور
آزمانا نظر نہین آتا

سب ہین دیوانے عشق مین تیرے
ایک سیانا نظر نہین آتا

کعبہ و دیر مین بھی ٹھیک ترا
کچھہ ٹھکانا نظر نہین آتا

اندنون ڈہنگ آپکا عابد
ہم کو اچھا نظر نہین آتا

غیرت ماہ درخشان کو نہین جانتے کیا
اوسکو ہم جانتے ہین دوسرے پہچانتے کیا

جب یہہ ٹہیری ہے کہ ہم عاشق صادق ہین ترے
مال کیا جان ہم اپنی نہین گذرانتے کیا

صاف ہو چیز تو پہر کیا ہے تامل ساقی
مئے بے دُرد ہے شفاف اوسے چہانتے کیا

اونکو محفل مین نہ دیکہا تو مری جان بچی
دیکہکر دل مین خدا جانے او پہر ٹہانتے کیا

سُن لو عابد کا بہی کہنا یہہ جناب ناصح
دوست کی بہت کوئی بات نہین مانتے کیا

شوق ہے ہردم ستم بیداد کا
حوصلہ دیکھو ستم ایجاد کا

شوخ کی تصویر وہ کہینچے اگر
ہاتہ کٹتے مانی و بہزاد کا

مین جنون مین رہنما ہے قیس ہون
عشق مین اوستاد ہون فرہاد کا

کیسے غافل کیسے بے پروا ہو تم
منتظر مدت سے ہون مین یاد کا

دل مرا نخچیر اوس کا ہو چکا
ہے نصیبا اوج پر صیاد کا

المدد اے سخت جانی المدد
تیز ہے خنجر بہت جلاد کا

ہے خلش دل مین مرے آٹھون پہر
وہ مژہ ہے نیشتر فصاد کا

دو جواب صاف عابد کو کوئی
منتظر ہے آپ کے ارشاد کا

بہر قلم تیز کن صمصام را
شہرۂ آفاق کن گمنام را

ساقیا جامے بدہ این خام را
تا شناسد مایہ انجام را

آرزوے صید میدارد دلم
صید کن صیاد بر چین دام را

سجدہ گاہ من خم ابروے تست
زان دوگانہ میگذارم شام را

بعد عمری گشت حاصل آن صنم
صرف کردم در طلب ایام را

نامہ بر مقتول شد نامہ کجا | عالم بالا کنی پیغام را

می خوری زان شیوۂ خود کردہ ام | می پسندند اہل دل بدنام را

عابد اہست این معمّا یا غزل

کے شود مفہوم شعرت عام را

ردیف الباء

ہے یون عزیز خاطر اغیار کیا سبب | مین ہو گیا ہون دلپہ ترے بار کیا سبب

گستاخ تمنے کر دیا سرکار کیا سبب | ڈرتے نہین ہین غیر گنہگار کیا سبب

گر مشورہ نہین ہے مرے قتل کا تو پھر | کرتے ہین غیر سے مرے اذکار کیا سبب

ہر ایک شئے مین شکل ہین تو جلوہ گر بھی ہے | پوشیدگی کے ساتھہ پھر اظہار کیا سبب

اقرار ہے یون تو کیا تمنے لاکھہ بار | لیکن وفا کے کچھہ نہین آثار کیا سبب

یہہ دام عشق گر نہین عاشق کے واسطے | پھر ہے گلے مین تیرے یہہ زنّار کیا سبب

آدم کا نورِ پاک سے سارا خمیر ہے
عابد علاقہ ہمسے رکہے نار کیا سبب

آدمی کو آدمی دیگا برابر کا جواب
تم تو بت ہو وینکے کیا کوئی تپہر کا جواب

کعبۂ دلکو بنا کر بتکدہ بت نے کہا
کیا بنایا ہمنے ہے اللہ کے گہر کا جواب

گالیون سے تم نہ باز آئے دعائین ہین دین
خیر ہوسکتی ہے کب فرمائے شر کا جواب

سیکڑون اسمین بلائین ہین ہزارون آفتین
ہے شب فرقت ہماری روز محشر کا جواب

فرض کر لو ہم شہنشہ بہی ہوے پہر ایکدن
کہوپری اپنی بہی ہے فغفور کے سر کا جواب

ابرو و مژگان ہین تیزی مین برابر کیا کہین
تیر بہی رکہا ہی تونے یار خنجر کا جواب

عرصۂ محشر مین عابد جمع ہونگے سب نبی
پر نہوگا کوئی بہی اپنے پیمبر کا جواب

ایسی باتون سے ہوگا نام خراب
تم کو زیبا نہین کلام خراب

کھو دیا تم نے دل مرا لے کر — اسکو کہتے ہین انتظام خراب

بندۂ باوفا نہین ملتا — بیوفا ہوتے ہین غلام خراب

جلتے ہین داغِ عشق کے سکے — حسن کے شہر مین ہین دام خراب

اسکو کہتے ہین عالم ناسوت — بھر آدم ہے یہہ مقام خراب

مے کو بد کہین نہین پروا — ہوتا ہے عاشقون کا نام خراب

غیر کو ساغر لطیف ملین — ہمکو دیتے ہین ٹوٹے جام خراب

روٹی ملتی نہین ہے کھانیکو — پینے والے رہے مدام خراب

زہد و تقوے کہان گیا عابد
کام کرتے ہو تم تمام خراب

جاکے قاصد اسے سنا مطلب — کہ سنے مطلب آشنا مطلب

دیکھا خط سارا پڑھ لیا مطلب — کیا جواب آپکا ہے کیا مطلب

دید مین دید ہے مجھے منظور — نہین ہے کوئی دوسرا مطلب

بندۂ بت ہون شیخ سے کہدو — بت پرستی سے میری کیا مطلب

خوب کی قدر ایک ہی سمجھا — میرا مطلب رقیب کا مطلب

ہجر مین کھوج تھا تجسس تھا — تیرے ملتے ہی مل گیا مطلب

ارے ظالم مین تجھپہ مرتا ہون — اب بھی سمجھا نہین مرا مطلب

اب چھپانے سے فائدہ کیا ہے — تیرے ہی خط سے کھلگیا مطلب

بات میری کہین نہ غیر سنے — اوسسے افشا نہ ہو مرا مطلب

عشق مین داغ اپنے دیتے ہو — مل گیا خوب مدعا مطلب

عابد حق پرست ہون صاحب
کچھہ نہین ہے بجز خدا مطلب

آئیگا میرے گھر وہ بت بد شعار کب — تسکین پائیگا یہ دل بیقرار کب

وہ وہ سہے فراق کے صدمے کہ مر گئے
گر اب نہین تو آئیگا غفلت شعار کب

جو مین طلب کرون وہ عنایت سے مجکو دے
گر اب نہین تو پہر مرے پروردگار کب

مجکو تو وصل مین بھی وہی اضطراب ہے
تسکین اب نہین تو دل بیقرار کب

وعدہ خلافیون سے ترے ناکمین ہے دم
نکلی نہ میری جان دم انتظار کب

حابد وہ یار دیکھئے ملتا ہے کب مجھے
ہوتا ہے سازگار مرا روزگار کب

روبرو اپنے بلا لیجئے آپ
ہم سے پردہ نکیا کیجئے آپ

جس جگہ آپ ہی ہون غیر نہو
اوس جگہ ہمکو بلا لیجئے آپ

چاک دل چاک جگر ہے عاشق
ہاتھ سے اپنے ذرا سیجئے آپ

دل مرا لیکے مکر نا کیا
سر پہ قرآن اٹھا لیجئے آپ

نشہ کی آئے گی پہر کیفیت
ہاتھ سے میر کبھی پیجئے آپ

آپ معبود ہین عابد بندہ
جو وہ مانگے اوسے اب دیجئے آپ

اتنے باتین نکیا کیجئے آپ
غنچہ سان چپ کے رہا کیجئے آپ

عاشق زار کو اپنے بدنام
ہائے ہرگز نہ کیا کیجئے آپ

دل مرا صاف ہے آئینہ مثال
دلکو اپنے بھی جلا کیجئے آپ

اک نئی شان سے آکر ہر وقت
ہمکو دھوکا نہ دیا کیجئے آپ

نقد دل اے شہ خوبان جہان
نذر عاشق سے لیا کیجئے آپ

عابد ساکن مسجد سے بھی
جا کے خلوت مین ملا کیجئے آپ

ردیف التاء

گذری ہے میری پوچھو نہ کیونکر تمام رات
وحشت سرا اپنا تھا مرا گھر تمام رات

گھر مین مرے رہے گا وہ دلبر تمام رات
ساقی رُکے نہ اب مئی احمر تمام رات

وہ وعدہ کر کے شب کو جو آئے نہ میرے گھر
تڑپا کیا مرا دلِ مضطر تمام رات

رویا خیال کر کے جو دندان یار کا
گرتے تھے میری آنکھ سے گوہر تمام رات

ہاتون سے تنگ تھا مین دلِ بیقرار کے
بیچین ہی رہا ہے یہ کافر تمام رات

مانو بھی بات ضد نہین اچھی وصال مین
برپا کرو گے کیا یونہین محشر تمام رات

عابد بتاؤن کیا دل سوزان کا اپنے حال
اڑتے تھے میری آہ سے اخگر تمام رات

بعد مدت کے یہ آئی ہے ملاقاتکی رات
ہے مکان آپکا بچاؤ یہین آتکی رات

دلکی دل ہی مین رہی جاتی ہے حسرت ساری
بات کرنے نہین گذرتی ہے ملاقاتکی رات

شام سے حضرت زاہد مین یہ رندو ہنستے نہین
ہوگئی آفتین بسر قبلہ حاجاتکی رات

مست و مخمور ہین دنیا کی خبر کچھ بھی نہین
واہ کیا رات ہے یہ اہل خرابات کی رات

شب معراج ہے ملنے مین نہ تکرار کرو ‏ ‏ ‏ کس فضیلت کی ہے یہ آج ملاقات کی رات

یار آغوش مین اور ہاتھہ مین ہے ساغر مے
عابد اب لطف بہت دیتی ہے برسات کی رات

سوز پنہان سے ہے یہ دیدۂ تر کی صورت ‏ ‏ ‏ اشک آنکھون سے نکلتے ہین شرر کی صورت

وحشیون کی سی مگر طرز ہے تم مین ناصح ‏ ‏ ‏ گو نہ ظاہر نظر آتی ہے بشر کی صورت

محفل غیر کا احوال نہ پوچھو ہم سے ‏ ‏ ‏ رات بھر جلکے بجھے شمع سحر کی صورت

صرف بوسہ کی طلب پر یہ بگڑنا کیا خوب ‏ ‏ ‏ کس سے پیدا ہوئی فرمائے شرر کی صورت

کس جگہہ آپکی شہرت نہین آماہ جمال ‏ ‏ ‏ کسنے دیکھی نہین دنیا مین قمر کی صورت

مجکو حاصل یہہ ہوا عشق کمر مین صاحب ‏ ‏ ‏ ہوا معدوم زمانہ سے کمر کی صورت

ذبح کے بعد نہ دل چھیر کے دیکھو میرا ‏ ‏ ‏ دیکھتے کیا ہو تم اچھے ہو گھر کی صورت

اک نظر دیکھہ سے تو لے آنکھہ اوٹھا کر ظالم ‏ ‏ ‏ گھر کرینگے ابھی ہم دل مین نظر کی صورت

صورت اچھی نظر آئی تو ہوئی کچھ تسکین
آجکل ہے یہہ مرے درد جگر کی صورت

سیر گلزار سے ہے سیر طبیعت اپنی
روش دل پہ کھڑے ہین وہ شجر کی صورت

عابد اب آنکھ پہ ہین کسی کے عاشق
زرد صورت نظر آتی ہے جو زر کی صورت

یون نہ پردے مین تو چھپا صورت
اے ظالم مجھے دکھا صورت

محو یا تنک ہون تیری اُلفت مین
مطلقاً تیری نکیا صورت

اور تسکین ہو مرے دل کو
اک ذرا اور بھی دکھا صورت

آئینہ بن گیا ہے دل میرا
دیکھنا ہو تو دیکھہ جا صورت

مختلف ہون اگرچہ پیرائے
نہین ہے ایک کے سوا صورت

سیکڑون صورتو نمین اے عابد
ایک ہوتی ہے دلربا صورت

حیدرآباد فیض آباد است | بلکه بی‌شک خجسته بنیاد است

قامتِ یار رشک شمشاد است | صحن عشقش چمن سرو آزاد است

کارِ دنیا که سست بنیاد است | زینکه بنیاد دهر برباد است

نزد دشکل خوبرو از دل | شیشه اش محبس پریزاد است

عشق عشاق را دهد شاهی | تیشه افسر بفرقِ فرهاد است

ساقیا ساغری عطا فرما | کشورِ دل ز باده آباد است

در فراقش مدام عابد را
ناله و آه و شور و فریاد است

می خور که یار در بر تو هست این سزاست | هر بیخودی که هست خدا میکند رواست

بگذر ز رنج خار اگر خواهی وصل گل | شو عندلیب قدس و نظر کن چه خوش فضاست

پیدا از وصف لم یزل و لایزال است | ذات شه ابد ابدی و پاک ز انتهاست

بیہودہ گفتگوئے تو با عاشقان خطاست — کن گوش واعظا سخنم عقل تو کجاست

انصاف نیست درحق عشاق با کہ جور — شاہنشہی ترا و مرا خدمت گدا است

ناصح خموش عیب زمانہ چہ می کنی — بر عیب خود نگر کہ ہمین بہر تو سزا است

تا آنکہ ہمنشین منی زندہ دان مرا — واندم کہ دور باشی ہماندم مرا فنا است

فاعل چو گشتۂ و مرا فعل ساختی — در اختیار نیست صوابست و یا خطاست

بشنو کلام عابد و این نکتہ یاد دار
تو بندہ را ببین بدان صورت خدا است

ردیف الثاء

اکثر بیان جو کرتے ہین قال جناب غوث — معلوم ہی نہین نہین حال جناب غوث

حاصل ہے جس کسیکو کمال جناب غوث — نکلا ہے انکے دل مین ہلال جناب غوث

مطلب کی بات دیدۂ حق بین مین کیون نہو — ہے نور کا ظہور جمال جناب غوث

مجبوب حق کے آپ ہین ہم نام اس لئے
خلق محمدی ہین خصال جناب غوث

تکریم کرتے ہین جو بہیج دوم کی ہم
اس باہ مین ہوا ہے وصال جناب غوث

پیران پیر کیون نہ کہین جان و دل سی ہم
حق مین ہو ہین کرکے خیال جناب غوث

وہ نامراد ہے جسے حضرت سی ہو خلاف
قہر خدا ہے رنج و ملال جناب غوث

کرتی ہے عاشقون کو یہہ نعلین سرفراز
سر پر رہے ہمیشہ نعال جناب غوث

عابد کے آگے اب نہین صولت کسیکی کچھہ
دیکھا ہے اوس نے جاہ و جلال جناب غوث

زندگی مین تھی مجھے نخوت عبث
اب یہہ سمجھا ہون کہ ہی دولت عبث

جب یہہ ٹھہری موت کا ہے ایکدن
سات اقلیمونکی بھی شوکت عبث

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ
سچ تو یہہ ہے دولت و حشمت عبث

ہے یہہ دنیا فاحشہ اک پیر زال
آشنائی اس سے ہے صولت عبث

یار کی جانب سے جب ہے خیر و شر
پہر تو عابد دوزخ و جنت عبث

وہ یہان آتے نہین کیا باعث
لطف فرماتے نہین کیا باعث

غیر بیٹھے ہین جو گھر مین تیرے
ملنے اوٹھہ جاتے نہین کیا باعث

آرزو دل سے ملاقات کی ہے
آپ گھر آتے نہین کیا باعث

مر گئے پر بھی خیال اوس بت کے
دل سے یہہ جاتے نہین کیا باعث

عاشق دشت نشین کو احباب
شہر مین لاتے نہین کیا باعث

حال عابد پہ تم اے جان جہان
لطف فرماتے نہین کیا باعث

ردیف الجیم

مسیح سے بہی نہو ہمارا علاج
وہی کرینگے یہہ ہوگا انہین سے سارا علاج

طبیب دیکھ کے حالت مری یہ کہتے ہین
ہوا ہے اور نہ ہوگا کبھی تمہارا علاج

مین مر رہا ہون کسی پیاری پیاری صورت پر
علاج ہو بھی تو میرا ہو پیارا پیارا علاج

مریض عشق ہون مر جاؤنگا نہین اک روز
کرو نہ اسپہ مرا بہر خدا دوبارا علاج

طبیب تھک گئے عاجز ہوئے تنگ آئے
مگر نہ حضرت عابد ہوا ہمارا علاج

دل مضطرب تپان ہے آج
رنج ہے درد ہے فغان ہے آج

مین بھی حاضر ہون موت بھی ہے کھڑی
لیجئے وقت امتحان ہے آج

کل اسی منہہ مین خاک ڈالے گا
جس سے منہہ مین تری زبان ہے آج

تھا جسے کل غرور دولت پر
وہی دنیا سے بے نشان ہے آج

خوب بر آئین گے مرے مقصد
متفق مجھسے آسمان ہے آج

جسکو مین چاہتا تھا مدت سے
میرے گھر مین وہ مہمان ہے آج

خوب گذرے گی آج عابد کی
ہم بغل ایک نوجوان ہے آج

دلربائی ہے دلربا کی سچ
بے وفائی ہے بے وفا کی سچ

تیرا وعدہ ہے انتہا کا جھوٹ
بات میری ہے انتہا کی سچ

لعل و یاقوت اور مرجان ہین
نہین رنگت تری حنا کی سچ

جھوٹ جانے زمانہ گو اوسکو
بات ہے اپنے آشنا کی سچ

اک نہ اک روز ہم کو مرنا ہے
آئے گی اک گھڑی قضا کی سچ

جھوٹے وعدون پہ کیون بگڑتے ہین
کہتے ہین آپ انتہا کی سچ

عابد اپنے حضور آصف کی خلد اللہ ملکہ
مدح کرتا ہے انتہا کی سچ

ردیف الحاء

تو نہ آ مرے آگے کبھی نہ آ ناصح
دکھا نہ صورت منحوس جلد جا ناصح

یہہ ہمنے مانا بُرائی ہے دل لگانےمین
دلیل کیا ہے ترے پاس اسکی لا ناصح

مزا کچھ آئیگا تجھکو بھی مہر و الفت کا
مرے عوض مین کبھی تو بھی رنج کہا ناصح

نصیحتون سے تری ناک مین ہے دم میرا
خدا کے واسطے میرا نہ سر پہرا ناصح

نکر تو پند و نصیحت ستا نہ عابد کو
اگر اب تو بیٹھہ کے اک جا خدا خدا ناصح

ردیف الخاء

مری آنکھونمین ہے وہ خوشنما رخ
جسے نظرونمین پہر کیا دوسرا رخ

کرے شمس و قمر رتبہ سے اپنے
نظر آیا ہمین جس دم ترا رخ

اگر منظور ہے الفت بڑہانی
تو پردے سے مجھے اپنا دکھا رخ

حسینان جہان کے اے مری جان
ترے ہی رخ سے پائے ہین جلا رخ

ترا عابد کہڑا ہے کب سے مشتاق

جھروکے سے ذرا اپنا دکھا رخ

ردیف الدال

خدا مجھکو پہونچا دے سوے محمدؐ
دکھادے مجھے جلد روے محمدؐ

مرے دلمین ہے جستجوے محمدؐ
مرے دل مین ہے آرزوے محمدؐ

یہی خلد ہے مین یہین جان دونگا
پسند آگیا مجھکو کوے محمدؐ

صبا اور کچھہ دلمین حسرت نہین ہے
سنگھا دے مجھے لاکے بوے محمدؐ

تمنا ہے عابد کے دل مین یہہ ہردم
رہے اوسکی آنکھون مین روے محمدؐ

اور ہوتے ہین صنم طور پسند
صرف ہمکو ہے ترا نور پسند

تجکو کوثر ہو مبارک ناصح
مجکو ہے شربت انگور پسند

شیفتہ ہین جو تمہارے رخ کے
کیونکر آے گی انہین حور پسند

ذکر ہوتا ہے جہان اوس بت کا
مجکو آتا ہے وہ مذکور پسند

شیفتہ دل سے ترا ہے عابد
نہ پری ہے نہ کوئی حور پسند

ردیف الذال

اے مرے دلربا دکھا تعویذ
دل ہے چوٹی مین تیری یا تعویذ

داغ ہے سینہ کا کہ تمغہ ہے
یا یہہ سرکار سے ملا تعویذ

نون نگینہ مین نورتن کے جڑے
واہ کیا خوب ہے ترا تعویذ

مرے مرنے کے بعد آ ظالم
میری مرقد کا تو بنا تعویذ

حول دل جس سے کم ہو عابد کا
ارے مُلّا تو ایسا لا تعویذ

ردیف الراء

ہے کیا غرض مجھے جو کرون مین جہانکی سیر
ہر وقت ہے نصیب مجھے لامکانکی سیر

اس نالۂ رسا کی رسائی تو دیکھیے
کرتا ہے ہجر یار مین یہہ آسمانکی سیر

جینے مین مرنیکا مجھے حاصل ہوا ہے لطف
ہر دم مین کر رہا ہون مین ہر دو جہانکی سیر

کیا حال ہم بتائین دل داغدار کا
کیجے کبھی تو آپ بھی اس گلستانکی سیر

معلوم ہو گیا ہمین معلوم ہو گیا
عابد کرے گا محفل پیر مغانکی سیر

اس در پہ ہم آ بیٹھے ہین اب گھر سے نکلکر
ہم جائین کہان یار ترے در سے نکلکر

مضطر کبھی نالان کبھی حیران کبھی گریان
آتا تھا کوئی کوچۂ دلبر سے نکلکر

اب دشت نوردی مین گذرتی ہے ہماری
ہم جانتے ہین خاک ترے گھر سے نکلکر

یون ہوتی ہے ایک ایک مژہ دل سے مقابل
جس طرح سپاہی لڑے لشکر سے نکلکر

اے حضرت عابد یہہ بتائین تو ہمین آپ

جا ئین گے کہان کوچۂ دلبر سے نکلکر

مینہہ برستا نہین گلشن مین یہ میخوارون پر
اب کوئی دم مین ہمین غم سے امان ملتی ہے

سایہ افگن تری رحمت ہے گنہگارون پر
مہربان موت ہوئی عشق کے بیمارون پر

واہ کیا جہوم کے آتا ہے ہوا پر بادل
محفل غیر مین مانا کہ نہ تہا رات کو تو

واہ کیا رحمت غفار ہے میخوارون پر
یہہ جو بوسون کے نشان ہین ترے رخسارون پر

صومعہ مین ہے کہان واعظ نادان ایسا

دیکہہ کیا نور ہے میخانہ کی دیوارون پر

دیکہو اچہا نہین حاکم یہہ برے ہین اطوار
جان دیتے ہین عبث آپ دل آزارون پر

نہین ہے اچہا غرور اتنا یہہ صورت اپنی دکہا دکہا کر
کہ تم سے اچہے ہزارون نقشے مٹا دیے ہین بنا بنا کر
کیا برہمن نے بت سے ہے ہمکو بتون کا جلوہ دکہا دکہا کر

مگر یہہ دل کہہ رہا ہے اپنا خدا خدا کر خدا خدا کر

وہ صورت اپنی دکہا گئے ہین وہ ہمکو عاشق بنا گئے ہین

ہین اپنے گہر وہ ہنسی خوشی سے کہ آفتین ہمین ہین بہنسا کر

رضا و تسلیم اور کیا ہے یہی تو اے عاشقو مزا ہے

وہ قاتل آتا ہے وار کرنے لو گردن اپنی جہکا جہکا کر

ہوا ہون محو جمال ایسا رہا شب وصل بہی تو بیخود

وہ جانتے ہین یہہ سو رہا ہے اٹہا رہے ہین جگا جگا کر

نثار پروانہ شمع پر ہے تو اوسکی پروا نہین ہے ہمکو

کرینگے اوس شمع رو پہ قربان ہم اپنے دل کو جلا جلا کر

مری ہے خاطر کچہہ اوسکو ایسی پسند کوئی جگہہ نہین کی

نہ عرش پر ہے نہ فرش پر وہ رہا مرے دلمین گہر بنا کر

پڑی ہے عابد یہہ مشکل ایسی یہان خموشی کو فرض جانو
جو چاہون کہدون مین راز اونکا وہ مار ڈالین گلا دبا کر

دل پہ جو پڑا عکس اُٹھی یار کی تصویر
عشاق کے سینہ مین ہے دلدار کی تصویر

غفار مصور ہے ہمین خوف گنہہ کیا
بول اُٹھے گی منہہ سے یہہ گنہگار کی تصویر

اے برہمنو صورت بیمثل کو پوجو
یہہ خاک مین مل جائیگی احجار کی تصویر

اس صورت زیبا کو تو زیبا ہے یہی گھر
آئینہ دل مین رہے دلدار کی تصویر

بازار کے نقشون سے ہمین کام نہین ہے
ہو شاہ دکن کے کوئی دربار کی تصویر

مکاری مکار کو سمجھا نہ تہا عابد
اب ذہن نشین ہو گئی مکار کی تصویر

اتنا گھمنڈ زندگی مستعار پر
یہہ نخوت و غرور ہے کس اعتبار پر

افشا نہین ہے اوس بت غفلت شعار پر
صدمے جو ہین مرے دل امیدوار پر

پڑتا ہے عکس تیرے جو گالونکا ساقیا
جوبن ہے آج اور مئی خوش گوار پر

اب جان بھی بچیگی نہ اوس دام زلف سے
قبضہ تو کر لیا ہے دل بیقرار پر

بے سونچے سمجھے یون جو ہوا اوسکا شیفتہ
افسوس ہے مجھے دل ناکردہ کار پر

صیاد عندلیب کو کرتا ہے کیون ہلاک
ہین اس غریب مین تو فقط تین چار پر

عابد نہ مجھ سے پوچھ مرے دل کا حال تو
مین مر رہا ہون ایک بت پردہ دار پر

مری قسمت ہے یہ مری تقدیر
ہجر مین مین ہون اور تری تصویر

ترے کوچہ کی خاک کے آگے
مرے نزدیک خاک ہے اکسیر

سب کے آنکھون کا ہے تو نور نظر
کون کرتا نہین تری توقیر

سحر آمیز ہے نگاہ تری
اک اشارہ مین کر لیا تسخیر

ناز و انداز مین حسینون مین
کون تیرا زمانہ مین ہے نظیر

دونون زلفونکی ہے اندہیری رات
اوسمین رخ کی ہے مہر کی تنویر

اوسکو لایا نہ راہ سے گہر تک
دل نادان کی رہ گئی تدبیر

بے سبب رنج کا سبب نہ کہلا
کیا خطا کی تہی مین نے کیا تقصیر

تیرے دشمن کے واسطے عابد
ہو گیا حکم بنتی سے ہے زنجیر

آنکہونکی سرشک اور صدف مین ہین گہر اور
دُر کی ہے جلا اور ہے مرلولوی تر اور

اب تخم محبت کا تری بویا ہے دلمین
اے رشک چمن پائینگے ہم اسکے ثمر اور

نسبت نہین لیلیٰ کو مرے حور لقا سے
جنگل کا درخت اور ہے جنت کا شجر اور

تم عرش پہ کیون جلوہ نما ہو ادہر آؤ
دلمین رہو میرے ہے یہہ گہر اور وہ گہر اور

منہہ پہیر کے کیون جاتے ہو تم صبح شب وصل
دیکہو تو مجہے مُڑکے ادہر ایک نظر اور

دل چہلنی ہے پہلے ہی سے تیر نظر سے
کیون باندہی ہے چونک لگانے پہ کمر اور

کب داغ دلی کم ہے سہیل یمنی سے | یاقوت سے رنگین ہے مرا لخت جگر اور

لذت وہی جانے کہ جو لے بوسۂ جانان | شیرینی لب اور ہے اور شہد و شکر اور

اول تو ترے گیسوے پرخم نے پہنسایا | ہے واسطے دل لینے کے دزدیدہ نظر اور

زاہد کو پئے حور ہے فردوس کی خواہش | دیکہو جو ذرا غور سے ہے وضع بشر اور

یہہ شعبدہ بازی ہے عجب آپکی صاحب | صورت کو دکہا دیتے ہین شام اور سحر اور

عابد کی جو خواہش ہے وہ صورت نہین بنتی
اکبار تو دیکہا ہون کئی بار مگر اور

تری قدرت سے ہے جہان معمور | اسکو سمجہے بشر کا کیا مقدور

نہین کونین کی خبر ہمکو | اپنی حالت مین آپ ہین مسرور

کیون انا الحق کہا یہہ تہی کیا بات | راز کیون فاش کردیا منصور

جہلا ہائے تجکو کیا جانین ؛ | اُنکی آنکہون سے تُو تُو ہے مستور

کُلُّ شَیٍٔ مُحِیطٌ جس نے کہا
ہے یہہ کونین مین اوسی کا ظہور

اور کچھہ مدعا نہین میرا
اک نگاہ کرم ہو مجھہ پہ ضرور

شیخ کعبہ چلا برہمن دیر
جستجو ایک ہی کی ہے منظور

چار دن کی یہہ مگر چاندنی ہے
حسن پر اپنے تو نہ ہو مغرور

بندۂ باوفا ہون عابد ہون
کیون بلاتے نہین ہو اپنے حضور

ردیف الزاء

دیکھا نہین ہمنے تو اس انداز کا انداز
اوس شوخ کو آتا ہے یہہ کس ناز کا انداز

معبود کہین ہی تو کہین صورت محبوب
دیکھے کوئی اوس یار فسون ساز کا انداز

کیا بھید ہے کیا بات ہے اے قاصد نادان
کچھہ آج الگ ہے ترے آواز کا انداز

باتون پہ ترے مرجاتے ہین عشاق ہزارون
دیکھو تو لب صاحب اعجاز کا انداز

سر پھوڑتے ہو تم در دلدار پہ عابد
دیکھا نہین ایسا کسی جانباز کا انداز

مرے دلمین آتے ہین مہمان شب و روز
غم و درد و اندوہ و ارمان شب و روز

رخ صاف دیکھون کہ زلف سیہ کو
یہی ہے مرے دل مین ارمان شب و روز

ترے زلف کی یاد مین اے ستمگر
مین رہتا ہون اکثر پریشان شب و روز

وہ نیرنگیان ہین ترے زلف و رخ کی
ہوے جاتے ہین جسپہ قربان شب و روز

جدائی مین عابد کے کب چین پایا
تڑپتے ہی گزری مری جان شب و روز

ردیف السین

ہم کیا بتائین آپکو کیا ہے ہمارے پاس
کافی ہے بس یہی کہ خدا ہے ہمارے پاس

بیمار عشق جو ہین چلے آئین شوق سے
اک آزمودہ اسکی دوا ہے ہمارے پاس

ہم جسکو دیکھتے ہین وہی ہے نگاہ مین
عاشق ہین جسکے ہم بخدا ہے ہمارے پاس

دل آئینہ بنا رخ جانان کی یاد مین
بے مصقلے کے ہوتی جلا ہے ہمارے پاس

۱ شاہ دکن یہ شاہ امم کی رہے نظر
عابد یہی تو ایک دعا ہے ہمارے پاس

ذات اقدس دیکھ لے ہو تو دم اپنے دم کے پاس
کیون بھٹکتا ہے تو رہ کر اپنے ہی ہمدم کے پاس

کہد و پھر جراح سے ہم زخمی تیغ ادا
مر بھی جائین تو نہ جائینگے کبھی مرہم کے پاس

پان کا لاکھا جمائین اس لب رنگین پہ آپ
چاہئے یاقوت بھی اس لعل گون خاتم کے پاس

آنکھ ہے مخمور اوسکی اور بہوین خمدار ہین
خم ہین دو رکھے ہوئے محراب بھی کے خم کے پاس

مقتضائے وقت نادانی کہون غفلت کہون
کیا بجز گندم نہ تھا دانا کوئی آدم کے پاس

آپکی دریا دلی کی اک نظر بس ہے حضور
خاص فدوی کے ہو پھر کیا جاؤ نمین جاتے ہم کے پاس

راتدن اچھے گذرتے ہین خدا کا شکر ہے

کیا غرض عابد کو جائے کیون وہ رنج و غم کے پاس

ردیف الشین

ہوتا نہین دل سے مرے دلدار فراموش
گر یہہ ہو تو ہو جاؤن گا مین یار فراموش

وہ فتنہ ہین اسمین کہ ہر اک شخص کے دل سے
کر دیگی قیامت کو یہہ رفتار فراموش

کیا وجہہ کہ اوس شوخ ستمگار کے دل سے
اک لحظہ بھی ہوتے نہین اغیار فراموش

ہوگا نہوا ہے کبھی اے غیرت خورشید
کر دین جو تجھے تیرے پرستار فراموش

مجکو بھی کبھی یاد تو کر اے بت خودکام
ہو مجھہ سے نہ اس طرح سے ہر بار فراموش

مجھہ سے ہین ہزارون تمہین تم ایک ہو مجکو
مجکو نکرو اے مرے سرکار فراموش

عابد کی خبر لی نہ پس مرگ بھی افسوس
کچھہ ایسا ہوا وہ بت عیار فراموش

نہین ہے اور کوئی گھر کی تلاش
مجکو کافی ہے ترے در کی تلاش

اے مرے سیمتن ترے عاشق / کہین کرتے ہین سیم وزر کی تلاش

تجکو ڈہونڈا تو کیا برائی کی / کیا بشر کو نہین بشر کی تلاش

اوسکی تیر مژہ کو رہتی ہے / کبھی دل کی کبھی جگر کی تلاش

خانۂ عشق کی ہے منزل دور / فرض وواجب ہے راہ بر کی تلاش

مر گئے اوسکی جستجو مین ہم / ہو گئی خاک عمر بہر کی تلاش

ہم عدم کو چلے گئے آخر / کرتے کرتے تری کمر کی تلاش

عرش پر فرش پر اوسے ڈہونڈو / ہو اودہر کی کبھی ادہر کی تلاش

اب مرے گہر وہ روز آتے ہین / اب نہین مجکو نامہ بر کی تلاش

اب ملا ڈہنگ اوسکے ملنے کا / تھی وہ ناکام بیشتر کی تلاش

جستجو اور کچھہ نہین عابد / صرف ہے شوخ سیمبر کی تلاش

کبہی جا کہان نہ کیگئی دلدار کی تلاش
افسوس رائیگان گئی سب یار کی تلاش

پہرتا ہون گرد باد کی مانند دشت مین
آٹہون پہر ہے مجکو اوسی یار کی تلاش

جز تیرگی ملی نہ ہمین اس جہان مین
ہم کرکے تہک گئے ترے انوار کی تلاش

اوس بت کی شوق دید مین افسوس اب ہمین
کرنی پڑی ہے خانۂ اغیار کی تلاش

مسجد مین رہ کے حضرت عابد کرینگے کیا
اب آپ کیجے کوچۂ دلدار کی تلاش

ردیف الصاد

مرغ دل کو ہے اسی دام کی حرص
حلقۂ زلف سیہ فام کی حرص

ساقیا کوئی غرض اور نہین
صرف ہے ایک ترے جام کی حرص

ہر جگہ ہے جلوہ ترا دیکہتے ہین
کون کرتا ہے در و بام کی حرص

اور نامون سے یہان کام نہین
ایک باقی ہے ترے نام کی حرص

قدرتی اپنا ہے جامۂ عابد
کیوں کریں جامۂ احرام کی حرص

اوسکی نگاہ میں ہیں اگر تیر کے خواص
ہیں یاں ہمارے دل میں بھی نخچیر کے خواص

پوچھیں نہ ہمسے کوئی کہ ہم اوس سے دور ہیں
تدبیر کے الگ ہیں کہ تقدیر کے خواص

زندہ کیا کسیکو کسیکو کیا ہلاک
ہیں سب الگ تری تقریر کے خواص

چھوڑا کسیکو بیچ میں لائی کسیکو یہ
میں کیا بتاؤں زلف کی زنجیر کے خواص

بندہ کے واسطے ہے توکل عجیب شئے
اب اور کیا بتاؤں میں تدبیر کے خواص

جسپر پڑی نگاہ وہیں کٹ گیا گلا
ہیں سارے اوس نگاہ میں شمشیر کے خواص

یاں تنگ ہوا ہیں محو تری یاد میں صنم
ہیں مری شکل میں تری تصویر کے خواص

وہ آجکل زمین دکن پر ہیں رونقیں
پیدا ہیں اسمیں خطۂ کشمیر کے خواص

عابد جوان ہو کے ہو توبہ شراب سے

پیدا کہاں سے تو نے کئے ہیرے کے خواص

ردیف الضاد

عصیاں ہمارے رکھتے ہیں غفار سے غرض
رحمت کو اوس کے ہے جو گنہگار سے غرض

ساری جہاں میں ہمکو ہے دلدار سے غرض
جب عشق ہمکو ہے تو ہمیں یار سے غرض

گر ہے غرض تو کو چۂ دلدار سے غرض
جنت سے ہمکو کام نہ گلزار سے غرض

دولت نے عشق کی وہ غنی کر دیا ہمیں
درویش غرض ہے نہ زردار سے غرض

عابل کو کام کچھہ نہیں اسلام وکفر سے
تسبیح سے غرض ہے نہ زنّار سے غرض

دنیا میں مجھکو کب کسی مردم سے ہے غرض
مطلب تمہیں سے اور فقط تم سے ہے غرض

عاشق ہوں تیرا مجھکو تکلم سے ہے غرض
گریہ نہیں تو پھر بھی تبسم سے ہے غرض

دریا کو ایک قطرہ سمجھتے ہیں بادہ نوش
کیا ہے لباط جرعہ کی یاں خم سے ہے غرض

اوس رشک آفتاب کے گہر سے ہے ہمکو کام
عیسائیون کو چرخ چہارم سے ہے غرض

بیداد ہے تمہاری زمانہ مین مشتہر
کہتا ہے کون تمکو ترحم سے ہے غرض

افشان تری نظر مین جو اپنی سما گئی
آٹون پہر تصور انجم سے ہے غرض

بہکائین لاکہہ غیر تمہین تم نہ ماننا
تمکو ہے مجھسے اور مجھے تم سے ہے غرض

بہاتی نہین کچہہ اور غذا ہمکو دوستو
ہم آدمی ہین ہمکو تو گندم سے ہے غرض

ہے زندگی سیری تری ٹہوکر مین اے صنم
مطلب مسیح سے نہ مجھے قم سے ہے غرض

عابد نہ خاک چہان تو رہکر صنم کے پاس
پانی نہ جب ملے تو تیمم سے ہے غرض

فیاض کو ہے فیض ہوا بالسان فیض
شمہ بھی ہمسے ہو نہین سکتا بیان فیض

برپا بحفل شعرا ہے نشان فیض
شاہی جملہ ملک سخن ہے ازان فیض

ہے فیض بخشیون سے جہانمین نشان فیض
روشن ہے صحن خلد برین مین مکان فیض

سیارو سیم اوس کے مضامین خوش سبھی
زیبا ہے بر زمین سخن آسمان فیض

بوے گل سخن سے زمانہ ہے خوش مشام
ہے سموم بہار سے پر بوستان فیض

توصیف کیا ہو ذرہ سے ممکن نہین یہہ امر
خورشید سی جہان مین نمایان ہے شان فیض

اقبال و عمر کے لئے عابدا دعا کرو
شاہ دکن کا وارث ہے یہہ آستان فیض

ردیف الطاء

اون سے بدنی ہے ہوشیاری شرط
ایسی کوئی نہین ہے پیاری شرط

بوالہوس ہین جو شور کرتے ہین
عاشقی مین ہے رازداری شرط

جب تو ہے کچہہ نباہ کی صورت
دونو جانب ہے دوستداری شرط

سیم و زر کی نہین ہے کچہہ اوقات
دوستی مین ہے جان نثاری شرط

جان دیدین جو وصل کی ٹہرے
پہلے پوری کرو ہماری شرط

مری جان جسکو عشق ہے تیرا
اوسکے دل کو ہے بیقراری شرط

یون وہ کہتے ہین وصل مین مجہہ سے
آپ نے جیتی ہمنے ہاری شرط

اوس کے دیدار کے لئے عابد
ہے مجہے اب گناہگاری شرط

مین نے اونسے کہا وفا ہے شرط
تو وہ کہنے لگے جفا ہے شرط

بوسہ لینے مین آپ کا صاحب
کیا کوئی اور بھی جدا ہے شرط

گر بلانا ہے اونکو گہر اپنے
پہلے اسکے لئے دعا ہے شرط

بوسہ جبر آلیا تو کہتے ہین
اسمین پہلے مری رضا ہے شرط

تجکو ناصح ہے شرط خاموشی
اور میرے لئے صدا ہے شرط

یون نہ دل دیگا آپ کو عابد
غمزہ و عشوہ و ادا ہے شرط

ردیف الظاء

رات دن کرتا ہے رندونکو ملامت واعظ
جنکو ہے اونکو ہے میخوارونکی عظمت واعظ

تونے پی بھی ہے کبھی بہر خدا کہہ تو سہی
خود بخود کرتا ہے یا مے کی مذمت واعظ

کوچہ یار سے رکھتا ہون قدم کب باہر
رہے تجکو ہی مبارک تری جنت واعظ

مے گلگون ہے خدا نے ہے ترا منہہ بالا
پائی ہے تونے عجب طرح کی قسمت واعظ

عابد مست ہون مشرب ہے مرا رندانہ
تو نکر بہر خدا مجکو نصیحت واعظ

کہتے ہو آدمی کے طبیعت مین ہو لحاظ
کس بات کا بتائیے الفت مین ہو لحاظ

کیا لطف آئے عاشق مضطر کو وصل مین
جب اسطرح کا تیری طبیعت مین ہو لحاظ

جو جو گنہ کئے ہین شفاعت پہ آپکی
اسبات کا حضور قیامت مین ہو لحاظ

ایسا نہ ہو کہ دل ہی مچلجاے ناصحا
کچھہ جی بہلنے کا بھی نصیحت مین ہو لحاظ

عابلا بُرا جو کہتے ہین مجھکو بُرا کہین
توہین و طعن و طنز و شکایت مین ہو لحاظ

ردیف العین

صبح کی شام کی ہے اطلاع
آپ کے ہر کام کی ہے اطلاع

قادر و قہار ہے غفار ہے
تیرے ہر ایک نام کی ہے اطلاع

صبح ترا حال ہے مجھپر کھلا
ہوتی ہر اک شام کی ہے اطلاع

اے دل نادان تو محبت نکر
تجکو نہ اس دام کی ہے اطلاع

آپ تو عابلا سے ہین واقف بہت
بدکی ہے بدنام کی ہے اطلاع

آپ کی خاطر ہین مہمان مجتمع
دل ہین حسرت اور ارمان مجتمع

کعبہ دل ہوگیا ہے کوہ قاف
ہین ہزارون اسمین پریان مجتمع

یون ہی دل مین گر رہے خط کا خیال
چند دن مین ہوگا دیوان مجتمع

مشرب رندانہ جب سے ہوگیا
ہوتی ہے اک بزم رندان مجتمع

اوسکا غصہ اور انداز و ادا
قتل کے ہیں سب مین سامان مجتمع

خاص خاصہ کے لئے اجناس ہین
یہہ دل و جان دونون ہیں یان مجتمع

گریہ عابد پہ ہنستے آپ ہین
ایک جگہہ ہین برق و باران مجتمع

ردیف الغین

غیرون سے کب ملیگا مجھے یار کا سراغ
پوچھونگا اپنے دل سے ہی دلدار کا سراغ

لاغر تمہارے عشق نے ایسا بنا دیا
ملتا نہین کسیکو تن زار کا سراغ

پھرتا ہون آہ عشق مین مین ڈھونڈھتا مگر
منصور گر ملے تو ملے دار کا سراغ

برسون سے خاک چھانتا پھرتا ہون کو بکو
ملتا نہین مجھے در دلدار کا سراغ

عابد تم اسکی لف مین دیکھو تو غور سے
ملتا ہے کچھ یہان دل بیمار کا سراغ

دیکھو تو داغ دل کہ ہے کیا خوشنما چراغ
پاتا ہون اپنے سینہ مین جلتا ہوا چراغ

شعلے نکلتے ہین دل مضطر سے ہجر مین
مین دیکھتا ہون جب کہین جلتا ہوا چراغ

وہ آتے آتے رہ گئے یان دم نکل گیا
افسوس شام ہی سے مرا گل ہوا چراغ

کافی ہے داغ دل ہی مرا قبر مین مجھے
رکھتے ہین میری قبر پہ کیون آشنا چراغ

دیکھے تو کوئی چیر کے داغون کو ہجر کے
روشن ہین میرے سینہ مین بے انتہا چراغ

تعبیر ہے یہی کہ جلائے گا دل کوئی
مجھکو جو کوئی خواب مین کل دکھا گیا چراغ

سوز تپ فراق سے عابد شب فراق
روشن ہوئے ہین گھر مین میرے جا بجا چراغ

ردیف الفاء

پڑتی ہے آنکہہ جب ترے رخسار کیطرف
مین دیکہتا نہین کبہی گلزار کیطرف

سجدہ کیا جو کعبہ کی جانب کو ہمنے
منہہ پہر گیا مرا در دلدار کیطرف

روز جزا یقین ہے مرے لکولے گئی
رحمت تری ہر یکی گنہگار کیطرف

دن رات سبحہ کہینچتا ہے گو شیخ ہاتہہ مین
رغبت ہے دلکی رشتہ زنار کیطرف

کعبہ سے خالی آیا ہوا دیر مین ذلیل
جا کر پہرا جو احمد مختار کیطرف

عابد تمہارے سینہ کے جو داغ دیکہہ لے
تا حشر منہہ کرے نہ وہ گلزار کیطرف

جوش وحشت کہہ رہا ہے چل بیابان کیطرف
دلکی حسرت ہے کہ جاؤن کوے جانان کیطرف

آنکہہ اوس عارض کی شیدا دل اسیر زلف کا
ایک کافر کیطرف ہے اک مسلمان کیطرف

پہر بہار آئی ہوئی پہر مجہکو وحشت ہمدم
لیچلا ہے پہر جنون کوہ و بیابان کیطرف

کیا دعائے وصل کیجے ہے جنون اس حد پہ اب
ہاتہہ اوٹہتا ہے تو جاتا ہے گریبان کیطرف

آجکل عابد مجہے ہے صحرا نوردی کا شوق
لیچلے احباب میرے مجکو زندان کیطرف

کہو منہہ پہ اے مہربان صاف صاف
نہین ہے تمہارا بیان صاف صاف

تڑپتے ہین بسمل وہان نامہ بر
یہہ ہے اوسکے گہر کا نشان صاف صاف

مرا راز دل سنکے کہتے ہین وہ
سُنائی ہے کیا داستان صاف صاف

کہلے ہے جب اوسنے وہ کہہ نامہ بر
تو رکہتا ہے کیون گریبان صاف صاف

خدایا بچا اسکے فتنون سے تو
رہے مجہہ سے یہہ آسمان صاف صاف

طلب اوس سے بوسہ تو عابد نکر
سناتا ہے وہ جان جان صاف صاف

ردیف القاف

مارے ہین دل پر وہ اوسنے تیر عشق
بنگیا گویا کہ یہہ نخچیر عشق

ہون ازل سے مین اُسیکا شیفتہ — ہے کہچی دلمین مرے تصویر عشق

قیس اور فرہاد پر کیا منحصر — پڑ گئی ہے مجہہ پہ بہی تاثیر عشق

جان و دل سے اوسپہ ہوؤن جانثار — سب سے اچہی ہے یہی تدبیر عشق

جہوٹ ہی وہ کیون نہوے ہمدمو — دل سے بہاتی ہے مجہے تقریر عشق

ہے یہہ تیرے وحشی خستہ کا حال — سر مین چکر پاؤن مین زنجیر عشق

خاک پا اوسکی ملی عابد مجہے
تہی جو قسمت مین مرے اکسیر عشق

جو زمانہ مین تیرا ہے عاشق — ایسے عاشق کا خدا ہے عاشق

ماسوا سے نہین مجکو مطلب — پیر اللہ صدا ہے عاشق

کب ترے عشق کے قابل ہے کوئی — آپ تو اپنا ہوا ہے عاشق

وہ ترے حسن کا رتبہ پہونچا — مرا معشوق ترا ہے عاشق

عابد خستہ جگر کی ہو خبر
سنتے ہین اب وہ ہوا ہے عاشق

ردیف الکاف

سخن آتا نہین لب سے زبان تک
مری پہونچی ہے اب حالت یہانتک

شکایت کیا کرون تمسے عدو کی
گلہ رہتا تلک ہے آکر زبان تک

ارادہ ہے کہ اب چلا کے رووُن
کرون ضبط فغان آخر کہانتک

بس اب کیا عذر ہے ملنے مین مجھسے
لیا تمنے ہمارا امتحان تک

کچھہ ایسے روٹھہ کر واپس چلے وہ
انہین لایا تو تھا اپنے مکانتک

بجز تیرے نہین آنکھونمین میری
نظر تو ہی پڑا دیکھا جہانتک

اب آگے میری قسمت ہے خدایا
مین پہونچا تو ہون اوسکے آستانتک

ہوا کیون کر یہہ افشا حال میرا
نہین میرا ہے کوئی رازدان تک

شب فرقت جو کرتا ہون مین آہین
پہونچ جاتی ہین اکثر آسمان تک

خدا چاہا تو اب شاہ دکن کی خلد اللہ ملکہ
رسائی ہوتی ہے ہندوستان تک

پڑا رہتا ہے عابد مست و بیخود
کیا جلوہ ترا بیخود یہان تک

مری جائیگی شاید روح وان تک
گذر قاصد کا کب ہو لامکان تک

کرون توصیف مین تیری کہان تک
مرے منہہ مین نہین ہے اب زبان تک

کئے سجدے ہزارون ہر قدم پر
مین یون پہونچا ہون اوسکے آستان تک

کہون کیا حال مین سوز جگر کا
لگی ہے آگ اک دل سے زبان تک

نہو مسجد مین بیٹھے سست عابد
چلو ہم چلتے ہین پیر مغان تک

زور پر ہے یون جواب طوفان اشک
کیا ڈبائیگا جہان باران اشک

رحم کب آتا ہے اوس بے رحم کو
ہے عبث یارب جو ہون نازان اشک

یاد مین دندان کی جب روتا ہون مین
ہوتے ہین پیدا در غلطان اشک

جان عاشق کی چلی روتے نہین
کب نکالوگے کہو ارمان اشک

عابد اب رونے سے میرے دیکہنا
ہوگیا ہے جابجا باران اشک

ردیف اللام

مین سن لیتا ہون تیری بارہا دل
کبہی تو مان لے میرا کہا دل

نہ یون بہر خدا میرا جلا دل
نہ یون میرا تو مٹی مین ملا دل

یہہ وحشی چال کیون تیری بنی ہے
تجہے کیا ہوگیا کیا ہوگیا دل

دیا تہا صرف مین نے دیکہنے کو
سمجہکر مفت اوس نے رکہہ لیا دل

نہ کچہہ خواہش میرے دلمین ہے باقی
تمہارا سا میرا کیا اب ہوا دل

ترے رخ کے تصور نے جلادی
تجلی ہے بغیر از مصقلا دل

امامت ہے تری تسلیم ہم کو
کیا جاتا ہے اب تو اقتدا دل

ہزاروں حسرتیں اسمیں بھری ہیں
بنا ہے آجکل وحشت سرا دل

لگا لایا اوسے باتوں میں یا نتک
کیا کیا کام تو نے مرحبا دل

خدا کے دیکھنے کا ہے ارادہ
جو یوں اب کر رہا ہے ولولا دل

ہوا جب روبرو ناصر کے عابد
باخلاق حسن پایا خدا دل

بہت ہمنے پی ہے شراب اول اول
یہہ حالت تھی اپنی خراب اول اول

وہ چھپتے ہیں پردے میں اسرار کیا ہے
نہ تھا اونکے منہہ پر نقاب اول اول

انہیں کے ہیں دل اب بخیلوں سے بدتر
جو کرتے تھے کار ثواب اول اول

وہ اب مجہہ سے کرتے ہیں الفت کی باتیں
جو کرتے تھے مجہہ پر عتاب اول اول

گو آخر مین تشریف فرما ہوئے ہین
ہین سب سے رسالت ماب اول اول

کہان ہین اب عابد وہ اگلی سی باتین
کہ تھے لطف جو جو جناب اول اول

بہولونگا مین نہ وصل کی وہ رات کا خیال
آٹھون پہر ہے اوسکی ملاقات کا خیال

جسپر نظر پڑی وہی آیا نگاہ مین
ہر وضع سے ہے پیش نظر ذات کا خیال

وعدہ وفا ہو وعدہ خلافی کبہی نہ ہو
خود غرض سے تو کیجئے اوس بات کا خیال

توبہ تو کی ہے مے سے مگر پہر بہی ہے یاد دن
باقی ہے دلمین پہر خرابات کا خیال

کرتے ہین جا نکر ہمین ناصح نصیحتین
بدلا ہمین ہے قبلۂ حاجات کا خیال

شکوے عدو ہزار کرین فکر کچھ نہین
عابد کو بس ہے اونکی عنایات کا خیال

ردیف المیم

عاشق ہین ترے شایق گلشن تو نہین ہم	ہین ترے دوست کے دشمن تو نہین ہم
کیون اتنی صفائی پہ کدورت ہے ہوا کیا	دل صاف کہو ہم سے کہ بد ظن تو نہین ہم
بوسہ بھی جو لینگے تو رضا سے تری لینگے	کچھ چور نہین سارق رہزن تو نہین ہم
ذرے ہین تجسس مین تری شرق تا غرب	ہمدم ہین ترے ذرہ روزن تو نہین ہم
خاکی سے ہے بشر اسلئے ہین خاک کے مانند	کیون تیزی و سختی کرین آہن تو نہین ہم
ملنا جو ہو بت کو تو ملے کعبۂ دل مین	کاشی ہین نہ بلوا برہمن تو نہین ہم
بھاتی نہین دم کہنی کو ادا سے بت انگلنڈ	اے صاحبو کچھ ساکن لنڈن تو نہین ہم
سو موتی کی درخواست جو وہ کرتے ہین ہم سے	لے آئین کہان سے کہو معدن تو نہین ہم

عابد سے یہان تو چھپتے ہین حال نکرین

یہہ بات نئی ہے تہ مدفن تو نہین ہم

ترے گہر سے کبھی نہ جائین ہم	مسکن اپنا یہین بنائین ہم

اب یہہ ٹہانی ہے زہر کہائین ہم
رنج کب تک ترا اٹہائین ہم

تہا جو کچہہ نذر کردیا تیری
دوسرا دل کہانسے لائین ہم

دل مضطر کو چین آجائے
آترے منہہ سے منہہ ملائین ہم

پوچہتے ہین وہ کسپہ مرتے ہین
ہمکو حیرت ہے کیا بتائین ہم

یون وہ جہنجلا کے وصل مین بولے
پہر نہ ایسونکو منہہ لگائین ہم

جی مین ہے اِن بتونکی الفت مین
دلکو ہندوستان بنائین ہم

غیر سے وان مزے اڑاؤ تم
اور یہان اپنا جی جلائین ہم

سبکے عابد سے یون وہ کہتے ہین
آ تجہے آج آزمائین ہم

ہجر مین اوس بت کے کیا روتے ہین ہم
ہاتہ اپنی جانسے دہوتے ہین ہم

خلد کے ملنے مین ہے پہر کیا کلام
حضرت آدم کے جب بوتے ہین ہم

وان اجل سر پہ ہمارے آگئی
اور ابہی غفلت مین یان سوتے ہین ہم

پہر وہین سر پہ شب ہجر آگئی
اور ابہی یان اٹہکے منہہ دہوتے ہین ہم

اوسکی ابرو دیکہکر روتے نہین
تیغ کو جلاد کی دہوتے ہین ہم

وان اونہین پروا نہین ہوتی ذرا
اور ذلیل و خواریان ہوتے ہین ہم

عاشقونکے ساتہ ہنستے ہین مدام
عابد ومین بیٹہکر روتے ہین ہم

جب عشق مین تیرے مرگئے ہم
دنیاہی سے بس گذر گئے ہم

شکل آئی نظر تمہاری اوسمین
جب آئینہ دل کو کرگئے ہم

آتاہے ترا خیال بہی ساتہ
دوڑے دوڑے جدہر گئے ہم

کعبے کو چلے تہے دیر پہونچے
جاتے تہے کدہر کدہر گئے ہم

جب وصل ہوا کسیکا عابد

خوش ایسے ہوئے کہ مر گئے ہم

ردیف النون

تم نور حق نہان ہین ہزارون حجاب مین
مشتاق دید کیون نہ ہے اضطراب مین

وہ مہر وش نہایا جو دریا کے آب مین
ہے نور آفتاب کا ہر ہر حباب مین

ہے شیخ کیا یہ مسئلہ تیری کتاب مین
مے نوشیان حلال نہین ہین شباب مین

عکس جمال یار نہین ہے شراب مین
چمکا ہے ماہتاب نیا آفتاب مین

تکرار نامہ بر سے ہے کچھ میرے باب مین
تاخیر ہو رہی ہے جو خط کے جواب مین

تھوڑی سی پیکے گھر کا پتا پوچھنے لگا
زاہد کے ہوش اڑ گئے چلو شراب مین

یارب ہو ربط عاشق و معشوق یون بہم
جیسا ہے ارتباط شراب و کباب مین

وہ لالہ رو ہو گالون سے سرخی ٹپکتی ہے
رنگت کہان سے آئیگی ایسی شہاب مین

عاشق کو اپنے بوسہ بھی دینا ثواب ہے
اقبال کر لے آپ ہون داخل ثواب مین

افشائے راز آپکی الفت نے کر دیا
قصہ ہمارا درج نہین کس کتاب مین

کھینچی ہے کسکے زخم کے انگور کی فغان
آتا ہے خونِ دل کا مزہ جو شراب مین

دل مین ہوا و خیال مین پرسا نہین
کرسی پہ آکے بیٹھو تو میرے جواب مین

یوسف کا حسن سنتے ہی معلوم ہو گیا
بڑھکر ہو تم تو اونسے بہت آب و تاب مین

بے ہوشیان پسند ہین نفرت ہے ہوش سے
سوتے ہین ہم تو آتے ہین اکثر وہ خواب مین

رشک و حسد سے پاک خدا نے ہمین کیا
حاسد تمام رہتے ہین کس پیچ و تاب مین

موسم شباب کا تو نہین اس سے فایدہ
داڑھی جو تر نے شیخ رنگی ہے خضاب مین

اوس بادہ کش کو بادہ کشی کا جو شوق ہے
ساغر ہے آفتاب کا بزم شراب مین

ملکی ہمارا شاہ کریگا ہمین عطا
نوبت ہماری آئیگی ایکبے خطاب مین

ہون جرم سارے عفو بحق حبیب خویش
عابد کی یہہ دعا ہے خدا کی جناب مین

کیا کچھ مزے تھے اپنے بھی عہد شباب مین
رہتے تھے مست آٹھ پہر ہم شراب مین

تڑپا رہے ہین اور مجھے اضطراب مین
جھلکی سی اک دکھا کے وہ اپنی نقاب مین

درپردہ جان لیتے ہو عاشق کی جانِ جان
اچھی ادا نکالی ہے تمنے حجاب مین

پڑھتے ہین وہ نماز جنازے کی بعد قتل
لیکر عذاب ہوتے ہین داخل ثواب مین

ممنون جان و دل ہون تیرا مین جذب عشق سے
وہ آپ آگئے مرے خط کے جواب مین

پیش نظر ہزارون کتابین رہین مگر
جو وصف ہین تیرے رخ مین ہین کب ہین کتاب مین

عابد عبث ہے ناز تمہین اوسکی چاہ پر
فرمائیے تو آپ ہین وان کس حساب مین

کب خوشی ہوگی مجلس غم مین
لطف جنت کہان جہنم مین

یہہ صفت ہوگئی ہے اب ہم مین
مرکے جیتے ہین اپنے ہر دم مین

تعزیت کو میری وہ آئے ہین
کیا خوشی ہو رہی ہے ماتم مین

اوسکی مرضی پہ ہو گیا راضی ‏ جو مزہ بیش ہین وہی کم مین

کب سینہ ہے اوسکے چہرہ پر ‏ گھر گیا آفتاب شبنم مین

تلخ دشنام نے مجھے مارا ‏ سہے کہان یہہ اثر کسی سم مین

قابل دید ہے یہہ آئینہ ‏ شکل ہے تیری چشم پرنم مین

دل کا ناسور بھر نہین سکتا ‏ کچھہ اثر اب نہین ہے مرہم مین

عابدون کے لئے ہو آب طہور ‏ غسل دو مجھکو آب زمزم مین

مین ہون عابد بھی اور عاشق بھی ‏ ہے یہ مشہور سارے عالم مین

لگا ہے اسلئے دل عاشقی مین ‏ یہہ سر جائیگا اوسکی پیروی مین

یہہ طراری یہہ شوخی ہے کسی مین ‏ لیا کرتے ہین وہ دل کو ہنسی مین

خدا شاہد ہے اون سا اور کوئی ‏ نہ دیکھا مین نے اپنی زندگی مین

کہین مطلب کی باتین فاش ہونگین	کہون کیا تم ذرا سوچو تو جی مین
بہت دن ہوگئے چہوٹے ہوے گہر	ٹہکانہ کرلیا تیری گلی مین
زمانہ مین خوشامد مال کی ہے	نہین کوئی کسیکا مفلسی مین

جو باتین راز کی مخفی ہین عابد
سر بازار کہتے ہو خوشی مین

شور محشر عشق مین برپا کردن	تو ہی ڈر جائے تو پہر مین کیا کردن
کاشی جاؤن یا حرم جایا کردن	اوسکے ملنے کیلئے کیا کیا کردن
اس جبین کا یہہ مقدر ہے خدا	سنگ در پر اوسکے سر گڑا کردن
باغبان کی تو توجہہ ہی نہین	مثل گل کبتک بن کملایا کردن
وصل مین ہوتا رہے میرا وصال	آپ فرمائین تو مرجایا کردن
درد دل اپنا ہے اپنے واسطے	چیز یہہ ایسی نہین بانٹا کردن

صبح ہوتے ہی وہین ہے شام ہے
اس جہان پر کس طرح تکیہ کرون

عاشق صادق ہون طالب وصل کا
کیا طلب تجھسے ہے مین اک بوسہ کرون

ہے زمانہ کی تگاپو بے حصول
اُسپہ ہی عابد کیون تکیہ کرون

تذکرہ کچھہ آپ کا اچھا کرون
صورت منصور مین چرچا کرون

دل مین آتا ہے کہ بت پوجا کرون
تیری صورت رات دن دیکھا کرون

ایک خوش ہوگا تو اک ہوگا خفا
کافر و مومن کہو مین کیا کرون

بے سمجھے کوئی کام اپنا نہین
ناصح نافہم کیون توبہ کرون

حسن آرائی کا اوسکو ہے خیال
اوسکی خاطر دل کو آئینہ کرون

کسکو جنت چاہئے اور کسکو حور
تو ملے تو اونکو لے کر کیا کرون

اس محبت پر یہہ دوری کسلئے
تم نہین آتے تو مین آیا کرون

دل مرا کعبہ بھی ہے اور دیر بھی | ایک مین دو جلوہ مین دیکھا کرون

رند مشرب ہون مجھے کچھہ ڈر نہین
عابد و زاہد کو مین سیدھا کرون

مرے دلمین کرچکا گھر خدا مجھے اب خیالِ بتان نہین
مگر اپنے بُت کی کرون صفت مرا منھہ نہین یہہ زبان نہین
ملے برہمن مجھے دیر مین ملے شیخ کعبہ مین بھی اگر
کوئی پوچھے مجھسے ترا پتا کہون کیا کہان ہے کہان نہین
جو احد مین میم بڑہا دیا تو حقیقت اوس کی ہو کب جدا
فقط اتنا پردہ ہے درمیان یہہ سمجھہ نہان ہے عیان نہین
مجھے تیرے بھید و نکی ہے خبر کوئی مجھسے پوچھے او نہین اگر
وہ کہون پتے کی ذرا ذرا وہ بتاؤن جسکا گمان نہین

میرے دم کے سات خدائی ہے نہین دم تو بات پرائی ہے

نہ ہون مین جبکہ جہان ہین تو جہان نہین یہہ جہان نہین

وہی دیر مین وہی کعبہ مین تجھے واعظ اتنی نہین خبر

یہہ بتا تو ہمکو کوئی جگہہ کہ جہان خدا کا مکان نہین

یہہ عبادت آپکی عابدو کرے وہ کریم قبول سب

تمہین فکر جس کی ہے رات دن اوسے دیکھلو وہ نہان نہین

اہل زبان بہت ہین فصیح اللسان نہین

جو داغ کی زبان ہے ایسی زبان نہین

وہ کونسی جگہہ ہے جہان وہ عیان نہین

دیکھو تو میری آنکھہ سے اوسکو نہان نہین

جلوے اوسی کے ہین یہہ اوسیکا ظہور ہے

واعظ یہہ ظاہرا کوئی حسنِ بتان نہین

مجھکو وفا سے کام اطاعت سے مدعا

پروا نہین بلا سے جو وہ مہربان نہین

لیلے وشون سے پوچھیے مجنون کی حالتین

جسکو کہے ہر ایک یہہ وہ داستان نہین

سر کاٹ کر جو غیر کا وہ بھیجدین مجھے

دنیا مین بڑہکے اِس سے کوئی ارمغان نہین

وہ مجھسے پوچھتے ہین مری دل لگی کا حال

پہر اور بات کیا ہے جو یہہ امتحان نہین

واعظ کو خبط ناصح نادان ہے بیوقوف

دونون مین ایک اوسکا نہین رازدان نہین

اوس بت کے گھر مین دیکھئے کسکی طلب ہے آج
دربان ہین در سے دور کوئی پاسبان نہین
عابد جو کچھہ کہے اوسے ہر دم سنا کرو
مانو بھی بات کو نکھو میری جان نہین

مین تجھسے ناامید ہون ایسا بشر نہین
وہ کونسی جگھہ ہے جہان تیرا گھر نہین
مجھہ پر نظر ہے یار کی تجھہ پر نظر نہین
واعظ مین مست ہون مجھے اپنی خبر نہین
مطلق کو قید کر دیا نازان ہو عقل پر
اے ناصحو کہو وہ کہان ہے کدہر نہین
ضدی مزاج شوخ طبیعت ہے یار کی
نکلی اگر نہین تو وہ پہر عمر بہر نہین
تو غیرت پری نہین بیشک ہے رشک حور
دعوی ہے جہوٹ سچ تیری بازو مین پر نہین
حاجت جبہی تہی ہجر مین اب تو وصال ہے
پروا نہین ہے عاشقو گر نامہ بر نہین
اونکا دہن ہے تنگ تو غنچہ دہن ہوے
یہہ عیب بہی ہوا ہے ہنر جو کمر نہین

طمعِ جہان ہمانمین ہے بے سود و بے ثبات
جیسا درختِ سرو کو حاصل ثمر نہین

بے یادِ یار کوئی نفس رائگان نکر
اِسدم کا کیا بھروسہ ہے اِدہر اُدہر نہین

دُہوکا ندیجیے عطر کو پہچانتا ہون خوب
یہہ عطر ہے سہاگ کا عنبر اگر نہین

سمجھائین کسکو کون سے کس سے ہم کہین
اونکو ہماری بات کا مطلق اثر نہین

ناصح جنہین ہو کہنا او نہین کہدیا کرین
عابد کے باب مین تو نہین اسقدر نہین

او نہین معلوم کیون ہونگین جو سرکارونکی باتین ہین
کہان سمجھین گے بازاری یہہ دربارونکی باتین ہین

تمہاری ایسی باتین ہین کہ عیارون کی باتین ہین
ہماری یہہ جو باتین ہین خریدارون کی باتین ہین

پیے ہین خُم کے خُم سارے ابھی ہوشیار بیٹھا ہون

ذراسی پی تو زاہد یہہ ہوشیارون کی باتین ہین

مقام عشق مین اپنے یہان کیا کام ناصح کا

بہت یہہ دور کی باتین خبردارون کی باتین ہین

خبر لے آتے ہین ذرات اپنے یار کی دایم

مرے ہر ایک دم مین صاف ہرکارونکی باتین ہین

تری مجلس بھی واعظ ہوگئی ہے میکدہ سی کچھہ

شرابون کا بیان ہے اور میخوارونکی باتین ہین

لیا دلبر نے دل عابد سے پھر کہنے لگا ایسا

یون ہی لیتے ہین دل تیرا یہہ دلدارون کی باتین ہین

ہندو کے گھر مین ہین نہ مسلمان کے گھر مین ہین

حق بات پوچھتے ہین تو وہ میرے بر مین ہین

جلوہ فروز یون وہ ہماری نظر مین ہین
مشہور خیر مین ہین تو مستور شر مین ہین
واعظ کی پند عاشقون کے کام کی نہین
مصروف یہہ تو مدحتِ دیوار و در مین ہین
بے پردہ آئے یہان اغیار کون ہے
پردہ ہے کس سے کسلئے خوف و خطر مین ہین
عالم وہی تو لوگ ہین نکتہ ہے جن کو یاد
یہہ زاہدانِ خشک تو تحصیل زر مین ہین
دار وے وصل کہتے ہین اور جان دیتے ہین
ملنے کے ڈہنگ اوسنے نہان کچہہ خمر مین ہین
منزل کا کچہہ پتا نہ ٹہکانے کا کچہہ سراغ

عابد تمام بھٹکے ہوئے رہگذر مین ہین

شب وصل کا لطف پائے ہوئے ہین
اسی واسطے ہم پہر آئے ہوئے ہین

یہہ جل دیکے دربانونکو آئے ہوئے ہین
نہ روکو ہمین ہم بلائے ہوئے ہین

رقیبونکی تعلیم سے کچہہ نہ ہوگا
وہ مدت کے اپنے سدہائے ہوئے ہین

مجہے اونکی نظرون سے ثابت ہوا ہے
بغل مین مرا دل دبائے ہوئے ہین

مسلمان ہین مومن ہین ہندو مین ہندو
وہ ماتہے کا قشقہ مٹائے ہوئے ہین

نصیحت ہمین خود فضیحت ہے، ناصح
یہہ باتین تری آزمائے ہوئے ہین

نہین کام اب تیرا قاصد چلا جا
یہان خود وہ تشریف لائے ہوئے ہین

اگر ہوگئی ہے خطا عفو کیجے
کہ لا تقنطو اُس کے آئے ہوئے ہین

ٹہرنے نہ پائے وہان جاکے عابد
گلی سے جو اونکے پہر آئے ہوئے ہین

سن تو لوں منہ سے ذرا اونکے وہ کیا کہتے ہین
نیک کہتے ہین مجھے یا وہ بُرا کہتے ہین

رہتی ہے شیخ و برہمن مین یہہ تکرار عبث
کسکو بت جانتے ہین کسکو خدا کہتے ہین

اپنی چاہت کا خطاوار مجھے ٹھہرایا
مہربان خوب کہا اسکو خطا کہتے ہین

اس زمانہ مین نہین چاہ کے چاہے کسکا
نام باقی ہے فقط جسکو مزہ کہتے ہین

عشق کو ناصحِ نافہم بُرا کہتا ہے
لوگ اسواسطے سب اوسکو بُرا کہتے ہین

آپکا گر ہون خطاوار تو پھر دیر ہے کیا
جلد فرمائیے کیا پھر سزا کہتے ہین

آپ ہی وعدہ کرین اور وفا بھی نکرین
اس سے بڑھکر کسے بیداد و جفا کہتے ہین

ہین زمانہ کے عجب طور خدا خیر کرے
ہان دعا کیجئے عابد یہہ بجا کہتے ہین

دوست پر جور و ستم آپ یہہ کیا کرتے ہین
دشمن اپنے انہین ہاتھونپہ بٹھا کرتے ہین

چال یہہ کیسی زمانے نے ہی سیکھی تم سے
دوست دشمن ہوئے سب میرا گلا کرتے ہین

دل چراتے ہین جو میرا انہین تم جانتے ہو
نہین معلوم کہان اب وہ رہا کرتے ہین

پہلے ہی مانگنے سے ملگئے بوسے شب وصل
حسن کہتا ہے ترا قرض ادا کرتے ہین

ہمکو آرام سے رکھا ہمین راحت دی ہے
اپنے مالک کی شب و روز دعا کرتے ہین

دوست عابد کے ہوے ہاتھ مین لیکر تسبیح
راتدن بیٹھے ہوے یاد خدا کرتے ہین

ہم جو مست شراب ہوتے ہین
ہائے کیسے خراب ہوتے ہین

دل کے ہاتون سے کیا کہون یارب
جان پر کیا عذاب ہوتے ہین

آجکل دور مین ترے ساقی
ہم بھی خانہ خراب ہوتے ہین

ایک حالت نہین زمانے کی
روز یان انقلاب ہوتے ہین

اونکا زیور یہ وہ خفا ہونا
لڑکے موتی عذاب ہوتے ہین

ٹھہر جائے گی وصل کی شاید
اندنون اچھے خواب ہوتے ہین

تو وہ خوشرو ہے تیرے پرتو سے
ذرے بھی آفتاب ہوتے ہین

سچے عاشق وہ اپنے چنتے ہین
ہم بھی اب انتخاب ہوتے ہین

تیرے فضل و کرم سے اب ہمکو
دیکھیے کیا خطاب ہوتے ہین

چلکے بیٹھو تو تم وہان عابد
ہم بھی حاضر جناب ہوتے ہین

وہ تو کب امتحان سے لیتے ہین
مفت عاشق کی جان لیتے ہین

جیسا ہوتا ہے چاہنے والا
دل مین اپنے وہ جان لیتے ہین

مراد دل دیکھکر وہ کہنے لگے
ہمتو ایسا مکان لیتے ہین

پہلے برعکس مجھسے چلتے تھے
اب جو کہتا ہون مان لیتے ہین

نذر کرتا ہون جب مین دل اپنا
ہو کے وہ مہربان لیتے ہین

بار عشق اور چرخ پیر کا منہ
اپنے سر نوجوان لیتے ہین

دل جو لینا ہے آپ لے لیجے — مفت کیون میری جان لیتے ہین

اڑ گئے ہین وہ قول پر عابد
مجھسے میری زبان لیتے ہین

واسطے تیرے مین رسوا سر بازار تو ہون — دل لگی کی تھی فقط اتنا گنہگار تو ہون
زر نہین پاس تو کیا مجکو تو سمجھا مفلس — جان حاضر ہے میری تیرا خریدار تو ہون
جلوہ موسی کو دکھایا مجھے محروم رکھا — گو نہ مین دیکھہ سکون طالب دیدار تو ہون
آپ مجھسے نہ کرین حضرت ناصح حجت — جان دینی نہ پڑے جان سے بیزار تو ہون
لاغری میری نہین میرے لئے کچھہ بیکار — چشم دشمن مین کھٹکنے کے لئے خار تو ہون
بیوفائی جو کرے تو یہہ ترا منصب ہے — مین نبھاؤنگا بہر طور وفادار تو ہون

کسقدر اوسنے پلائی ہے مجھے اے عابد
اتنی پیکر بھی مین غافل نہین ہوشیار تو ہون

تمہارا سامنا ہے اور مین ہون
مقابل آئینہ ہے اور مین ہون

جدہر دیکھون نظر اپنی اٹھاکر
خدا ہے مصطفے ہے اور مین ہون

جہت سے جو مکان سے ہے مبرا
مرے دلمین بسا ہے اور مین ہون

جدہر دیکھا نمایان خود وہی ہے
نظر مین اینما ہے اور مین ہون

بجز تیرے کہان کوئی رہے گا
جہان دار فنا ہے اور مین ہون

جناب عشق نے نوکر رکھا ہے
نگہبان اب خدا ہے اور مین ہون

عبادت کی ہوس باقی کہان ہے
وہی عابد ہوا ہے اور مین ہون

ہون محو حیرت اے شہ مین مرشد کو کیا کہون
اللہ کہون رسول کہون رہنما کہون

ہے ایک نور نام و نشان ہین جدا جدا
کسکو کہون رسول مین کسکو خدا کہون

آسان مشکلین مری ہو جائین سب وہین
دل سے اگر مین رنج مین مشکل کشا کہون

یہہ گنج فقر ایسا ہوا ہے مجہے نصیب ... آئے جو سلطنت بہی تو مین اوسکو جا کہون

عابد عبادتون کو تو عالم بہی علم کو
بہولین گے اوسکی یاد مین عابد جو لا کہون

جو بات آپ کرتے ہین وہ روبرو کرین ... غائب مین تیرا آپ کچہہ گفتگو کرین
ہم کیا سفارشون سے تری آرزو کرین ... تجہسے ہی ترے وصل کی اب جستجو کرین
کہتا ہون پاؤن پڑ کے ادب سے جناب دل ... مشہور آپ ہمکو نہ یون کو بکو کرین
خالی نہ پیچ سے ہو ذرا کوئی اپنی بات ... توصیف زلف یار اگر مو بمو کرین
جو آئے اپنے پاس کوئی ڈہونڈہتا ہوا ... اپنا ہی سا ہم آپ اوسے ہو بہو کرین

عابد ہے اپنے سوز ہو اللہ کا وہ اثر
دنیا ابہی جلائین اگر ہا و ہو کرین

صورت مصطفے معین الدین ... آل شیر خدا معین الدین

پنجتن کے ہین خاص بختِ جگر ۔ دلبر مرتضےٰ معین الدین

ہین یہہ اولادِ موسیٰ کاظم ۔ دل وجان رضا معین الدین

ہند مین ہین یہی غریب نواز ۔ سرورِ اولیا معین الدین

درد مندون کے عیسئ دوران ۔ درد دل کی دوا معین الدین

سب کے دل کی مراد ملتی ہے ۔ ہین وہ حاجت روا معین الدین

شش جہت مین جدہر جدہر دیکھو ۔ ہین یہی جابجا معین الدین

نور ہین مظہر العجائب کے ۔ خاص شمس الضحےٰ معین الدین

ہین عطاے رسول یہہ مشہور ۔ ہین بجود و سخا معین الدین

عابدِ جان نثار کے ہین بس
پیرِ مشکل کشا معین الدین

زمانہ مین ہمارے فردِ یکتا شاہ مسکین ہین ۔ بصارت ہے اگر دیکھو تو ہر جا شاہ مسکین ہین

قناعت اور یہ ہی شیدا توکل او سے پیدا
مرقع شکل تسلیم و رضا کا شاہ مسکین ہین

غلط کہتا نہین ہرگز نہین ہے فرق کچھ اسمین
مرید و پیر ہین اور آقا شاہ مسکین ہین

صفات اونکی جو سننا ہو تو احمد خیر دین سے سن
خدا کا اور خدا کا تماشا شاہ مسکین ہین

صفات و ذات کی تعریف عابد اونکی تو سن لے
احد احمد کا ہر اک جا یہ چرچا شاہ مسکین ہین

بزم طرب مین غیر ترا ہمنشین نہین
ہرگز یقین نہین ہے مجہے ہرگز یقین نہین

جب دل ہی آگیا ہی تو پہر کیا کرے کوئی
گو وہ حسین نہین ہے کوئی مہ جبین نہین

قربان مین تو آپ کے اس اعتقاد پر
کہتے ہین اوسکو آپ کہین ہے کہین نہین

رکہدے تو جام ہات سے ساقی زمین پر
مین خاک مے پیون کہ مرا ہمنشین نہین

تعریف اونکے خال سیہ کی جو مین نے کی
کہنے لگے کہ تجہسا کوئی نکتہ چین نہین

انکار سے تمہارے ہے اقرار کا ثبوت
کہتے ہو میری بات پہ تم جو نہین نہین

ادس شوخ بیوفا پہ جو مرتے ہین عابد آپ
کہئے تو کیا جہان مین کوئی حسین نہین

اندرون حرم و بتکدہ و دیر ہے کون
جسکو دیکھو وہ تمہارا ہی دم بہرتا ہے
پوچھتا ہون مین تجھی سے خالق یہہ بات
اے کبوتر تجھے قاصد نہ بناؤن کیونکر

ہر جگہ جلوہ ہی تو ہے اوسکے سوا غیر ہے کون
تمسے کہتا ہے مری جان کہو بہر ہے کون
کون ہے جانب شر اور طرف خیر ہے کون
تیز پر مثل ترے تو ہی بتا طیر ہے کون

پہول لیے پہو نہین گلشن مین سماتے عابد
آج کرتا روش باغ مین یہہ سیر ہے کون

ترے اک اک ادا و ناز کا مین دل سے قائل ہون
یہہ تلوارین نہین خنجر نہین ہین پہر بھی بسمل ہون
کہون کیا حال اپنی بیخودی کا تجھہ سے اے قاتل

تری چیتون کا گہایل ہون ترے غمزہ کا بسمل ہون

نہوا دنی تو اعلی کی زمانےمین صفت کیون ہو

تری صورت ہے شکل گل تو مین بھی صورت گل ہون

جو تو خلوت مین تنہا ہے تو مین ہون بزم کثرت مین

اگرچہ دور ہون ظاہر مگر باطن مین واصل ہون

سراپا رند مشرب ہون نہ زاہد ہون نہ مین عابد

مگر تیرے کرم کا لطف کا رحمت کا سایل ہون

ردیف الواو

یہہ قاصد نے مژدہ سنایا ہے مجھکو
اوسکی زبانی بلایا ہے مجھکو

یہی وقت تہا تیرے آنیکا ناصح
کہ تو نے مزے مین ستایا ہے مجھکو

سکونت مین جنت کی کیا اوسکا بگڑا
وہان سے یہان کیون وہ لایا ہے مجھکو

ہنسایا تہا اک روز پہر عمر بہر ہی
بت سنگدل نے رولایا ہے مجہکو

پری کا نہ جن کا کسیکا نہین ہے
تری زلف شبگون کا سایا ہے مجہکو

تجہے یاد ہوگا بُرے وقت تو نے
کئی مرتبہ آزمایا ہے مجہکو

ہزارون ہی خط مینے لکہے ہین تجہکو
فقط ایک خط تیرا آیا ہے مجہکو

وہ رُوٹہا تہا کل آج راضی ہوا ہے
بڑی منتون سے بلایا ہے مجہکو

کہلا حال کونین کا مجہہ پہ عابد
وہ ساقی نے ساغر پلایا ہے مجہکو

اگر حرص جہان ہو تو شریک عاشقان کیون ہو
جو عاشق ہوگئے اوسکے تو پہر طمع جہان کیون ہو

کہین مُے مفت کی پی لی بہت سی مل گئی شاید
کہو زاہد ہوا کیا آج اتنے شادمان کیون ہو

تمہارے سے مین واقف ہون مری حالت تمہین روشن
یہہ احسان نامہ بر کا اور دقت درمیان کیون ہو

کبہی وہ دوست بنتے ہین کبہی دشمن سے بڑہکر ہین
یہی تو چال ہے اونکی پہر اونکا امتحان کیون ہو

مری قسمت تو دیکہو کہتا ہے جانِ جہان ازخود
بلالو اوسکو جسنے کی ہے محنت رائگان کیون ہو

بلایا خود بٹہایا بہی بنے پہر اجنبی ہم سے
تعجب ہے یہہ کہتے ہو کہ عابد تم یہان کیون ہو

کس طرح اوس صنم سے کوئی بدگمان نہو
وعدہ یہ شرط ہے کہ خدا درمیان نہو

بدنام ہو رہا ہے زمانہ مین کون اب
کہتے نہ تہے کہ غیر سے تم ہمزبان نہو

ایدل نکر تو یاد خدا وقت نزع دیکہہ
اوس بت کا خوف ہے کہ کہین بدگمان نہو

کہتا نہین کسی سے بھی مین اپنا حال زار
منظور ہے کہ کوئی مرا رازدان نہو

دے دے کے عاشقونکو سر بزم گالیان
مشہور اک جہان مین تو بدزبان نہو

کہتے ہین سنکے حال مری عاشقی کا وہ
کیونکر یقین آئے کہ جب امتحان نہو

عابد تو اوسکے عشق سے نادان باز آ
مین چاہتا ہون عمر تری رائگان نہو

شہرت تری زمانہمین کیون جا بجا نہو
ایسا بھی کوئی دل ہے کہ جس دلمین تو نہو

کیا حال تمسے میرے دل زار کا کھلے
جبتک کہ تمسے بات مری دوبدو نہو

ویران ہو وہ دل وہ پریشان ہو دماغ
جسمین کہ تیرے عشق و محبت کی بو نہو

ایدل تو اوسکے بزم مین جاتا تو ہے مگر
ایسا نہو کہ تیری وہان آبرو نہو

برہم وہ ہوکے مجھپہ خفا ہو رہین ہین آج
ارشاد ہو رہا ہے کہ تو روبرو نہو

مین اور ترک عشق بتان خوب ناصحا
مرد خدا یہہ مجھہ سے کبھی گفتگو نہو

تیری محبت اور ترے عشق کے سوا
عابد کے دلمین اور کوئی آرزو نہو

جگہہ دیتا ہے بزم عام مین پہلو مین دشمن کو
نہین آتی ہے کچہہ بھی شرم اوس بے مہر و پرفن کو
گواہی کے لئے روز جزا مجکو یہہ کافی ہے
لگا ہے خون کا دہبہ مرے قاتل کے دامن کو
ترے اس بے نشان کا کچہہ نشان رہنے دے اے ظالم
مٹاتا ہے لگا کر ٹھوکرین کیون میرے مدفن کو
خدا حافظ ہے اے دل اب ہمارے آشیانہ کا
غضب ہے دیکہتی ہین بجلیان ہردم نشیمن کو
کھڑے ہین سیکڑون دیدار کے خواہش مین اے صاحب

اٹھاؤ تو ذرا تم سامنے سے اپنے چلمن کو
سنا ہے طور پر موسیٰ ہوے بے ہوش غش کہا
بتاؤ مجھکو بھی بیخود دکہا کر روے روشن کو
وہ ہنس کر مسکرا کر مجھ سے کہتے ہیں محبت سے
چلو تم آج عابد ساتھ میرے سیر گلشن کو

جانکر ہوتا ہے مجھسے کسلئے انجان تو
کون ہوں میں دیکھ تو مجھکو ذرا پہچان تو

یاد ہے کس آئینہ رخسار کی ادا بتا
صورت آئینہ ہے کیوں شسشدر حیران تو

اک نظر ملتے ہی عقل و ہوش اور تاب و توان
لیچلا سب لوٹ کر اپنا سر و سامان تو

جان ہی لونگا تجھے پہچان ہی لونگا تجھے
لاکھ مجھسے روپ بدلے جان من آن آن تو

تو ہی مالک ہے مرے دل کا مرے ایمان کا
جان عابد کی نہیں ہے جان جان پیا ان تو

وہ جہنجلا کر یہہ کہتے ہین محبت اپنی رہنے دو
یہہ الفت اپنی رہنے دو یہہ چاہت اپنی رہنے دو
مرے حال پریشان پر عنایت اپنی رہنے دو
زیادہ کچہہ نہین تہوڑی محبت اپنی رہنے دو
غرور حسن کرتے ہو برا کرتے ہوا اے صاحب
گہمنڈا چہا نہین دو دن کی دولت اپنی رہنے دو
نہین رہتے ہو دم بہر بہی تصور مین مرے آکر
کوئی دم میرے دلمین بہی تو صورت اپنی رہنے دو
وہ سنکر حال دل میرا لپٹ کر مجہسے کہتے ہین
چلو بس ہو چکا جہگڑا شکایت اپنی رہنے دو
یہہ مانا حضرت ناصح کہ ہم رندانہ مشرب ہین

برے ہین یا بہلے ہین تم نصیحت اپنی رہنے دو

تمہین پروا نہین میری مجھے معلوم ہے لیکن

ذرا میرے طرف مایل طبیعت اپنی رہنے دو

نصیحت سے نہین کچھہ فائدہ اے حضرت ناصح

بنائی ہے جو خالق نے وہ قسمت اپنی رہنے دو

وہ دیکر جام اپنے ہاتھہ سے ہنس ہنس کے کہتے ہین

ذرا تم حضرت عابد عبادت اپنی رہنے دو

کہلین گے غنچہ بہت لب سے لب جدا بہی ہو
بنو نہ بت سے زبان سے کوئی صدا بہی ہو

یہہ اکہڑی اکہڑی باتین نہین پسند ہمین
مزہ جبھی ہے کہ ہمسے خلا ملا بہی ہو

عدو سے عہد محبت ابہی وہ کیا جانے
اٹہائے بار وہ ایسا یہہ حوصلہ بہی ہو

یقین آئے ہمین کس طرح سے ایفا جب
تمہارے وعدہ خلافی کی انتہا بہی ہو

خدا کرے کہین جلدی بتون کا حسن ڈہلے	غرور کی کوئی حد بھی ہے کچھہ سزا بھی ہو
سناؤنگا دل مضطر کا حال مین سب کچھہ	کبھی تو اوس بت کافر سے سامنا بھی ہو

وہ میکدہ مین مجھے دیکھکر یہہ کہتے ہین
کہ تم تو رند بھی عابد بھی پارسا بھی ہو

بیوفا اور ستمگار نظر آتے ہو	تم ابھی سے مجھے عیار نظر آتے ہو
وعدۂ وصل پہ کہتا ہون مین اوس سے ہر دم	تم بہت صادق الاقرار نظر آتے ہو
بے پئے مے کے ہین مخمور تمہاری آنکھین	تم نئی طرح کے سرشار نظر آتے ہو
مجکو وہ دیکھہ کے محفل مین یہہ فرماتے ہین	باعث رونق دربار نظر آتے ہو

دل کا کچھہ حال تو معلوم نہین ہے عابد
تم بظاہر ہمین ہوشیار نظر آتے ہو

اپنی زبان پاک سے اظہار بھی تو ہو	انکار تو ہمیشہ ہے اقرار بھی تو ہو

مثل کتان مین چاک جگر کو بناؤنگا
اوس رشک ماہتاب کا دیدار بھی تو ہو

کچھہ فائدہ نہین ہے مجھے عرض حال سے
منصف مزاج آپکی سرکار بھی تو ہو

مجھہ طالب وصال پہ کیونکر نہ رحم آئے
مجھسا کوئی جہان مین طلبگار بھی تو ہو

جنت کی ہے ہوس مجھے دیدار کی نہین
عابد سے ہو گنہگار بھی تو ہو

مرنیکے بعد رنجدہ خاکسار کو
ٹھکراؤ اس طرح سے نہ میرے مزار کو

انداز و ناز و غمزہ کرشمہ ادا و شرم
مین دل سے چاہتا ہون انہین تین چار کو

کبتک ترے فراق کے صدمے اٹھاؤ نہین
کچھہ تو ملے جواب اس امیدوار کو

وہ ہون گناہگار کہ جسکا نہین شمار
کیا اپنا منہہ دکھاؤنگا پروردگار کو

ہوتا ہے یان جدا مرے پہلو سے دل مرا
وہ وان ملا رہے ہین ادا سے ستار کو

جب سے دوئی کا ہمنے تعلق اٹھا دیا
پاتے ہین ہر مقام پہ ہم روے یار کو

عابد سے ہنسکے بات تو کیجے کبھی کبھی
کچھہ تو ملے قرار دل بیقرار کو

زلف جانان کا تصور ہے ہمیشہ مجکو
کیا بناویگا خدا جانے یہہ سودا مجکو

ہے گذر کسکا بجز تیرے گلی مین اوسکی
اے صبا اپنے ہی ہمراہ تو لیجا مجکو

جسنے اپنے کو ہے از روئے حقیقت دیکھا
او سنے بیشک نہین جانا کبھی بیجا مجکو

اپنے دلمین مجھے تہوڑی سی جگہہ دے ظالم
نہ نکلوا کہ محبت نے ہے کہینچا مجکو

حرم و دیر مین کیون شیخ و برہمن کی ہی جنگ
مجہہ مین سب کچہہ ہے مگر کوئی نہ سمجہا مجکو

بزم جانان مین بہت لوگ تھے لیکن عابد
کیا غضب ہے کہ کسی نے بھی نہ پوچھا مجکو

تصور مین ترے رخ کے مین بہولا صاف قرآن کو
خدا شاہد ترے جلوہ نے چہینا دین و ایمان کو

تصور مین یہان آٹھون پہر سے ہے صورت جانان
ہوا ہے اور نہو گا دخل میرے دلمین شیطان کو

یقین ہے مجکو میرا دل یہین اولجھا ہوا ہو گا
ذرا تم کہولکر دیکہو تو اپنی زلف پیچان کو

ہمارا طایر دل مضطرب ہوتا ہے پہلو مین
نہ یون پہلاؤ اپنے رخپہ تم زلف پریشان کو

نمایش اس سے ہے دونون جہانکی سمجہہ مین کہتا ہون
نہ سمجہین صرف پتلا خاک کا ہے کوئی انسان کو

قسم حق کی تمہارے مصحف رخ کے تصور مین
کیا کرتا ہون ہردم ہر گہڑی مین حفظ قرآن کو

نہین دیتا ہے مجکو بار اوسکی بزم مین عابد

الٰہی موت آجائے در دلبر کے دربان کو

کیا بے سبب تمنے مضطر کسیکو
ستاتے ہو کیون بندہ پرور کسیکو

جو دل اونسے مانگا تو ہنسکر یہہ بولے
دیا ہی نہین ہمنے لیکر کسیکو

بہوین تن رہین ہین نگاہین ہین ترچھی
نہ چہوڑینگے جیتا یہہ خنجر کسیکو

بجز میرے آجان جابن بہولکر بھی
ندینا جگہہ دل کے اندر کسیکو

میری شکل دیکھی تو بولے وہ عاصی
کہ تو چاہتا ہے مقرر کسیکو

ردیف الہاء

دل بہت بیقرار سا ہے کچھہ
آج پھر انتظار سا ہے کچھہ

یاد آتی ہین کسکی شوخ آنکہین
آج مجکو خمار سا ہے کچھہ

کہکے یون قبر کو وہ ٹہکرائے
یان نشان مزار سا ہے کچھہ

یون بظاہر تو صاف ملتا ہے
دلمین تیرے غبار سا ہے کچھ

رند نکلا وہین ہمارا دل
جسکو سمجھے تھے پارسا ہے کچھ

کسنے وعدہ کیا ہے حضرت دل
آپ کو انتظار سا ہے کچھ

تم جو پہلو مین ہو تو اے صاحب
آج دل کو قرار سا ہے کچھ

دل مضطر ہمارے پہلو مین
کسلئے بیقرار سا ہے کچھ

طایر دل کو دیکھہ کر بولے
نظر آتا شکار سا ہے کچھ

ابر سمجھے ہین جسکو گردون پر
مرے دل کا غبار سا ہے کچھ

کس لئے آج عابد مضطر
بیخود و بیقرار سا ہے کچھ

لطف و کرم ہے آپ کا مجھپر ستم کے ساتھ
اقرار بھی اگر ہے تو جھوٹی قسم کے ساتھ

آتا ہے تیرے بزم مین درد والم کے ساتھ
عاشق کو تیرے ایک محبت ہے غم کے ساتھ
اس زندگی پہ ناز کرین کیا کہ عاقبت
ہمکو ملانیوالی ہے اہل عدم کے ساتھ
کھچ جائین اور بھی ترے ابرو تو ہے مزہ
تلوار زیب دیتی ہے اے یار خم کے ساتھ
تحریر ہے سوال تو تقریر ہے جواب
اوسکی زبان چلتی ہے میرے قلم کے ساتھ
یہہ دل دکھا رہا ہے مجھے اک جہانکی سیر
کرتا ہون مین مقابلہ اب جام جم کے ساتھ
انکار سے جو وصل بھی ہو تو نہین ہے لطف

اک بوسہ لب کا دیجے سراسر کرم کے ساتھہ

نقارۂ سرور کی نوبت ہے عابد اب

منصب عطا ہے شاہ سے ہمکو علم کے ساتھہ

اب ناصح نادانکی ہے ہر بات سے توبہ
توبہ ہے مری اوسکی مدارات سے توبہ

بوسہ کی عوض تونے لیا نقد دل اپنا
ظالم ہے تری ایسی مدارات سے توبہ

رندان خرابات اگر چھوڑ دین جب ہے
بیٹھا تو ہون مین کرکے ہر اک بات سے توبہ

رہنے کا نہین بزم مین لے مجکو بلائے
ٹوٹے گی مری یار کے پہر بات سے توبہ

فرقت کے زمانہ سے بچانا مجھے تا حشر
یارب مری اوسدن سے ہر اوس رات سے توبہ

ملتا جو نہین مجھہ سے تو اے شوخ ستمگر
کرلی تو نہین میری ملاقات سے توبہ

جس رات مین جس دن نہین ہو پاس تو اپنے
اوسدن سے خدا را ور اوس رات سے توبہ

فرقت مین کسیکے تو نہ یون جان دے عابد

حاصل نہو جس بات سے اوس بات سے توبہ

ردیف الیاء

تم نہوتے جو محمدؐ تو نہ ہوتا کوئی — رتبہ لولاک کا پایا نہین ایسا کوئی

تم تو ہو احمد بے میم کہے کیا کوئی — یا رسول عربی تمکو نہ جانا کوئی

شب معراجکا رتبہ نہین پایا کوئی — آپ سا جلوہ خدا کا نہین دیکہا کوئی

یون تو مرسل ہوۓ لاکہون ہی پیمبر لیکن — بخدا آپ کا ہمپایہ نہ آیا کوئی

ذات پر آپکے ہی ختم رسالت بیشک — پہر نبی دہر مین ہوتا نہین پیدا کوئی

طور پر پہونچے جو موسی تو فلک پر عیسی — عرش پر آپکے مانند نہ پہونچا کوئی

زلف واللیل تو عارض ہے تمہارا والشمس — پڑہ لی تفسیر تو کیا اونکو نجانا کوئی

جب تمہین جانتی ہے شافع محشر مخلوق — خوف پہر کاہیکو عصیان کا کریگا کوئی

یہی افسوس ہے عابد کو شب و روز حضور

آپکی شان کا لکھا نہ قصیدہ کوئی

وصل دلدار کا مرشد سے سوال اچھا ہے
ٹھیک یہہ رائے ہے اور اپنا خیال اچھا ہے

وصل کیواسطے اونسے یہہ سوال اچھا ہے
ماہ اچھا ہے یہہ دن اچھا ہے سال اچھا ہے

تازہ تازہ اونہین دل لینیکا اب شوق ہوا
مرا دل لیکے بتاتے ہین یہہ مال اچھا ہے

عمر بہر لی نہ خبر میری مگر وقت اخیر
پوچھتے ہین وہ مجھے روز وصال اچھا ہے

حور کو دیکھا پری سے ملا یوسف کو سنا
سب حسینون سے ترا حسن و جمال اچھا ہے

غیر کے لطف سے گر لاکھ خوشی ہو تو بری
یار سے ایک بھی پہونچے تو ملال اچھا ہے

وہ عیادت کو مری آئے تو ہنس کر بولے
یہہ تو مر سکتا نہین اسکا تو حال اچھا ہے

شکر ساقی کا نشہ مین مین ادا کرتا ہون
تو بھی اچھا ہے میان تیرا کلال اچھا ہے

عشق کے ساتھہ ہی جو وصل ہوئے لطف نہین
بعد فرقت کے اگر ہو تو وصال اچھا ہے

زلف کو کھولکے پھیلا وہ مجھہ سے بولے
طایر دل کے لئے تیر یہہ جال اچھا ہے

عشق بازی سے معرا ہین تمامی عابد
لطف معشوق سے تجھہ مین یہہ کمال اچھا ہے

ہر مژہ اوس ترک کی اک تیر ہے
دل مرا اوسکے لئے نخچیر ہے

کچھہ بہلا ہو یا برا لکھدیجئے
آپکی تحریر ہی تقدیر ہے

آنکھہ کا پردہ کیا تو کیا کیا
میرے دل مین آپکی تصویر ہے

ہون مریض عشق بوسہ دیجئے
ان لبون کی جان فزا تاثیر ہے

بیل الفت کی بڑہی ہے اسقدر
عاشقون کے پاؤنمین زنجیر ہے

آج تو کچھہ ہے ارادہ قتل کا
تیز خنجر بار شمشیر ہے

بات اچھی بھی تو ہوتی ہے بری
کیا مری تقدیر کیا تدبیر ہے

وصل سے شاید ہون شیرین کام ہم
میٹھی میٹھی اونکی اب تقریر ہے

جلوۂ جانان نے دل روشن کیا

دل مین عابد کے وہی تنویر ہے

کہین میرا کہین ترا دل ہے
یہی اک اختلاف مشکل ہے

یہی رسم و فلک قاتل ہے
جس جگہہ دیکھو ایک بسمل ہے

تیری کاکل مین جو مرا دل ہے
ایک دیوانہ ایک عاقل ہے

قشقہ ماتھے پہ تیرے یا تل ہے
کفر اسلام مین بھی شامل ہے

اب ترے ہاتھہ مین مرادل ہے
دیکھہ لے آئینہ مقابل ہے

یون تو لاکھون حسین ہین لیکن
حسن مین ایک توہی کامل ہے

ہو لے مجھسے حساب جور و وفا
کون باقی ہے کون فاضل ہے

مینہہ برستا ہے مے پلا ساقی
رحمت حق بھی ہم پہ نازل ہے

جامہ عمامہ کا ہے سب دہوکا
سمجھے عالم جسے وہ جاہل ہے

لاکو الا مین کیون ملایا شیخ
یہہ تو سب جھگڑا تیرا باطل ہے

کیا کریگا وہ لیکے جنت کو
دل وجان سے جو تیرا واصل ہے

غیر سے کام کچھہ نہین مجھکو
عشق مین تیری ذات حاصل ہے

جسنے چاہا تجھے ہوا بیکار
کوئی دیوانہ کوئی بیدل ہے

وہ حقیقی ہے یہہ مجازی ہے
کہ خدا کا خدا یگان ظل ہے

عابدا اتنے سفر کئے پر بھی
عشق مین آج پہلی منزل ہے

تم سے اک مطلب کی کہنی بات ہے
سن لو پچتاؤگے تھوڑی رات ہے

آپ کی تحریر بھی ہے نقش حب
آپکی ہر بات مین اک بات ہے

دیکھنا اوس گیسو ورخ کی بہار
رات مین دن تو دنمین رات ہے

کوئی ہمدم یار سے کوئی جدا
کوئی غمگین کوئی خوش اوقات ہے

بھیجتے ہین وہ سر خط کا جواب
اس سے بہتر کیا کوئی سوغات ہے

خیر جو تمنے دیا ہم نے لیا
بوسہ دیگر کہتے ہو خیرات ہے

بازئی شطرنج ہے عارف کے ہات
عاشقون کی عابدون پر مات ہے

مجھسے وہ بار بار ملتا ہے
مضطرب کو قرار ملتا ہے

اوس کے ملنے کو دوستی ہے شرط
کہین غیرون سے یار ملتا ہے

یہہ سر سے گلبد نکا ہے ارشاد
طالب گل کو خار ملتا ہے

تیرے ملنے سے امرے محبوب
مجکو پروردگار ملتا ہے

جہوٹ ہی وعدۂ وصل کا کرلے
یون بھی دل کو قرار ملتا ہے

انتقال مکان ہے اسکا نام
چہوڑ کر گہر مزار ملتا ہے

سخن قرب کے نغمہ کو عابد
رگ گردن کا تار ملتا ہے

میرے دل مین تو جان اور ہی ہے
اور تیرا گمان اور ہی ہے

اولیا سب بزرگ ہین لیکن
اپنے مرشد کی شان اور ہی ہے

تو نے حاجی حرم مین کیا دیکہا
اوس مکین کا مکان اور ہی ہے

میرے قاصد نے راہ ٹہیک نہ لی
اوسکے گہر کا نشان اور ہی ہے

پان کہائے ہین ہمنے اکثر سے
ہاتہہ کا تیرے پان اور ہی ہے

ناصحا بس کر اب نصیحت کو
بات اک میری مان اور ہی ہے

اہل دہلی کے ہے زبان مین لطف
کہ وہان کی زبان اور ہی ہے

ہون زمانے مین لاکہ اہل سخن
داغ کی آن بان اور ہی ہے

بہت افسانے سن لئے عابد
اپنے غم کا بیان اور ہی ہے

تم رہو گے کس مکان مین کون سا گہر جائیے
کعبہ یا دل یا کلیسا یا کہ مندر جائیے

حسن آرا ہو نہین ہے عیب دل دیکھو مرا
دیکھنی شکل آئینہ مین اپنی اگر چاہیے

تم کسی پردہ مین آؤ ہم اوسی دم تاڑ لین
وضع ہان اچھی ہی پر اس سے بھی بہتر چاہیے

دل کی وقعت کچھ نہین جبتک حسین دلبر نہو
دل اگر پہلو مین ہو تو کوئی دلبر چاہیے

ہجر مین زاہد کے خاطر ہو گئی گرمی حرام
وصل مین تو عاشق صادق کو ساغر چاہیے

کیا غرض عیسی سے مجکو یا ہوس موسی کی ہو
میری بخشش کیلئے میرا پیمبر چاہیے

اس غزل کی قدر جب ہو گی کہ اہل دل نشین
اور فرمائین کہ عابد اس سے بہتر چاہیے

یہہ طلب میری نہین ہے اور بڑھکر چاہیے
مرضی والا جو ہو وہ بندہ پرور چاہیے

مال و زر دے تو گدا کو مانگتا ہے لعل و زر
چشم الطاف و محبت تیری ہمسر چاہیے

وصل کا پیغام دو یا ہجر مین کچھ کام دو
شغل عاشق کیلئے کوئی مقرر چاہیے

نور سے کیا بحث ہمکو نار سے کیا غرض
دلمین عاشق کے نرالا کوئی اخگر چاہیے

وعدۂ فردا یہ بھی انکار ہو تو کیا عجب
اونسے دستاویز لکھوانی مقرر چاہیے

کیونکر اوسکے رخ کو چہولون سانپ ہین دو پاسبان
دفع کرنیکو مجرب کوئی منتر چاہیے

کہتے ہین وہ عشق مین دادوستد کا ہی مزہ
ایک بوسہ لو تو اک بوسہ برابر چاہیے

پارسائی ہو کہ رندی ہین سب فعل عبث
جس سے تو راضی ہے وہ اپنا مقدر چاہیے

اوس لب شیرین کا مجھکو ایک ہی بوسہ ملا
آرزو یہ ہے کہ پہر قند مکرر چاہیے

مشکل آسان جلد کیجے یا علی مشکل کشا
مہربانی آپکی عابد پہ حیدر چاہیے

سمجھ اے بیخبر جانان کہان ہے
کہانکا ہے سفر جانا کہان ہے

مرے پہلو مین کیون بے چین ہے تو
تجھے رشک قمر جانا کہان ہے

مقام عاشقی مین اے مجنون
تمہین کہدو کہ مر جانا کہان ہے

نہین انکار ہے وعدہ سے اونکو
وہ راضی ہین مگر جانا کہان ہے

نہوتا ایک بھی مرنیسے ناخوش
خبر ہوتی اگر جانا کہان ہے

چلا عابد حرم ہندو بنارس
یہہ جاتے ہین کدہر جانا کہان ہے

گو مرے گہر مین مرا آئینہ رو آتا ہے
سخت حیرت ہے کہ ساتھ اوسکے عدو آتا ہے

بیدہڑک محفل جانان مین چلا جاونگا
توبہ توبہ مجہے کب خوف عدو آتا ہے

یہہ ہمارا دل شیدا تو نہوا اے دلبر
کرکے تعویذ جو تو زیب گلو آتا ہے

جب سے نظارہ ہوا نرگس فتان سے تری
جام آتا ہے مجہے خوش نہ سبو آتا ہے

دم بخود ہون تری الفت مین کچہہ ایسا ظالم
لے آتی ہے مرے لب پہ نہ ہو آتا ہے

اتنی جلدی نہ پڑہو میرے جنازے کی نماز
ٹہرو ٹہرو وہ ابھی کرکے وضو آتا ہے

یہی رونا ہے تو پہر دل کی مرے خیر نہین
اشک کیساتھ اب آنکہون سے لہو آتا ہے

دل کو بہلاتا ہون یون کہکے تسلی شب ہجر
کوئی دم جاتا ہے وہ آئینہ رو آتا ہے

شیخ کے منہہ سے برستی ہے جو مستی ایسی | کیا مے ناب سے پہر کرکے وضو آتا ہے

کچھہ عجب حال ہے اے عابد مضطر تیرا
آج کس بزم سے اُٹھا ہوا تو آتا ہے

ملکئی آپکے باعث ہین دولت دل کی | اسمین رہتا ہے خدا اٹہ گئی وسعت دل کی

ساکن فرش ہے کرتا ہے مگر عرش کی سیر | آزمائی ہے بہت جرأت و قدرت دل کی

دل سمجھتی ہے جہان جسکو وہ ہے مضغۂ گوشت | اس سے کیا کام ہو جب ایسی ہو صورت دل کی

آنے جانے کو نفس کے نہ سمجھنا بیکار | یہہ کسی کام کو جاری ہے سفارت دل کی

دوست تو دوست ہے دشمن کو بھی اپنا جانے | ایسا دل چاہئے ایسی ہو مروت دل کی

اب یہہ بتخانہ بنا پہلے خدا کا گہر تہا | کیا کرے کوئی بدل جاے جو حالت دل کی

مین مراقب جب ہوا آئی ندا آخر شب | ایسے ہی وقت تو کہلتی ہے حقیقت دل کی

ناصحا خوب ہے حالت دل کیا معلوم | ہو جو معلوم تو کہئے سیر حضرت دل کی

کوئی حاجت نہین اسواسطے ہے استغنا
نہین معلوم تجھے اب بھی امارت دل کی

لاکھہ مین تجھسے سوا اور حسین دنیا مین
کیا کرون اونہہ نہین تجھہ پہ ہی رغبت دل کی

نہ تو زاہد سے ہے کچھہ کام نہ عابد سے غرض
وقت آخر مجھے کافی ہے وصیت دل کی

عرش اعظم سے بھی بڑھکر ہوئی رفعت دل کی
اللہ اللہ یہہ قیمت ہے یہہ عظمت دل کی

جذبۂ شوق سے وہ آئے ہین میرے گھر مین
مجھکو معلوم ہوئی ہے یہہ کرامت دل کی

کیفیت مے کی دکھاتی ہے اوسکی صورت
ملتی ہے جام مین بھی خوب شباہت دل کی

اپنے عاشق پہ خفا کھیل یہہ تیرا ٹھہرا
تجھہ پہ الزام نہین ہے یہہ شرارت دل کی

جان بیتاب ہے حاضر ترے دم کے لئے
آزماتا ہے تو کیا میری سخاوت دل کی

کیون کرین میرے لئے حضرت ناصح تکلیف
گوش ادراک سے سنتا ہون نصیحت دل کی

یہہ قسم باتین بہانا ہے فقط اونکے نزدیک
دلربا کرتے ہین سب عزت و قعت دل کی

دل مرا تیرے لئی مجھسے ہی لڑتا ہی مدام
یہی تکرار ہے ہر دم یہی حجت دل کی

کیون ڈراتا ہے خفا ہوتا ہے تقصیر ہے کیا
اسمین مجبور ہون مین تجھپہ ہی چاہت دل کی

دل سے راضی ہی تو ظاہر مین ہوا مجھسے خفا
تیرے چہرے سے نمودار ہے فرحت دل کی

اعتراض اسنے کیا مول جو مانگا مینے
جان دیکے تو مجھے لیتا ہی قیمت دل کی

عشق نے گھر سے نکالا ہی مین جنگل کو چلا
مجھکو مجنون سے ملائیگی یہہ وحشت دل کی

حق یہین ہی جو ذرا دل کی طرف غور کرو
ابھی کہل جائے تمہین خوب حقیقت دل کی

میرے آگے نکرو واعظو دوزخ کا بیان
ایسی تسکین کرو جائے جو وحشت دل کی

دل کا مقصد نہ بر آیگا کسی سے ہرگز
وہ نکالے تو نکل جائیگی حسرت دل کی

اسی انکار سے اقبال کی بو آتی ہے
کیسا سمجھا ہین سب کہتے ہین صولت دل کی

لو پھر آتا ہی وہ غارت گر دین اے عابد
اب خبر لیجئے بدل جائے نہ نیت دل کی

جلد بلوا جو بلانا ہو بلانے والے
بزم عالم مین ہزارون ہین ستانیوالے

شمع کہتی ہی کہ پروانہ سے دیکہون ہت
اے مری پیاری پرو بال جلانیوالے

دُر نایاب ٹپکتے ہین مرے آنکہون سے
ہار لے موتی کا اے آنک لڑانیوالے

تو مقابل ہو شفق تیرا یہہ رتبہ ہی کہان
سرخ رُو ہین وہ مری پان چبانیوالے

آج کیا قحط ہی کیون دیر ہے اتنی ساقی
اپنے ہاتون سے مجھے روز پلانیوالے

کعبۂ دل تو ہے مضبوط بنا مدت سے
کوئی بتخانہ بھی بنجاے بنانیوالے

ہجر کے خوانمین ہے وصل کی نعمت کا مزہ
آپ ہین رنج مین شادی کی دکہانیوالے

دل تو لاکہون کے چراتا ہی بہلا ہم بہی ہین
آنکہہ سے آنکہہ ملا آنکہہ ملانیوالے

آپ ہنستا ہی مری حال پہ تو ساری رات
شمع سان مجھکو رولاتا ہے رولانیوالے

ہمکو کیا پوچہتا ہے کون ہے یہہ کون ہے یہہ
سن لے ہم ہین تجہے پہلو مین سلانیوالے

اوسکی تعریف کرین رنج ہین عابد

رہین سر سبز مرے دل کے جلانیوالے

تیرے انداز وہ ہین مجھکو بلانیوالے
بیخ و بنیاد کو عاشق کی مٹانیوالے

ملتفت گر نہو معشوق مجازی تو خیر
کیا نہین ہین دل عاشق مین منانیوالے

منتظر تیری طلب کا رہون آخر کتبک
دیر سے بیٹھا ہون مشتاق گہر آنیوالے

کیا کمی ہے تیری درگاہ مین اے رب کریم
دینے والے مجھے اور دن سے دلانیوالے

دیر ویران کئے مسجدین خالی کردین
تیری پہلو مین ہین ہمکو بسانیوالے

میری سنتا نہین سنتا ہے تو ہوتا ہے خفا
اپنا ہی حال سنا غیر سنانیوالے

کیجیے گا ہمین پامال پس مردن بھی
خاک امید ہے مٹی مین ملانیوالے

وہ تو ہر جا ہے دعا دل سے تو کر اے عابد
ہاتھ کیون خالی اوٹھاتا ہے اوٹھانیوالے

جہان مین مجھسا برا نہین ہے
نہین ہے اسے کبریا نہین ہے

مین چاہتا ہون تجہے ستمگر
کچہہ اور منشا مرا نہین ہے

سسل کے دل کو وہ کہہ رہی ہین
یہہ تیری پوری سزا نہین ہے

فدا ہے کیون اوس پہ اک خدائی
یہہ مین نے مانا خدا نہین ہے

وہ دیکہکر داغ دل یہہ بولے
چمن کچہہ ایسا ہرا نہین ہے

مین دل سے شیدا ہون تجہپہ ظالم
تو مجہپہ کیون مبتلا نہین ہے

مین دیکہتا ہون جو غور کرکے
جہان مین مجہسا برا نہین ہے

تمہین یہہ کہدو ہمارا آنا
تمہارے گہر مین بجا نہین ہے

جو درہم داغ ہے جگر مین
سر کہہ تو لو کیا کہرا نہین ہے

کسیکی الفت مین دل ہمارا
قسم ہے عابد ہرا نہین ہے

وہ روٹہ ہی گئی ہین تو جاکر منائین گے
دکہہ دردمندون سے ہم اپنا سنائین گے

مشتاق وصل چھوڑ کے یہہ در نجائینگے
مقصد ہمارے آپ ہی سے سب بر آئینگے

مرجائینگے تو جائینگے زندہ نجائینگے
اس در سے اٹھکے اور کہان گھر بنائینگے

عاشق سے کیسا پردہ چھپیگا نہ راز دل
مین تاڑ جاؤنگا وہ جب آنکھین ملائینگے

بیمار تیرے نرگس بیمار کے یونہی
مرمرکے درد عشق کی لذت اوٹھائینگے

دل خانہ خدا ہے بسو چین سے یہان
ایسے مکانین تمکو مکین ہم بنائینگے

رنجیدہ کیون ہے پھر آتو قاصد ہو سو کھو
اونکو غرض ہے آئینگے ورنہ نہ آئینگے

عابد ہون پر خلاف عبادت ہین فعل سب
جنکا ہون امتی وہی جنت دلائینگے

دکھایا صبح منہہ پان کہاکے
ہوئی جب شام تو مسی لگاکے

کیا دیوانہ تونے دلمین آکے
کہون یہہ بات اب مین کس سے جاکے

کہے جاتا ہے توا پنی ہی ہر وقت
ذرا میری بھی سن بندے خدا کے

زبان سچی ہے کسکی کون جہوٹا
مجہی سے کہتے ہو مطلب سنا کے

یہان آئینہ ہے کچہہ ننگ کچہہ عار
وہ ملتا ہے تو گہر اپنے بلا کے

اشارون سے ادا کرتا ہے مطلب
عجب غمزے ہین میرے دلربا کے

طبیعت صاف ہے غصہ نہین ہے
برا کہتا بھی ہے تو مسکرا کے

مرا ہی نامہ کیا مجہکو ملا ہے
دیا کیا جلد خط قاصد نے آ کے

ترا کیا کام تہا رندون مین ناصح
سلامت اب کہان جاتا ہے آ کے

یہہ عابد دوستی کا اوسکے ہے پہل
ملا ہے داغ بھی تو دل جلا کے

کوئی کافر کوئی مومن کیلئے
گہر بنا ہے تو نے کن کن کیلئے

ایک ہی ہو جاؤن بس ہین اور تو
غیر ممکن کب ہے ممکن کیلئے

وحدت و کثرت کا جہگڑا ہے بڑا
مین ملا ہون اسمین ضامن کیلئے

ہو جو غایب اوسکو حاضر دیکھلین
فرض ہی یہہ اہل باطن کیلئے

غیر کے سایہ سے یارب تو بچا
وہ پری موزون نہین جن کیلئے

خوش رہین سلطانِ محبوب علی (خلد اللہ ملکہ) (آمین)
مانگتے ہین ہم دعا اِن کیلئے

گر جوانی مین نہ عابد ترک مے
مقتضی ہے یہہ اسی سن کیلئے

اوسکے بوسے ہمنے تن تن کے لئے
کچھہ تو بیبا کی ہو اس فن کے لئے

صاف کب ہوتا ہی دیکھا چاہیے
کیا کرین ہم ہاے بدظن کے لئے

دور رہین وصل بت خود کام سے
ہمنے جینے کے لئے مسنکے لئے

مرکے بھی اوٹھون نہ اِس دہلیز سے
دے جگہہ تہوڑی سی مدفن کے لئے

وہ جتاتے ہین جو بیلون اپنا عشق
کہدین قیمت کیا ہی فی من کے لئے

جامۂ عریان ہے کافی اسے جنون
زیب عاشق ہے یہی تن کے لئے

آج عابد کو جئے دلدار مین
ہم جگہہ دیکھین گے مدفن کے لئے

خلاف کہنے مین ہے کیا مزا کہو تو سہی
وہ قول مجہسے جو تہا کیا ہوا کہو تو سہی

وفا شعار ہون یا بیوفا کہو تو سہی
بہلا ہون یا مین برا تم ذرا کہو تو سہی

مسیح جانین گے تمکو اگر شفا ہوگی
ہمارے درد کی ہے کیا دوا کہو تو سہی

مین ایسے ویسونکا عاشق نہین قسم لیلو
ہے تم سا اور کوئی دوسرا کہو تو سہی

تمہین جو چاہا خطاوار ہوگیا بیشک
مرے یہہ جرم کی کیا ہے سزا کہو تو سہی

پلاکے مئی مہ رمضان مین یون وہ کہتی ہین
یہہ روزہ کیون ہے قضا آپکا کہو تو سہی

جو دلمین دیتے ہو تم بددعا نہین پروا
زبان سے میرے لئے کچہہ دعا کہو تو سہی

وہ مے کا جام دکہا کر مجہے یہہ کہتے ہین
بنے ہو کب سے تم پارسا کہو تو سہی

بیان عیش بہی ہان نصف عیش ہے عابد

شب وصال کا کچھہ ماجرا کہو تو سہی

غیر کرتے ہین ترے پاس شکایت میری
اونکو یہہ ڈر ہے کہ بڑہ جائے نہ عزت میری

آرزو دل کی یہی اور ہے حسرت میری
اوسکے کوچہ مین الٰہی بنے تربت میری

یہہ حقیقت ہی حقیقت مین حقیقت ہے میری
نہ یہہ گہر میرا نہ زر میرا نہ صورت میری

خود نمائی مین ہے مشغول ہر اک فرد بشر
کون سنتا ہے زمانہ مین نصیحت میری

اے طبیبو نکرو فکر دوا میرے لئے
اب سنورتی ہے کہین بگڑی طبیعت میری

اپنے مطلب کی کہا کرتا ہی ہر کوئی وہان
ذکر میرا نہین آتا کبھی قسمت میری

بتکدہ کو مین چلا چہوڑ کے راہِ کعبہ
اب خدا جانے یہہ کیون بدلی ہی نیت میری

نام لیلی کا کہان ہوگیا مجنون ماضی
ذکر ہر جا یہہ ہے تیرا تو حکایت میری

کفر و اسلام بد و نیک شب و روز ہین ایک
ایسی دنیا مین نہین جیسی ہے غفلت میری

تو بڑی بات سمجہتا ہے ارے عابد

منحصر شہ کی توجہہ پہ ہے نوبت میری

مجھسے وہ یوں پوچھتے ہین آج یہہ حالت کیسی	باتون باتونمین بگڑتی ہے طبیعت کیسی
بات بھی تو نہین کرتے وہ کدورت کیسی	نامِ اُلفت سے وہ ڈرتے ہین محبت کیسی
وصل سے شاد عدو ہمکو ہے دیدار حرام	ہمسے نفرت ہی تو غیرون سے محبت کیسی
ہمکو کیا حق ہے وہ بخشے کہ نہ بخشے ہمکو	ہم ہین مجبور وہ مختار ہے حسرت کیسی
آج کل دہر مین ہے اوج پہ حرمت کا عروج	جانتا ہی نہین کوئی کہ ہے حلت کیسی
ترے مہجور ترے ہجر مین یہہ کہتے ہین	یہہ قیامت جو نہین اور قیامت کیسی
آپ آتے ہی یہہ کہتے ہین کہ ہم جاتے ہین	بیٹھہ بھی جاؤ مری جان یہہ عجلت کیسی
امتیاز اب نرہا تیری محبت مین مجھے	نام عزت کا ہے کیا اور ہے ذلت کیسی
آج کچھہ نشہ کیا حضرتِ واعظ نے ضرور	ورنہ پہر اونکی زبانمین ہے یہہ لُکنت کیسی
غیر کیا کچھہ نکیا اوسکو برا کچھہ نہ کہا	مجھسے ہی کرتے ہو تم میری شکایت کیسی

آج میخانہ مین کیسے نکل آئے عابد
آپ اور آپکو میخوار ونکی صحبت کیسی

اون کو دل کی خبر نہو جائے
کہین غصہ ادہر نہ ہو جائے

یہی ہوگا سکوت کا باعث
باتون باتون مین شر نہو جائے

صرف ہوتا ہے وان سہاگ کا عطر
بیسیے تولہ اگر نہو جائے

گہورتے ہین وہ عاشقونکی طرف
تیر اونکی نظر نہو جائے

نہین دیتے وہ اسلئے تصویر
عشق کا کچھہ اثر نہو جائے

نقشہ بے مثل حسن ہے یکتا
حور وہ سیمبر نہو جائے

رہنے دے مشت خاک عاشق کی
اے صبا در بدر نہو جائے

گہر یہہ اللہ کا ہے اے عابد
کہین مسجد ہی گہر نہ ہو جائے

آج مدت مین مرے جان مرے گھر آئے
یہ تو کہئے کہ کدہر راہ بہٹکر آئے

یون تو دریا مری آنکھون سے بہا وقت مین
دیکھئے کب وہ کسی روز سمندر آئے

وائے قسمت جو لکھی مینے ثنائے ابرو
ذبح کرنے وہ مجھے کھینچکے خنجر آئے

تھے سزاوار پریشان ہی کرنیوالے
جو تصور دل بیتاب کے اندر آئے

آج پہلو مین خلش ہی نہ طپش ہے یارب
ہم کہان چھوڑ کے اپنا دل مضطر آئے

مجھسے جب ملتے ہین تو میری تسلی کیلئے
کہتے ہین بخدا یاد تم اکثر آئے

امتحان لیکے وفادار مجھے کہتے ہین
شکر کی جا ہے کہ مدت مین وہ راہ پہ آئے

جذبۂ شوق مین جس شے پہ نظر میری پڑی
بخدا آپ نظر مجھکو برابر آئے

کہتے ہین حضرت ناصح نکرو عشق بتان
واہ میرے لئے کیا خوب ہے رہبر آئے

عابد عارف باللہ بصد صولت و جاہ
ہو کے دریائے حقیقت کے شناور آئے

حسرت نئی نئی ہے تو ارمان نئے
کرتا ہوں روز وصل کے سامان نئے

جھوٹی قسم کو آپکی پہچانتا ہوں میں
کس کام کے ہیں وعدہ و پیمان نئے

باتیں نئی ہیں آپکی ہوگا یہی سبب
آئے ہیں انجمن میں جو انسان نئے

منظور تمکو ہے میں نہ آؤں تمہارے پاس
اسواسطے بدلتے ہو دربان نئے

ظاہر ہے پردہ اور چلمن سے تاک جھانک
دیکھے تمہارے غمزے مری جان نئے

عارض کا بوسہ ایک دو اور لب کا دوسرا
ہو جائیں مجھپہ آپکے احسان نئے

لیلیٰ کی راہ پوچھلو مجنوں سے عاشقو
دیکھے ہیں اوسنے پھر بیابان نئے

وہ پوچھتے ہیں وصل کی شب مجھسے کیا کہوں
کیا کیا گمان تھے شب ہجران نئے

یہہ باتیں راز کی مرے سمجھینگے اہل دل
کیا جانتے ہیں انکو سخندان نئے

عابد یہہ عشق یار میں کیا ہو گیا تجھے
کرتا ہے چاک روز گریبان نئے

عشق مین بدلے ہین اطوار یہہ دیوانیکے
دشمن اپنے کے تو ہم دوست ہین بیگانیکے

آنے جانیسے ترے کچھہ نہین قاصد مطلب
کاش سامان کرین خود وہ یہان آنیکے

دوستی مین نے جتائی تو کہا غصہ سے
تو خطاوار ہے قابل ہے سزا پانیکے

اتنا کیون بہولے ہمین یہہ بھی ہماری قسمت
اے سبب ہو ان سبب ہم اونہین یاد آنیکے

ایک بات ایسی کہی مینے وہ ہنسکر بولے
ڈہنگ اچھے ہین سمجھہ والونکے سمجھانیکے

کیا یہہ جائینگی جو انکی امنگین بیکار
نہ یہہ دن ہین نہ یہہ سن ہین ترے شرمانیکے

ذکر جبتک وہ مرا سن لین اونہین چین نہین
اونکی محفل مین ہین چرچے مرے افسانیکے

عابدا خلد مبارک ہو تمہین چین سے تم
ہم تو ساکن ہین ہمیشہ ہی سے ویرانیکے

ایک مدت سے ہین مشتاق وہ گہر جانیکے
منتظر ہین جو ترے ذکر مین مرجانیکے

وعدۂ وصل کا کس طرح یقین ہو ہمکو
تم تو عادی ہو ہمیشہ سے مکر جانیکے

دل مرا صاف حرم پاک ہی کاشی بھی قریب
صاف کہدیجے ارادے ہین کدہر جانیکے

حالت خوف بھی ہے قاتل جان عاشق
دل و جان مین تصدق ترے ڈر جانیکے

زندگی اپنی اسی حال مین گذری غالب
زندہ جبتک تھے رہے خوف مین مرجانیکے

گھڑی ساعت ہے اب میری شفا کی
مسیحا نکلے قاتل نے دوا کی

ادائین طرز سے ہین یہان قضا کی
عجب حالت ہے یہان خوف و رجا کی

کہین بت بنگئے بت گر کہین ہو
خبر کہتے ہین ہم بھی جا بجا کی

پڑی جب آنکھہ میری تو وہ بولے
یہہ گستاخی تو دیکھو بے حیا کی

اوسی کے نور سے ہے ماہ روشن
ضیا چمکی ہے اسمین مہ لقا کی

قیامت ہین تری ترچھی نگاہین
جدہر دیکھا ادہر شورش بپا کی

نہ تو زاہد نہ تو عالم ہے عامل
فقط باتین ہین سب تیری ریا کی

معافی حق کے حقکی حق کرے گا
ہو علت دور کیونکر ارتشا کی

سنون عابد کی بھی مین رند کی بھی
کہین سب اپنے اپنے مدعا کی

مجھے امید تھی جس سے وفا کی
اوسی ظالم نے پھر مجھسے دغا کی

مرے دلمین ہے قدرت کبریا کی
مرے دلمین ہے صورت مصطفی کی

کوئی باعث بھی مجھہ سی روٹھہ نیکا
خطا کچھہ تو کہو مجھہ بے خطا کی

غضب مین جان آئی دل لگا کر
گھڑی کب آئیگی یارب قضا کی

مری اونکی ہین باتین دل ہی دلمین
خبر ہے آشنا کو آشنا کی

ہزارون مبتلا ہین شیفتہ ہین
عجب بانکی ادا ہے دلربا کی

تری فرقت مین ہے بیچین عابد
قسم کہا کر وہ کہتا ہے خدا کی

جو بات ہی فضول ہی اس خود فروش کی
واعظ سی کچھ نہ پوچھئے جوش و خروش کی

آتا ہے کسکی بزم سے ظالم اٹھا ہوا
طرز روش ہی آج تری بادہ نوش کی

اے محتسب خطا نہین اسمین ذرا مری
اونسے پلائی ہات سی تو مینے نوش کی

بے ہوشیون سے کام ہی مستی سے ہے غرض
کیفیتین ہین بادۂ وحدت کے جوش کی

مجکو نزول رحمت باری کی ہے امید
حاجت ہے مری قبر پہ کیا قبر پوش کی

لے نقد ہوش بادی مجھے شراب
منت مین کر رہا ہون یہی میفروش کی

عابد ہون یا کہ رند ہون راضی رضا پہ ہون
ناصح کو کیا خبر ہے مرے عیب پوش کی

خود مینے بوسے خنجر جلاد کے لئے
اب منہ نہین رہا مرا فریاد کے لئے

قاصد سی ہمکو کام نہ خط و پیام سے
یہہ دم کا آنا جانا ہے بس یاد کے لئے

دل میرا خود بخود ہے گرفتار دام حسن
حاجت نہین ہے دام کی صیاد کے لئے

کچھ بہت زینت وصل کے وعدہ پہ کیجئے
مین منتظر ہون آپکے ارشاد کیلئے

زیور لباس زینت و آرایش اے صنم
ہے کیا ضرور حسن خدا داد کیلئے

پوچھو نہ مجھسے کوئی مری بیخودی کا حال
دیتا ہون جان اک ستم ایجاد کیلئے

کی ہے دعا جو مین نے اوسیکا ہے سب اثر
تجویز شاہ کی جو ہوئی شاد کیلئے

عابد سے مینے سیکھے ہین الفت کے سب طریق
شاگرد بھی رشید ہو اوستاد کیلئے

عاشقون کو عشق مین کیا چاہیئے
لوٹنا رونا تڑپنا چاہیئے

یار روٹھا ہے منایا چاہیئے
خانۂ دل مین بٹھانا چاہیئے

دل نہ دنیا سے لگانا چاہیئے
دہر فانی سے کنارا چاہیئے

غیر سے ملنا تم اپنا چھوڑ دو
جو کہون مین یاد رکھنا چاہیئے

اونکے دل کو بھی کہین دھوکا نہو
حضرت دل یون نہ رونا چاہیئے

ظاہر و باطن ہمارا ایک ہے
عشق مین دُہوکا ندینا چاہیئے

لوح خاطر پر تسلی کے لئے
عکس اک اوس بت کا لینا چاہیئے

چاہیئے جنت نہ فردوس برین
اوسکے کوچہ مین ٹہکانا چاہیئے

ہُو کا بندہ ہون خدا درکار ہے
قطرہ پانی کا ہون دریا چاہیئے

محفلِ رندان مین عابد چپ رہو
تمکو کچھہ منہہ سے نکہنا چاہیئے

لگا بیٹھا ہون لو اپنے صنم سے
مجھے کیا کام ہے دنیا کے غم سے

کسی دن بھی نہ پوچھا حال تونے
محبت سے مروت سے کرم سے

ترا وصف کمر کرتا ہون دن رات
مجھے فرصت نہین ذکر عدم سے

خدا سے ڈر خدا کو مان اے شوخ
تجھے کیا فائدہ جھوٹی قسم سے

یہی تعظیم ہے عاشق کی افسوس
جو ٹھکراتے ہو سر میرا قدم سے

مین لکھنی چاہتا ہون بات کچھہ اور
ادا ہوتی ہے کچھہ میرے قلم سے

جو خوگر ہین ترے ظلم و ستم کے
نہ دیکھیگا کسیکو بڑہکے ہم سے

بہر صورت رہے مجھپر ترا لطف
نہین مطلب مجھے کچھہ بیش و کم سے

تہ و بالا زمانہ ہوگیا ہے
اُٹھا تو ہات اب ظلم و ستم سے

مین فدوی ہون شہ آصف کا دل سے علد اللہ ملکہ
مجھے کیا کام ہے دارا و جم سے

جمال یار کی توصیف عابد
کرین ہم کیا نہ پوچھین آپ ہم سے

مرے دلمین ہی مین پوچھون نہین سے
ملوگے کب کہو تم اس حزین سے

غرض ہے کسکو فردوس برین سے
امیدین خواہشین سب ہین تمہین سے

لیا جاتا ہے در پردہ مرا دل
لڑی ہے آنکھہ اک پردہ نشین سے

کھڑے ہین بام پر وہ بے تکلف
مین انکو دیکھتا ہون دور بین سے

یہہ کہنا اوس سے جو تجکو بنا نے
یہہ باتین ناصح نادان ہمین سے

ترے انکار مین ہے طرز اقرار
نہین ہے مجکو اندیشہ نہین سے

خیال یار مین کیون بدگمان ہو
ملین جا کر کہین اہل یقین سے

محلے مین اوسیکے گھر بنائین
یہی بہتر ہے سب روئے زمین سے

بنایا خوبصورت زشت خو کو
گلا مجکو ہے صورت آفرین سے

حرم خالی ہے بالکل دیر ویران
نکالو ڈہونڈکر اوسکو کہین سے

بنا عابد سے عاشق اللہ اللہ
رہا اب کام کیا دنیا و دین سے

کہون کیا حال مین اوس بدگمان سے
ادا ہوتا نہین میری زبان سے

بگڑکر کیون چلے میرے مکان سے
قصور ایسا ہوا کیا میزبان سے

بیان کردون اگر دلکی زبان سے
ابھی واقف ہون سب راز نہان سے

بڑے بے رحم ہو سفاک ہو تم | ہوا معلوم مجکو امتحان سے
تری ہی ذات ہے دونون جہان مین | ہوا ثابت مجھے تیرے بیان سے
یکایک غیر کا آنا ترے ساتھہ | یہہ کیا کچھہ کم ہے مرگ ناگہان سے
یہان آؤ تو مانونگا مین احسان | وہان کیون جاکے الجھون پاسبان سے
مجھے ہے تیری یکتائی کا دعوی | ترا ثانی کرون پیدا کہان سے
دعا دیجے ولی نعمت کو استاد | ملی ہے آپ کو جاگیر یان سے

قرار اسکو ثبات اسکو نہین ہے
نہ دل عابد لگانا اس جہان سے

تری رحمت کا جب دم ابر برسے | تو پہر کیونکر کوئی پانی کو ترسے
دُرِ نایاب تہا اک ایک آنسو | گرے جب اشک میری چشم تر سے
وہ تو مژدہ سنا قاصد مجھے آج | کہ ہو دل کو تسلی جس خبر سے

الٰہی خیر وہ کیون دیکھتے ہین
غضب سے قہر سے تیڑہی نظر سے

جو دل مین ہے وہی مضمون ہے خط مین
عبارت دوسری لاؤن کدہر سے

عجب کچہہ شوق ہے کوے صنم کا
کہ مین رہتا ہون آگے اوہر سے

ملے ہین داغ دل داغ جگر دو
ثمر مجکو محبت کے شجر سے

ہوے یانتک ہم اوس کے عشق مین گم
ہوے ہین بیخبر اپنی خبر سے

مقدر جب بگڑتا ہے تو منعم
نہ نکلے کام کچہہ بہی سیم و زر سے

شب فرقت لگی رہتی ہین آنکہین
کبہی چہت سے کبہی دیوار و در سے

لیا جب نقد دل جب وصل ٹہرا
تجہے ہے شوق ظالم سیم و زر سے

ذرا دیکہو تو حالت عاشقون کی
ذرا نکلو تو باہر اپنے گہر سے

وہ خود آتے ہین میرے گہر مین ہر روز
نہین مطلب مجہے اب نامہ بر سے

نہ واعظ اب ڈرا مجکو مرا دل
بہرا ہو چکا خوف و خطر سے

اگر آجاے میخانہ مین زاہد | اتارین رند عمامہ کو سر سے

اثر عابد اب اوسکے دل پہ ہوگا
لکھا ہے حال دل خون جگر سے

آنے لگے وہ گھر مین ہمارے کئی دن سے
کچھ اوج پہ ہین اپنے ستارے کئی دن سے
کس روز ٹھہرتی ہے ملاقات کی دیکھین
ہوتے تو ہین اب اون سے اشارے کئی دن سے
اسلام سے منہہ پھیر کے ہم عشق بتان مین
کعبے سے ہین کاشی کو سدھارے کئی دن سے
حالت یہہ مری فرقت جانان مین ہوئی ہے
راتون کو گنا کرتا ہون تارے کئی دن سے

اب دشت جنون کا مین بنا وحشی کامل

مانوس جو ہین مجھہ سے چکارے کئی دن سے

پریان تو کہ ہر حور تو ہو جائے مقابل

رہتے ہین وہ اپنے کو سنوارے کئی دن سے

عشاق کے سر کاٹ کے میدان مین شب روز

وہ کھیلتے ہین گیند ہزارے کئی دن سے

وان غیر کے سر مین وہ کیا کرتے ہین کنگھی

یان چلتے ہین سر پر مرے آرے کئی دن سے

اے دیدۂ گریان تو یہین سیر دکھادے

جاتے ہین وہ دریا کے کنارے کئی دن سے

عابد کو نہ اب حور کی خواہش نہ پری کی

دیکھے ہین جو انداز تمہارے کئی دن سے

لگایا جس سے دل ہمنے ہوا وہ بیوفا ہم سے

گھلے جاتے ہین ہم آٹھون پہر یارب اسی غم سے

سکندر آئینہ گر تہا مرا دل خود ہے آئینہ

یہی آئینہ صورت آشنا ہے سارے عالم سے

یہہ ہٹ اچھی نہین ظالم نہ جا محفل سے تو اٹھکر

سنور رہے ہے یہہ سب کچھہ بزم عشرت اک ترے دم سے

اشارون سے ترے طوف حرم حاصل نہو کیونکر

خم ابرو ترا ہم رتبہ ہے محراب کی خم سے

یہہ زخمی ہے کسی تیغ ادا کا تو نہین واقف

یہہ زخم دل نہ اچھا ہوگا اے جراح مرہم سے

نہ دیکھو تم مری جانب غضب انگیز آنکھون سے
نگاہ چشم خشم آلود ہرگز کم نہین سم سے
کسی کی یاد سے رونا ہے عابد بار اتدن مجکو
دکھائی کچھہ نہین دیتا ہے ابتو چشم پر نم سے

کیا مدہوش مجکو تو نے ساقی ایک ساغر سے
کرونگا کل مین کوثر پر تری تعریف داور سے
زمانے سے نہ شکوہ ہے نہ گردون سے شکایت ہے
اگر کچھہ ہے تو ہے مجکو گلہ اپنے مقدر سے
رہونگا آپ مین مسکن بنا کر کوئے جانان مین
نہ قاصد کی خوشامد ہے نہ مطلب ہے کبوتر سے
یہان ہم دیکھتے ہین اپنے دل مین جلوۂ جانان

وہان بس باز آئے وعدۂ دیدار محشر سے

یہہ گھر بیٹھے ہی جھگڑا عبد و رب کا کر رہا ہے کیون

نکل کر دیکھہ تو عابد کہین باہر ذرا گھر سے

مار ڈالو ابروے خمدار سے — کیون ڈراتے ہو ہمین تلوار سے

یاد ہے یہہ کس مژہ کے راتدن — چبھہ رہے ہین میرے دل مین خار سے

جان نثار ونکی نہین ہے کچھہ قدر — ہے محبت آپ کو اغیار سے

چال تیری حشر سے کچھہ کم نہین — فتنے اٹھتے ہین تری رفتار سے

اک بت کافر پہ ہین جب سے فدا — عشق ہمکو ہو گیا زنار سے

عابد اب ایسا نہین محسن کوئی

مجکو ملوا دے جو میرے یار سے

دل نادان پھر اوسپہ آیا ہے — بارہا جسکو آزمایا ہے

پہر غضب سے وہ مجکو دیکہتے ہین
وقت پہر امتحان کا آیا ہے

خون مُجہکو اوُگے ہزارون سے
آج کیا تمنے پان کہایا ہے

کہہ دیتی ہے نامہ بر کی خوشی
کچہہ وہان سے جواب لایا ہے

پاؤن پر اونکے رکہدیا ہے سر
وصل مین اس طرح منایا ہے

کیون بگڑتے ہو بات بات پہ تم
غیر نے تمکو کیا سکہایا ہے

اپنے دشمن سے مین یہہ کہتا ہون
تو یہہ قسمت کہان سے لایا ہے

تمکو دیکہا کرون گا آکے رہو
مرے دل کا یہی کرایا ہے

ہم مرین اونپہ اور وہ غیرون پر
یہہ نیا ماجرا خدایا ہے

مجکو پروا نہین ہے کچہہ عابد
مرے سر پر خدا کا سایا ہے

حال دل اپنا کہون کیا مفتری کے سامنے
افترا کرتا ہے مجہپر ہر کسی کے سامنے

لے تو بیٹھا ہون سر بازار پر یہہ فکر ہی
دل کی قیمت کیا کہون مین مشتری کے سامنے

باغ مین اوس غنچہ لب کی جب مجھے آئی ہی یاد
ہوگیا ہون دل گرفتہ ہر کلی کے سامنے

ہین حسینان جہان جو دلربا دل ستان
گرد ہوجاتے ہین تیری دلبری کے سامنے

دہیان بدنامی کا رہتا ہی نہ رسوائی کا کچھہ
سوجھتی ہی کچھہ نہین ہے دل لگی کے سامنے

کیون مرا جاتا ہی عابد جا کے کر تو عرض حال
شاہ آصف جاہ محبوب علی خلد اللہ ملکہ کے سامنے

فدا تم پہ ہین میری جان کیسے کیسے
حسین ماہ رو دل ستان کیسے کیسے

بہلا کیون نہ چاہینگے وہ مجکو دل سے
دئے ہمنے بھی امتحان کیسے کیسے

وہی آج ویران مقتل پڑا ہے
تڑپتے تھے کل نیم جان کیسے کیسے

ترے زلف و گیسو کے دیوانہ بنکر
پڑے پہرتے ہین نوجوان کیسے کیسے

کبھی جان دینگے کبھی دل تجھے ہم
کہ تحفہ ہین یہہ ارمغان کیسے کیسے

گذر کس طرح ہو مرا ہائے وان تک
ترے در پہ ہین پاسبان کیسے کیسے

کہون کس سے جوش جوانی ہین عابد
ملین ہین مجھے دلستان کیسے کیسے

رسول اللہ کو ہم مظہر ذات خدا سمجھے
بجا سمجھے بجا سمجھے بجا سمجھے بجا سمجھے

نہ سمجھے جھوٹ اسکو حق مین ہون گستاخ کہا کم
وہی سمجھے خدا کو جو راز مصطفے سمجھے

ابھی تو ابتدا ہی ابتدا ہے اپنے الفت کی
بہت خوش تھے کہ ہم سر خفی کو انتہا سمجھے

نہ کیون کر اوسکے سایہ مین بہلا ہم سر پرورش پائین
کہ جب ہم شاہ آصف جاہ خلد اللہ ملکہ کو ظل خدا سمجھے

بجز حق کے نکر دنیا و دین کی جستجو ہرگز
وہی اچھے رہے عابد جو ان دونون کو لا سمجھے

کوئی مبتلائے ادا ہو رہا ہے
کوئی اوسپہ دل سے فدا ہو رہا ہے

چھپایا تھا جو مدتون رازِ الفت
وہی ذکر اب برملا ہو رہا ہے

خطا کیا ہے میری بتاؤ تو صاحب
یہہ بیوجہہ کیون افزا ہو رہا ہے

کچھہ ایسا ہے کوچہ شہ حسن تیرا
یہان بادشہ ہر گدا ہو رہا ہے

وہ ہون آج قسمت پہ اپنی مین نازان
وہ نا آشنا آشنا ہو رہا ہے

ہوا اسقدر جوش فیض معین اب
مکدر دل اپنا صفا ہو رہا ہے

جلا دل کو عابد کے صولت نے دی ہے
کہ صیقل جو یہہ آئینہ ہو رہا ہے

کوئی آپ پر مبتلا ہو رہا ہے
ذرا دیکھئے تو یہہ کیا ہو رہا ہے

یہہ بنیاد ہر دو جہان کا ہے مظہر
خدا خود یہان مصطفے ہو رہا ہے

برہمن سے تو بہر بت لڑ نہ زاہد
یہہ سب کچھہ ظہور خدا ہو رہا ہے

قیامت مین بھی وہ اٹھا ہین فتنے
یہہ محشر مین محشر بپا ہو رہا ہے

مرے دل مین ہے جو تصور بتونکا
یہہ کعبہ بھی اب بتکدا ہو رہا ہے

وہ ہنستے ہین غیرون سے میرے ہی آگے
ستم آنکھون دیکھے بپا ہو رہا ہے

نہ ناصح کا طالب نہ عابد کی خواہش
سخن پر ترے اکتفا ہو رہا ہے

یونہین کبتک تری فرقت مین پریشان رہے
اپنے عاشق پہ کچھہ الطاف میری جان رہے

تن مین جبتک کہ مری جان مری جان رہے
مجکو ہر وقت تری دید کا ارمان رہے

کیا ہی دہر مین گر صورت انسان رہے
یہہ حقیقت مین یہہ حیوان کے حیوان رہے

یون بکا ایک جو فدا ہے دل نادان اوپر
کچھہ مراد ہمیان بھی تجھکو دل نادان رہے

یہہ بجا نا کہ کوئی دل سے فدا ہے میر
اپنے عاشق سے مریجان تم انجان رہے

اوسی انسان کی وقعت ہے جہان مین اکثر
جسکو عزت رہے اور آن رہے شان رہے

ہمکو اور آنکہہ اوٹھا کر کوئی دشمن دیکھے
اوسکی محفل مین ہم عزت سے بصد شان رہے

مصحف روئے نگارین کے تصور مین ترے
ہم بھی برسون ہی مگر حافظ قرآن رہے

نہی و امر کو عابد کبھی نہ جانا صولت
ہم ازل سے بخدا تابع فرمان رہے

اک بوسہ ہمین دیجئے رخسار کا اپنے
اک پھول عطا کیجئے گلزار کا اپنے

مونس ہے مرا کوئی نہ غمخوار ہے کوئی
مین کس سے کہون حال دل زار کا اپنے

راحت ہے گلشن مین نہ صحرا مین ہے آرام
ہے ڈھنگ نرالا دل بیمار کا اپنے

یان روز گذرتی ہے قیامت مرے دل پر
کیون وعدہ کیا حشر پہ دیدار کا اپنے

جس شے پہ پڑی اپنی نظر دیکھتے ہین
جلوہ ہے ہر اک رنگ مین دلدار کا اپنے

جو شخص ہے ہی عکس نمودار ہے یہان
ثانی تو نہین پائین گے ہم یار کا اپنے

عابد بلا ہے کیسی نشتر ستمگر یہ خدا ہے
کیا حال کہون مین دل بیمار کا اپنے

غنچہ دل کھلا دیا کس نے
مجھکو خندان بنا دیا کس نے

جلوہ اپنا دکہا دیا کس نے — مجہکو شیدا بنا دیا کس نے

منہہ دکہا کر چہپا لیا کس نے — مجہکو بے ہوش کر دیا کس نے

اوسکی محفل سے یک بیک مجہکو — فکر یہہ ہے اوٹہا دیا کس نے

ظالم و بے وفا ستمگر شوخ — تجہکو ایسا بنا دیا کس نے

ہے تمہاری تو یاد شام و سحر — تمکو دل سے بُہلا دیا کس نے

ٹہوکرین مار کر سرِ مرقد — مجہکو عیسےٰ جِلا دیا کس نے

یون جو مخمور و مست ہون دن رات — مجہکو ایسی پِلا دیا کس نے

مونہہ پہ آنے کو شرم کرتے تہے — مونہہ سے مونہہ اب ملا دیا کس نے

مر گئے لاکہون قتلِ عام ہوا — اپنا ابرو ہلا دیا کس نے

مجہکو دیوانہ کر دیا ہے ہے — ایسی صورت دکہا دیا کس نے

مجہہ جفاکش کو اوس ستمگر سے — یہہ تعلق لگا دیا کس نے

گرنہین ہے وہ آئینہ رخسار — میرے دل کو جلادیا کس نے

یون تو عاشق بہت ہین عابد خام
تجھکو پختہ بنادیا کس نے

رات شب مین صاحب کہان آتے آتے — مرے گھر مین تم میہمان آتے آتے
نہ آہین نکلتی ہین دل سے نہ نالے — کہان ہوگئے یہہ نہان آتے آتے
گئے جانب غیر کتراکے رستہ — یہہ کیا اونکو سوجھی یہان آتے آتے
بھلا تہا وہ جھیکپرہی آنا تمہارا — کیا تمنے رسواعیان آتے آتے
خبر تھی مرے گھر مین آنیکی اونکے — گئے پہر کہان میہمان آتے آتے

کہون کیا مین عابد کہ ہنگام وعدہ
رکی اونکے ہونٹو مین ہان آتے آتے

گرچہ ہین شیشے شراب خانیکے — دن ہین یہہ توبہ آزمانیکے

دور مین میرے ذکر مجنون کیا
جہوٹے قصے ہین اوس زمانیکے

طوف کعبہ کیا کرین زاہد
ہم ہین قربان اوس آستانیکے

مانگ کر بوسہ مین ہوا مجرم
آدمی آ گئے ہین ٹہانیکے

تیر دلبر لگاکے اوسنے کہا
تم نہ تہے قابل اس نشانیکے

چین ملنا ہے ہمکو اب دشوار
تم ہو عادی ہوے ستانیکے

اونکو ہم مانتے ہین اسے عالیا
آدمی سب جتنے ہین ٹہکانے کے

کیا اپنا سخن قطعہ الماس نہین ہے
[illegible] آنکہہ اسکی تیرے پاس نہین ہے

یہہ جان چکے ہین کہ شفا اسکو نہوگی
یہہ مرض دل کی دوا راس نہین ہے

گل سونگہے بہت ہم نے گلستان جہان کے
اوس غیرت گلزار کی بو باس نہین ہے

مینے جو کیا منتخب اوس بت کو جہان مین
ایمان کی یہہ بات ہے وسواس نہین ہے

اے منعم زردار نگہ چشم حقارت — دل میرا غنی ہے اگر افلاس نہین ہے

دل نے میری قندیل سی ہے روشنی دیکھی — جلتا ہے یہان خون جگر گیاس نہین ہے

سنتا ہون کہ وہ آئین گے کل بہر عیادت — دم بہر بہی تو جینے کی مجہے آس نہین ہے

مرنیکی خوشی سے مجہے اے رشک مسیحا — پہولا ہے خوشی سے یہہ دل آماس نہین ہے

یون لب جو مرے خشک ہین ہے عشق کی گرمی — پیاسا ہون ترا در مجہے پیاس نہین ہے

عابد کو ہے امید ترے فضل و کرم کی
یہہ آس ہی بس اور کوئی آس نہین ہے

ہوے آشنا گنج اسرار کے — بنے یار ہر یار و اغیار کے

مزے ہین ہمین دشت و گلزار کے — کہین دوست گل کے کہین خار کے

مسلمان رخ زلف ہندو ہوے — شب و روز ہین جلوہ یہہ یار کے

نہین خواہش خلد کعبہ و اعظو — کہ ساکن ہین ہم کوچہ یار کے

کیا کرتے تھے جنسی ہم تاک جھانک ۔ وہ روزن ہوے بند دیوار کے

کیا کسقدر تمنے افشاء راز
سزاوار عابد ہو تم دار کے

ہمین دیدار حاصل ہر گھڑی ہے ۔ تری تصویر آنکھوں مین کھڑی ہے
لڑی موتی کی نیلم مین جڑی ہے ۔ نہ دندان جو یہ لب پر دھڑی ہے
اگر دام شکار دل نہین ہے ۔ یہ چوٹی کسلئے پیچھے پڑی ہے
دکھاتے ہین وہ برہم ہو آنکھین ۔ اجل گویا مرے سر پر کھڑی ہے
مرے رونے پہ وہ کہتے ہین ہنسکر ۔ برستی ایک ساون کی جھڑی ہے
مین بیزار اس جہان سے اسلئے ہون ۔ یہہ دنیا کا تماشا اک گھڑی ہے
مسخر کر لیا ہے جس کو دیکھا ۔ ترا تعویذ جوگی کی جڑی ہے

در دندان کے عابد ہین جو اوصاف

ترا ہر شعر موتی کی لڑی ہے

مصروف غمزہ جو نگہ فتنہ گر ہوئی
آمادہ کسکے قتل پہ تیری نظر ہوئی

جب شب کو بام پر وہ پری جلوہ گر ہوئی
شرم و حیا سے دور ضیاء قمر ہوئی

جب سے جدا ہوا ہون مین تجھسے ہر ایک شب
تیری ہی یاد مین مری اکثر سحر ہوئی

عاشق جگر برشتہ سہی خستہ دل سہی
کیون اوسکی نقل گھر مین ترے رات بھر ہوئی

اب فخر ہمکو ہوگا زمانے مین دیکھنا
اہل وفا کی قدر انہین بیشتر ہوئی

اچھی ہے جلنے نکالی ہے پرد کی تاک کر
دل مین مرے وہ رشک پری جلوہ گر ہوئی

اب کون تیرے ہو مین مقتول دیکھیے
تلوار مرے یار کی زیب کمر ہوئی

کس طرح سے تڑپتے ہین کیسے ہین داغ داغ
کچھ عاشقون کے دلکی تجھے بھی خبر ہوئی

روتا ہون تیرے ہجر مین اے شوخ مین مدام
میرے لئے بھی تیری کبھی چشم تر ہوئی

دل کے ہین پار اور کلیجا بھی چھید گیا
برچھی ہمارے حق مین تمہاری نظر ہوئی

ٹھوکر بھی تیری آ د نہین سر تو نہین شکستے
مارا ہے سیکڑ ونکو تو بسمل کئیے ہزار

میری جبین اگرچہ ترا سنگ در ہوی
تیری نگاہ تیز ستمگر جد ہر ہوی

کس طرح وعدہ پر ہو تیرے ہمکو اعتبار
اک بات ہی کبھی نہ تری معتبر ہوی

افسوس وان اثر نہوا اور دلمین کبھی نکیے
یان رات میری آہ و فغان مین بسر ہوی

عابد کو کہتے سنتے زمانہ گذر گیا
تسکین قاصدون سے نہ اوسکو مگر ہوی

ہر لب پہ ہی گفتگو تمہاری
ہر دل مین ہے آرزو تمہاری

دندان ہین گہر کشیدہ ابرو
دونون سے ہی آبرو تمہاری

گلزار جہان کے گل ہین جتنے
ہر اک مین بسی ہے بو تمہاری

جو ڈہونڈے تمہین وہ آپ گم ہو
کیا خوب ہے جستجو تمہاری

یہہ ہو گئی ہے ہر یکو مرغوب

عابدا جو ہے نیک خو تمہاری

سنا کرتے ہین ہم کہانی تمہاری
یہی یاد رہتی ہے جانی تمہاری

بڑی جوش پر ہے جوانی تمہاری
جو ہو وصل ہو مہربانی تمہاری

اگر داد ملجاوے مجھکو وفا کی
مری آبرو قدردانی تمہاری

ہزارون حسینونکو دیکھا ہی ہمنے
الگ سب سے ہے طرز جانی تمہاری

مجھے اپنا عاشق بنا تو چکے ہو
یہ کس سے ہے پھر لنترانی تمہاری

نہ شیرین کا قصہ نہ لیلی کا ہی ذکر
یہان ہوتی ہے قصہ خوانی تمہاری

پتا ہی نہین ہے وہان کمر کا
شبیہ آکے کیا کھینچے مانی تمہاری

کبھی آؤ گھر مین ہمارے بھی صاحب
کرین ہم بھی تو مہمانی تمہاری

تمہارا ہی دم بھر رہا ہون ہمیشہ
میری نسبت ہے زندگانی تمہاری

یہی رتبہ دونکا ہی آگے تمہارے
کہ حورین کرین پاسبانی تمہاری

ہزار امتحان ہو چکے ہین ہمارے — یہہ جاتی نہین بدگمانی تمہاری

امیری فقیری مین گو ضد ہے عابد
یہی طرز ہے خاندانی تمہاری

وہ کافر مسلمان ہوا چاہتا ہے — جدا دین و ایمان ہوا چاہتا ہے
ترے پرتو رخ سے ہر ایک ذرہ — مگر مہر تابان ہوا چاہتا ہے
جو زیر و زبر پڑھکے ناظر بنا ہے — رخ اپنا ہی قرآن ہوا چاہتا ہے
ہر اک جا رہا ہے جو خاطر برین کو — جہان سب ویران ہوا چاہتا ہے
انا الحق کا دعوی جو بندہ کو ہے اب — خدائی کا سامان ہوا چاہتا ہے

حقایق کے اشعار لکھتا ہے عابد
تصوف کا دیوان ہوا چاہتا ہے

ذکر و تسبیح پر یہہ نخوت ہے — شیخ صاحب کی کیا عبادت ہے

نور اوسکا ہے تیری رگ رگ مین
دلکی بستی مین کیون یہ کثرت ہے

جسنے تجکو بنایا اے زاہد
رند بھی تو اوسیکی صنعت ہے

بیخود شوق کو نہین معلوم
کون ذلت ہے کون عزت ہے

ذبح کر پوچھتا ہے کیا قاتل
کونسی تیرے دلمین حسرت ہے

اپنی تعریف غیر کی توہین
اچھے لوگونکی کب یہہ خصلت ہے

کیون یہہ آتا ہے مغز اے ناصح
یونہین بک بک کی تجکو عادت ہے

کلمہ گو ہوسکے اور عشق صنم
تجھسے عابد یہ سخت حیرت ہے

وہی یار کا یار جو ماہ رو ہے
کہی جانی اوسکی یہہ کو بکو ہے

یہہ نطق و سخن تیری ہی گفتگو ہے
نہین میری ہستی فقط تو ہی تو ہے

ہوے ہین جو وحدت کے کثرت مین داخل
ہماری یہان اسلئے آبرو ہے

نہ کہہ باز تو اوسکی نعمت سے ناصح
کہ فرمایا اوسنے کلو والشربو ہے

اشارہ سے ابرو کے مارا ہے تونے
عجب خاصیت تیری اے جنگجو ہے

نہ طاعت سے خوش ہے نہ عصیاں سے ناخوش
غنی ہے وہاں بے نیازی کی خو ہے

یہہ ناصر یہہ صولت یہہ عابد یہہ حافظ
یہہ سب تیرے بندے ہیں اللہ تو ہے

جو شہرگ کے نزدیک اسرار ہو ہے
ملا نحن اقرب سے میرا گلو ہے

جو نکلا میں وحدت سے پہچانا تجکو
تو کثرت سے اپنی مرے روبرو ہے

تو ہے شخص تو میں ترا عکس ہوں خود
جو قامت ہے وہ سایہ ہو بہو ہے

تری ذات میں ہے جو میری صفت گم
مجھے اب کہاں پھر تری جستجو ہے

یہی گوش زد ہوش کرتا ہے مجکو
کہ دیوانہ جسنے بنایا وہ تو ہے

غزل سنکے عابد سے کہتے ہیں زاہد

یہہ ساری حقایق کی خوش گفتگو ہے

غصہ مین تم جو میان سے تلوار لیجلے
ہم بہی جہکا کے سر کو وہین وار لیجلے

خواہش ہوئی کہ وصل بھی ہو جاے اک ذرا
جب خوب اونکے بوسۂ رخسار لیجلے

کیا ہے میرے پاس جو اللہ نام دون
اک جان تھی کہ وہ بھی ستمگار لیجلے

اب بھی نہین بہروسہ ہمین تیرے قول کا
گو لاکہہ تجہسے وصل کے اقرار لیجلے

عابد اب اور کرتے ہین کیا رند دیکھئے
عزت تو میری راہ مین مے خوار لیجلے

دنیا سے ہم یہہ ایک دل زار لیجلے
اور دوسرا فقط غم دلدار لیجلے

ہے جلوہ گر جو بام پہ وہ غیرت مسیح
ہم بھی برائے نذر دل زار لیجلے

اپنی غرض جتاتے انہین سنتے غیر بھی
ہم دل کی بات دل ہی مین دلدار لیجلے

رنگت زمانہ کی ہے جدا اے دخت تاک
گل لیچلے کوئی تو کوئی خار لیجلے

منصور کا مقولہ تہا حق مفتی زمان
تقصیر کیا ہوئی جو سو دار پہ لیچلے

حابد بنا کوئی کوئی آزاد بنگیا
دنیا و دین کا لطف یہی یار سے لیچلے

ڈہونڈہا تو تم خدا کو تو تمکو خدا ملے
اسیر عمل ہو یار تو دیکہو مزا ملے

میرا سخن جو جہوٹ ہو مجکو سزا ملے
سچی اگر کہوں تو پہر انعام کیا ملے

بوسہ ہو سیب رخ کا کہ عناب لب کا ہو
بیمار عشق ہوں مجہے کچہہ تو دوا ملے

دل لیکے اوسنے بوسہ رخ تو دیا مگر
دیکہوں تو مجکو اسکے سوا اور کیا ملے

حابد میں کیا کہوں یہ قسمت کی بات ہے
جو آشنا ملے مجہے وہ بیوفا ملے

وہ سر راہ ہیں ابرو کو ہلاتے جاتے
اس اشارہ سے ہیں عاشق کو بلاتے جاتے

آپ جسدن سے مرے دل میں ہیں آتے جاتے
رفتہ رفتہ ہیں محبت کو بڑہاتے جاتے

دیدۂ تر کا یہہ رونا مجھے رہتا ہے مدام
عمر گذری ہے یونہین اشک بہاتے جاتے

دل کو کہانیکی یہہ عادت نہین اچھی ناصح
دیکھیہ پچھتایگا توہم ہین سناتے جاتے

اسطرح دونو طرف آگ لگاتے ہین رقیب
اوسکو بھڑکاتے ہین اور ہمکو جلاتے جاتے

عابد اب ہم تو ہین مصروف عبادت ہر وقت
حشر کا حال ہے کیون آپ آکے سناتے جاتے

اک شکل مجسم نورانی
آبیٹھے ہو دل مین وہ جانی

تم عشق حقیقی کے بانی
پھر کون نظر مین ہو ثانی

اب کوئی نہین تیرا ثانی
تو غیرت یوسف ہے جانی

ہوجاتے ہین عفو قصور تمام
اب ہوگیا فضل رحمانی

مین ایک خدا کا بندہ ہون
سب میری نظر مین اک آنی

دیکھا جو تمہین مجنون وہ ہوا
کیا بات تمہاری ہے جانی

اک خلق خدا ہے بجھپہ فدا
عابد ہی نہین کچھہ قربانی

دیکھہ لو نام و نشان یارو یہہ سب ہے لاشئے
یہہ حویلی یہہ مکان یارو یہہ سب ہے لاشئے

تمنے بہلائی دوکان یارو یہہ سب ہے لاشئے
سودا ارزان نہ گران یارو یہہ سب ہے لاشئے

اوسکی قدرت کے سوا اور نہ دیکھا نہ سنا
ماسوا اوسکے یہان یارو یہہ سب ہے لاشئے

منتظر آتے تو کچھہ اوصاف بھی اونکے لکھتے
نہ دہن ہے نہ میان یارو یہہ سب ہے لاشئے

ایک ہی چار طرف اوسکا ہی جلوہ ہے عیان
اور باقی ہے گمان یارو یہہ سب ہے لاشئے

مسند و خاک برابر ہین ہمارے نزدیک
کچھہ یہان ہے نہ وہان یارو یہہ سب ہے لاشئے

بادشاہی بھی فقیری بھی ہین دونون اک چیز
ہے ثبات اسکو کہان یارو یہہ سب ہے لاشئے

کوئی عابد سے ذرا پوچھے حقیقت انکی
کیا زمین اور زمان یارو یہہ سب ہے لاشئے

ملک دل آباد کیون کیسی کہی
شاد ہوا سے شاد کیون کیسی کہی

دوست تیرے شاد کیون کیسی کہی
ہون عدو برباد کیون کیسی کہی

عدل و انصاف شہ محبوب سے
ہے دکن آباد کیون کیسی کہی

مر گئے اعدا سبھی تم خوش رہو
لو مبارکباد کیون کیسی کہی

وہ کہان لطف و کرم ہین آپ کے
کیجئے ارشاد کیون کیسی کہی

تم بہت دن سے ادہر آتے نہین
کرتے ہین ہم یاد کیون کیسی کہی

قدردانی آپ پر ہی ختم ہے
سیکھ کہو استاد کیون کیسی کہی

آرزوے سیر گلگشت ارم
لیگیا شداد کیون کیسی کہی

نرگس شہلا ہے پیش چشم یار
کور مادرزاد کیون کیسی کہی

کم نہین قامت قیامت سے ترا
غیرت شمشاد کیون کیسی کہی

داغ آئے بنگیا یہہ شہر بہی
اب جہان آباد کیون کیسی کہی

غیر سے خوش ہم سے ناخوش صبح و شام
سن تو یہہ فریاد کیون کیسی کہی

شکل کوئی اور بہی ہے یا رسی
سمجہہ تو کہہ بہزاد کیون کیسی کہی

اک نگہہ کر بہر قتل عاشقان
اے ستم ایجاد کیون کیسی کہی

جان شیرین عشق شیرین مین نہ کہو
سن تو اے فرہاد کیون کیسی کہی

حضرت آصف خلد اللہ ملکہ سے عابد آپ کو
روز ہو امداد کیون کیسی کہی

حیران ہون یارب آج مجہے یہہ صبح سے کیسی وحشت ہے
بیچینی سی بیچینی ہے کچہہ اور ہی دل کی حالت ہے

یہہ نحن اقرب کا تو بیان قرآن ہے سارا دیکہو عیان
بندے ہوئے تو بہی دور نہین اللہ سے حاصل قربت ہے

معشوق مجازی ہو کے کہین عشاق مین عاشق بنکے کہین

دیکھا ہے جدہر پایا ہے اوہر ہر جا یہ تمہاری علامت ہے

تو اصل تو مین ہون نقل اوسکی تو مغز تو اوسکا پوست ہو مین

جز اوسکے کہان ہے مجھکو نظر یان یہہ ہی تیری کرامت ہے

مین ڈہونڈ رہا تہا تیرا پتا اپنی ہی خبر دل رکہتا تہا

پایا ہون جو اب تجہکو بخدا تو آپ ہون گم یہہ حیرت ہے

الفاظ تو ظاہر جانتے ہو معنی کی نہین کچہہ تمکو خبر

تم کیسے عارف ہو عابد یہہ کیسی تمہاری عبادت ہے

جانان برخست نقاب تا کے	از عاشق خود حجاب تا کے
رحمے بنما و لطف فرما	بر بندۂ خود عتاب تا کے
از شرب شراب شوق مستم	این بنت عنب خراب تا کے
پیر ست کنون و شد جوانی	لہو و لعب شباب تا کے

از وسوسہ ہا برون شوا یدل
این وغدغہ عذاب تا کے

بویاست مشام جان ببویش
عطر اگر وگلاب تا کے

بحر کرم است در طلاطم
عصیان مرا حساب تا کے

بریان جگرے بدست دارم
شوق گزک وکباب تا کے

از علم یقین شدہ کشودم
بحر است بیا حباب تا کے

دریاے محیط ہست ہر جا
این جہل تو اے سراب تا کے

عابد تو با وسپار خود را
جنگی ملکی خطاب تا کے

مخمسات

مخمس بر غزل جناب امیر احمد صاحب مینائی المتخلص بہ امیر

سورۂ اخلاص ہے ارشاد ابھی شاہ کا
پایا با فیض احد رتبہ فنا فی اللہ کا

خاک پر نقش قدم روکش نہ کیون ہو ماہ کا ۔ نور وحدت سے یہہ عالم ہے دل آگاہ کا

مہر ہے ایک ایک ذرہ میری گرد راہ کا

بحر ہستی مین عجب لہرا رہا ہے لا الہ ۔ تا بساحل موج خون سیلاب سا ہے لا الہ

خود نمونہ ظاہر اگرداب کا ہے لا الہ ۔ فی الحقیقت غوطۂ بحر فنا ہے لا الہ

ہے ابہرنا اس بہونر سے ذکر الا اللہ کا

بیوفا ہے قحبۂ دنیا کی الفت سے گذر ۔ اس جہان مین سیر اور عیش و عشرت سے گذر

بندۂ ہو ہو کی تو ہر ایک علت سے گذر ۔ حق سے چاہے تو بقا دو دولت سے گذر

منزلین طے ہون تو حج حاصل ہو بیت اللہ کا

ہو صداقت سے بہری وہ خوبی گفتار ہو ۔ وعدہ ہو یا قول ہو پیمان ہو یا اقرار ہو

بات مین اک بات ہو وبات مین اسرار ہو ۔ صحبت احباب یا دربار یا سرکار ہو

بات وہ کہئے بہلا ہو جسمین خلق اللہ کا

راست دل پر فیض تھا خوش قافلونکی عشق کا
اک الف احمد احد کا صاف جلوہ کر گیا
گلشن وحدت کے غم مین مثل شبنم رو دیا
آنسونکا جوش بہہ ذکر آگہی مین ہوا
بنگیا سرو کنار جو الف اللہ کا

ای دل اب عشق حقیقی کو بجان مرغوب کر
مصطفے محبوب حق ہین انکو تو محبوب کر
آگیا ساحل پہ یا رہی غوطہ خواری خوب کر
گوہر مقصد ملا بحر سخن مین ڈوب کر
تہ کو جب پہنچا تو مضمون ہات آیا چاہ کا

ہوگیا ملک دکن مین گو کہ عابد ہے اسیر
پر مدینہ کی سکونت چاہتا ہے یہ حقیر
حصول رفعت زیارت سے اوسے بخشینگے پیر
نور ایسا دیدہ دلکو خدا بخشے امیر
سامنے روضہ نظر آئے رسول اللہ کا

خمسہ غزل حضرت شاہ خاموش علیہ الرحمہ

پردے احد مین چھپا تہا یہ مجھے معلوم نہ تہا
صورت پیر بنا تہا یہ مجھے معلوم نہ تہا

جلوہ آدم مین کیا تہا مجہے معلوم نہ تہا ۔۔۔ شکل انسان مین خدا تہا مجہے معلوم نہ تہا

حق سے ناحق مین جدا تہا مجہے معلوم نہ تہا

تہا جو مکتب کا پڑہا ہوگیا بیفائدہ سب ۔۔۔ من عرف سیکہنے سے ذہن مین آیا مطلب
مصحفی چہرے سے بندیکے خدا دور تہا کب ۔۔۔ با وجودیکہ تہا امرہٗ نحن اقرب

گرچہ قرآن مین لکہا تہا مجہے معلوم نہ تہا

ملکی جبکہ صفت ذات کی آب و گل مین ۔۔۔ باد و آتش کی تجلی ہوئی آب و گل مین
ہے تعرج کا تنزل سبھی آب و گل مین ۔۔۔ ہوکے سلطان حقیقت سے آب و گل مین

در بدر مثل گدا تہا مجہے معلوم نہ تہا

مہر جس شکل سے ہو جاتا ہے شبکو مخفی ۔۔۔ اسطرح تخم مین پوشیدہ ہی نخل اور ڈالی
آگے تفصیل مین اجمال جو بہولا آپ ہی ۔۔۔ مطلع دلبہ مرے چہپایا تہا نگار خودی

چاند بدلی مین چہپا تہا مجہے معلوم نہ تہا

وصل مین ہجر کے صدمہ کو اوٹھایا ناحق
ہوگیا اپنے رویّکا مجھے دہوکا ناحق

شیخ و کافر سے پتا یار کا پوچھا ناحق
ایک مدت حرم و دیر مین ڈہونڈا ناحق

سیمبر بر مین چہپا تہا مجھے معلوم نہ تہا

بند جب آنکھہ ہوئی یار کا چہرہ دیکھا
لب جو مسدود ہوئے اوسکا ہی جلوہ دیکھا

عابدا بت کیا مین کہون آپ سے کیا کیا دیکھا
ہوکے خاموش عجب سیر و تماشا دیکھا

رنگ بے رنگ ہوا تہا مجھے معلوم نہ تہا

خمسہ بر غزل جناب کریم اللہ شاہ صاحب عاشق چشتی

دیکھئے یہہ بہید نیا ہوگیا
ہوش و خیال اپنا ہوا ہوگیا

اب مجھے کہنا یہہ روا ہوگیا
مظہر بیچون جو خدا ہوگیا

آپ ہی رب عبد نما ہوگیا

اپنی یہہ صورت ہے سو شکل صنم
آپ ہی خود اپنی ہو شکل صنم

مد نظر کیون ہنو شکل صنم ‏ ‏ ‏ برزخ کبرا ہے جو شکل صنم

سجدۂ بت مجھہ روا ہو گیا

تم تو ہو واللہ عجب فن کے شخص ‏ ‏ ‏ بیٹھے ہو آئینو مین بن بن کے شخص

راست الف سا ہو مین تن تن کے شخص ‏ ‏ ‏ عکس خود آتا ہے نظر بن کے شخص

آئینہ سینہ کا صفا ہو گیا

آتش الفت گئی دل مین سلگ ‏ ‏ ‏ آپ سے مین ہو گیا یارو الگ

ہسیان جب اوسکے گئے مجھسے بلگ ‏ ‏ ‏ دفعتًا اب خلوت جانان تلگ

ذہن مرا آپ رسا ہو گیا

عابد اب اک بندۂ رازق ہو مین ‏ ‏ ‏ دوستی مین یار کے صادق ہو مین

وصف سے عاشق کے جو ناطق ہو مین ‏ ‏ ‏ خواجۂ اجمیر کا عاشق ہون مین

ترک جہان کر گے گدا ہو گیا

خمسه غزل حضرت مولوی نیاز احمد صاحب بدخشانی رحمة الله علیه

یاد رخسارش چو بلبل سوی گلزار آورد — طرف مژگانش مرا در دشت پرخار آورد
کاکلش غلطان بدود آه دشوار آورد — هر زبانم قامتش در ناله زار آورد
ترسم این نخل بلا دیوانگی بار آورد

نشتر جراح دیده بر رگ مجنون چو جا — جسم لیلی شد بخون رنگین از سر تا بپا
سعد اسمارا کشیده همچو کاه و کهربا — جذبهٔ عشق زلیخا یوسف صدیق را
از درون چاه کنعان سوی بازار آورد

لذت عشق ای مهوس بین کم از اکسیر نیست — وصل معشوقه چو خواهی حاصلش جز تیر نیست
سر تسلیم و رضا نه غیر این تدبیر نیست — تلخی هجران عاشق خالی از تاثیر نیست
بلبل صحرا نشین را سوی گلزار آورد

بود کارا نجم شماری در شب فرقت مرا — نیست غیر از آه و زاری و فغان و صحبت مرا

هست با چشمِ فسون سازش بسی الفت مرا | همچو رنگِ شیشۂ ساعت بهر ساعت مرا

نرگسِ شهلای آن شوخِ ستمگار آورد

از گنه هرگز نمالم دست مانند مگس | من بپای پادشاهِ چشت دارم دسترس

جز غفور و شافعِ محشر ندارم پیش و پس | ناامید از رحمتِ حق کار شیطانست و بس

رحمتِ او عاصیان را سوی دیدار آورد

بسکه در عالم همه صلاحیش مشهور بود | از مئ توحید بنیک دایما مخمور بود

حق رسی حق دانی حق گوئی بحق مذکور بود | آتش عشقیکه پنهان در دلِ منصور بود

سر برون کرده سرش را بر سر دار آورد

راز حق بی صاحب باطن بکس معلوم نیست | در حضور پیشگاهِ او کسی مغموم نیست

هیچگاه موقوف فضل قادرِ قیوم نیست | هیچکس از بارگاهِ ایزدی محروم نیست

فیض عامش بیدلان را سوی دلدار آورد

ہر کرا تقدیر رو آورد در صحرا دون | می نشیند یک نشیمن گاہ دیدہ جا دون
میدہد تعلیم عصیان ہر زمان اعدا دون | ہر گناہی را سزا ہست در دنیا دون

کفر کافر را بگردن طوق زنار آورد

عابدم خوانم دعا یا کریم یا رحیم | با نیاز احمدی دریافت صولت مستقیم
عاصیا از نکہت غفران سحر بخشد کریم | زاہد از اطاعت اندر کف بود ذر دکریم

مجرم مسکین گناہی پیش غفار آورد

خمسہ بر غزل جناب کریم اللہ شاہ صاحب عاشق چشتی

ہم اپنے سوا غیر کو بوجہا نہین کرتے | ہنہ دیر و حرم کی طرف اپنا نہین کرتے
اپنے کو جو ہم پا ہین کیا کیا نہین کرتے | ہم اپنے سوا غیر کو سجدہ نہین کرتے

کچھہ اپنے بغیر اور کو پایا نہین کرتے

وہ شوخ ستم گر ہو تو دلدار ہو کسکا | وہ مہر ستمگار جفا کار ہو کسکا

کہنا بخدا آپ کہ وہ یار ہو کسکا — ہم آپ ہوین جب ایک تو دیدار ہو کسکا

کیون آپ کو پھر آپ ہی دیکھا نہین کرتے

ہان تیری طبیعت مین بہت کچھ ہے ابھی شر — یون روبرو لوگون کے مذمت نکیا کر

منہہ کھول نہ اسطرح خدا سے تو ذرا ڈر — تکفیر مین زاہد نہ ہماری ہو تو کافر

آپ اپنے سوا غیر کو پوجا نہین کرتے

بیمار ہمین کہتی ہے مخلوق تو کہلے — سرشار ہمین کہتی ہے مخلوق تو کہلے

میخوار ہمین کہتی ہے مخلوق تو کہلے — بدکار ہمین کہتی ہے مخلوق تو کہلے

جو کچھ کہ ہم اب کرتے ہین بیجا نہین کرتے

صورت سے وہان آتی ہین یہ خواجہ چشتی — دل عشق مین بہلاتے ہین یہ خواجہ چشتی

عابد ترے بنجاتے ہین یہ خواجہ چشتی — عاشق ترے کہلاتے ہین یہ خواجہ چشتی

جو کچھ ہے تو ہے اور کی پروا نہین کرتے

مخمسہ بر غزل حضرت احمد جام زندہ پیل علیہ الرحمۃ

جو شراب معرفت پیکر سے چھکے
خوب ہی عرفان کی لذت چکھے
اب ہوا معلوم جب چلکر سے تھکے
صد ہزاران آئینہ شاہد یکے

نیست کس را اندرین معنی شکے

قطرہ و بحر و حباب و موج و ما
دیدۂ ظاہر میں ہے ہر اک جدا
کھولکر چشم بصیرت کو ذرا
گر یکے دانی یکے بینی ہمہ

زانکہ اندر یک نباشد جز یکے

معرفت کی گفتگو ہے بے شمار
جسکو سنکر ہوے ہر اک بیقرار
دل تو میرا ہے اسی پہ استوار
وحدت اندر کثرت آمد آشکار

بر کشا از راہ بینش چشمکے

آئینہ سا ہو کوئی گر با صفا
اوسکے ہی آئینہ میں اوسکو دیکھا

دوست اپنا کون ہے اپنے سوا
گر ہمی خواہی کہ بینی دوست را

برجمال خود نظر کن اندکے

پی لیا ہے جو مئے اُلفت کا جام
پا گیا عابد عبادت سے ہے نام

اپنا ایسا ہے تصور صبح و شام
گشت تم الفقر احمد را تمام

فخر دارد از پلاس و چرکے

خمسہ بر غزل حضرت شاہ خاموش علیہ الرحمۃ

بخت کی ہوتی ہیں تحریر اپنے ہاتھ سے
اور پیش آتی بھی تسطیر اپنے ہاتھ سے

بے رضا بر ستی ہیں توقیر اپنے ہاتھ سے
تو نکر اپنے لئے تدبیر اپنے ہاتھ سے

کام کرتی ہے تری تقدیر اپنے ہاتھ سے

ہیں حروف حرص خالی دیکھ اے مرد ذکی
صرف طمع کیمیا میں کھونا اپنی زندگی

ہان گداز عشق میں ہو کر کثافت سے بری
قلب اپنا صاف کر لے سونا ہو جاوے ہی

پہنچے پار سب ہی اور اکبر اپنے ہاتھ سے

ہے محمد کی حقیقت سے ظہور خاص و عام	برزخ کبرے میں ہیں ہنود اور ہندو تمام
کرکے حاصل صلح کل ہر اک سے تو صبح و شام	کبر سے کر رام رام اور شیخ صاحب کو سلام

حق نے کھینچی ہے یہی تصویر اپنے ہاتھ سے

یار کے ملنے کا حاصل ہے جواب علم الیقین	جانتے ہیں بھید اپنا پاکباز اور اہل دین
راز معشوقین کا ہر اک پہ وا ہوتا نہیں	عاشقوں کے رمز کو جانیں کراماً کاتبین

کیا ہے طاقت جو کرے تحریر اپنے ہاتھ سے

خیر و شر منسوب جس سے ہے وہ خود اپنا گواہ	جابر و مجبور جو ہے اس سے اپنی نگاہ
عبدیت میں چاہیے حفظ مراتب کی پناہ	ہے ادب منظور تجھکو تو سمجھ اپنا گناہ

گو نہیں کرتا ہے تو تقصیر اپنے ہاتھ سے

ناشقان جرم و خطا اپنی سے خود ڈرتے ہیں کب	واسطے بخشش کے ہیں سب طالب شہنشاہ عرب

عابد کبہی ہماری ہین باغرور ادب | دامن آلودہ اگر ہا موش ہو تو کیا عجب
پاک کر دین حضرت پیغمبر اپنے ہاتہ سے

ٹہریات وغیرہ متفرقات

اللہ کو پکارون آپ ملین یہہ بات تمہاری ہے نیاری
ہو مشکل مین بندے کے مولا یہ گہات تمہاری ہے پیاری

ڈہونڈو نہین جہان دیکہو نہین جدہر ہر جائے تمہین ہو پیش نظر
قیدی ہین جو کیجا یہ رہین یہ سات تمہاری ہے ساری

شطرنج ہے عرفان کی تازی تم کہیل رہے ہو جو بازی
گر جیت لیے باطنازی یہ مات تمہاری ہے بہاری

دیوانہ یہ دل ہے صبح دما معشوق کے جا زلفو نمین پہنسا
اور ہو کے مخاطب کہنے لگا یہ رات تمہاری ہے تاری

عابد بھی عبادت کرتا ہے راہب بھی تمہی پر مرتا ہے
کیا خوب صفت ہے یہ تم مین یہ بات تمہاری ہے جاری

اے میرے جانی اے میرے جانی تجہسے کہون کیا اپنی کہانی
تجہہ پاس اپنی ہے قدردانی کاہیکو بر پا پہر قصہ خوانی
سبکی سنونگا اپنی کرونگا یہی طریقہ اپنا رکہونگا
اسمین نہ ہرگز کچہہ فرق معنی ہاتون مین تیرے ہی میری بانی
مین تو ہوا ہون وحشی و حیران چاہت کا تیرے ابتک ہون خواہان
ایسا ہو تو پہر کون جانی مجہپہ کریگا آ مہربانی
تجہکو مین دیکہا تو اوسکو دیکہا گر تجہکو پایا تو اوسکو پایا
کہتے اسیکو ہین خوش بیانی مضمون ایمان ہے حسن رآنی
اللہ باقی من کل فانِ قرآن مین دیکہو خوب اسکو سمجہو

عابد ہو معبود باقی ہے فانی کچھہ نار ہیگا وہ یار جانی

ٹھمری

میرے والی خواجہ چشتی
میرا بیڑا پار اوتارو

او نبہ قربان حور بہشتی
کہین ڈوب نجاوے کشتی

ایضاً

تہارے زلفون کا پہندا
لندن راکہو کرم وشفقت

جیسے کاری بدریا چہندا
دل سے پیا مین تیرا ہون بندا

ایضاً

گہنی گہنی بوندن برسے پانی
وادر مور پپیہہ بولے

ایسے سمے مین آمل جانی
ساون دی مہمانی

ایضاً

یک تیر نجارا مارا رے	پیا سگر جیئڑ ہمارا رے
جب نکلی باغ تماشے کو	جیا عابد پڑے وارا رے

ایضاً

بے دردان تال پیت نا کرنا رے	بگین مین یک دہ ہزارے
عشقو ندا اگ سلگت من مین	ہینو ندا ابلی جہزارے

ایضاً

کیسی لاگ لگائی رے میرے جانی تو	داگ پر داگ لگائی رے میر جانی تو
تڑپت جیرا جلت کلجوا	ایسی آگ لگائی رے میرے جانی تو
بل بل جاوے من عابد کے	بہولو ندا اگ لگائی رے میرے جانی تو

تمت

تواریخ اختتام طبع دیوان

از نتیجۂ فکر فلک فرسا پادشاہ سخن اوستاد زمن عالیجناب
نواب مرزا خان بہادر نواب ناظم یار جنگ دبیر الدولہ فصیح الملک
بلبل ہند جہان اوستاد حضرت داغ دہلوی مدظلہ العالے
اوستاد مصنف

اے بہادر جناب صولت جنگ
ہمنے دیوان آپ کا دیکھا

دین و دنیا کا ہے مزا اسمین
چاہیے اسکو دیدۂ بینا

کیسے باہم ہین شوخی و تمکین
کیسے توام ہین لفظ سے معنے

اسکو حسن قبول دے یارب
داغ کی اب یہی ہے دل سے دعا

سال پوچھا جو ختم دیوان کا
چشمۂ فیض جابجا۔ اسکو کہا

چکیدہ قلم مرصع رقم بحر مواج سخندانی مہر انور سپہر
جادو بیانی عالیجناب مہاراجہ کشن پرشاد المتخلص بہ شاد

پیشکار بہادر و وزیر افواج سرکار عالی دام اقبالہٗ

شاعر رنگین بیان ماہر ہر علم و فن
طبع شدہ نظم او دلکش نظم کمال
مصرع موزون او سرو گلستان ناز
رنگِ مداد ش بود در دلِ زلف بتان
جست چو تاریخ شاد ناظم جادو بیان

قمری سروِ کمال بلبلِ باغ دکن
رشک دہ کاشی و عنصری و برہمن
جامۂ رنگین او صد چمن اندر چمن
سرخی شنجرف او رشک عقیق یمن
گفت سرو شئے بخوان - طوطی شیرین سخن
۱۳۱۴

تقریظ و تاریخات طبع زاد منبع فضل و کمال شاعر بیمثال حاکم قیل و قال عارف صاحب حال شیخ کامل محقق واصل عالیجناب مولوی احمد علی صاحب صدیقی القادری المتخلص قاضی ادام اللہ برکاتہٗ

کہ ہر فقرۂ نثر تاریخ طبع دیوان است
سر نامۂ سجیدۂ قاضی آزاد

۱۴ ۱۳ ۱۳ھ

بسم اللہ سے میرا قلم رواں رطب اللسان ہے ◆ الحمد للہ حمد و ثنائے حق طرازندۂ زیب بیان دل و زبان ہے

۱۴ ۱۳ ۱۴ ۱۳

مبدا ار فیض لاریب ہم کن ہے ◆ طلسم گنج علم معاد لاکلام سخن ہے

۱۴ ۱۳ ۱۴ ۱۳

سخن ہنگامہ آرائے سابقہ کلام ہوا ◆ خدا کی طرف سے مصطفیٰ کو پیام ہوا

۱۴ ۱۳ ۱۴ ۱۳

حدیث و قرآن جریدہ دلسوز کلام ہے ◆ اور سیر صلوٰۃ نازاں سیر سلام ہے

۱۴ ۱۳ ۱۴ ۱۳

کلام مجید کے صفت میں زبان قاصر ہے ◆ شان جمیلہ جسکی وما ہو بقول شاعر ہے

۱۴ ۱۳ ۱۴ ۱۳

سحر حلال کہا ہیں اعجاز مطلقہ سر کیا چیز ◆ کلام دلکش بیان برگزیدہ عشق انگیز

۱۴ ۱۳ ۱۴ ۱۳

عابد عالی ہمت نازک طبیعت کلام ◆ دلفریب طالب قبول خاص و عام ہے

۱۴ ۱۳ ۱۴ ۱۳

آئینہ اسرار شراب راز کہن ◆ جلوہ گر معنی زاہد پابند کا توبہ شکن

۱۳ ۱۳

راہ و رسم شیوہ پاک آداب محبت ؏ رواج سکہ نقد مالا مال بازار الفت

١٤ ١٣

کمال خرد کل شعر و شاعری ؏ قانون روزگار غزنہ سحر سامری

١٤ ١٣ ١٤ ١٣

سروح فزا دیباچہ گلستان نادر معانی ؏ باد بہار سر لوح بوستان راز دانی

١٤ ١٣ ١٤ ١٣

طغرائے ہوائے آمال ؏ فرمان برق خیال

١٤ ١٣ ١٤ ١٣

آرائش دفاتر صنوف کمال ؏ پیغام مفید وصال

١٤ ١٣ ١٤ ١٣

شکایت سوز نار ہجران ؏ قصہ عجیبہ تمنائے وصل مہوشان

١٤ ١٣ ١٤ ١٣

طبیعت لاابالی کا نقش و نگار ؏ عنایت کلی استاد کا یادگار

١٤ ١٣ ١٤ ١٣

گوہر بصیر بحر معانی ؏ در منثور گنج نطق یزدانی

١٤ ١٣ ١٤ ١٣

یعنی وہی ہمارے آشنائی یار کا حدیقہ کلام ؏ گوہر نظام حبیب الہام

١٤ ١٣ ١٤ ١٣

راستی وفاداری کا ماہ پارہ آئینہ ؏ بام نگاہ محبت و مروت کا زینہ

١٤ ١٣ ١٤ ١٣

بنائے محبت کی مستحکم جڑ ؏ سالک آگاہ دل کی بول چال مخزن و بٹ مزاج کی بڑ

١٤ ١٣ ١٤ ١٣

کیا تلاش ہے کیا طبیعت ہے ⁂ کیا پیکر مجاز کیا عروس حقیقت ہے

وصف پیچیدۂ آب رواں میں دریا روپوش ہے ⁂ لازم بیان آتش میں آگ کا جوش ہے

خاک کا بیان آدم سرمایۂ عجز کا نمونا ⁂ ہوا کا ذکر ہی اک طوفان کا سامنا

ہر نقطہ دیوان نکتۂ منزۂ راز و نیاز ہے ⁂ مجاز مبہم سراسر حقیقت اعجاز ہے

کہیں گلستان تماشا کی جہان ہما بہار ہے ⁂ شوخی گل کلی کی دل جو اور بہار ہے

بلبل شیدا کی چہک قمری کا شور ہے ⁂ طاؤس کا نقش و نگار پرند کا زور ہے

ہمائی نسیم بہاری کا ہوا گلستاں میں منڈلانا ⁂ صیاد یا سدا رکا حرص سے تلملانا

خزاں کا ملال باندھا تو ہو محیائی ⁂ سوز فراق بلبل کو لب تک لایا آہ آگ لگائی

دیوان نہیں راز دل کا واقعی خزانہ ہے ⁂ کلام مستانہ انداز سب عاشقانہ ہے

ہر مصرعہ مصرعہ ابروے لیلے ہے ⁂ ہر مطلع مطلع حسن مہ زلیخا ہے

زہے بنیاد عزیز القدر صولت جنگ بہادر ہے ⁂ دیوان دل آویز اک دریائے سخن بے بہا در ہے

قاضی دل گداز دلنواز جان کنی کی ہے ÷ وہی تاریخ لکھی ہے
جلا تقدیر کا جہان گرم بازار ہے ÷ جنس کمال کا اوس جا کون خریدار ہے
اس کلام استوار کا صلہ کیا طلب کرون ÷ منہہ اپنا گوہر درد و معنی طراز سے بھرون

اسی دعوی پہ ختم کلام ہے
حبیب خدا پر بس ہمیشہ درود و سلام ہے

تاریخات منظوم از جناب ممدوح

گلشن امکان مین ہے پیش نظر تازہ بہار ÷ دلفریب عالم ایجاد یہہ حرف کن
کھلتے ہین ہر جا پہ گل بوٹے نئے اس باغ مین ÷ رشک طوبی ہے ہر اک شاخ و شجر ہر بیخ و بن
واہ صولت جنگ کی فکر رسا کیا بات ہے ÷ ہین تلاش نو مین ہر دم رسا مضامین کہن
طبع دیوان کی غرض تاریخ ہے صنعت ہی مین ÷ دلکش عابد میان دیوان ناسخ بے سخن

تاریخ سال فصلی بصنعت لفظی و معنوی

طبع شد دیوان صولت جنگ عابد بے بہا	انتہا بے روزگار و قوت طبع قوی
اندرین مصرعہ ہبین مد رت نہان و ہم عیان	سال فصلی یک ہزار و ہفت صد ہشتم و نہ زدی

۱۳۰۸

ولہ بصنعت حروف مہملہ در وصف مصنف اگر دو مصرعہ پائین کہ آنرا ابتدا و ضرب گویند محسوب کنند تاریخست

وھو ھذا

وہ مصدر علم حامل حلم و وداد	وہ ماہ کمال سالک راہ سداد
الہام کا اوسکا اسم والا ہم درس	گوہر اوسکا کلام ہم سلک معاد
۱۴ ۱۴ ۶۳۴	۱۳ ۶۹۰

ولہ بصنعت حروف منقوطہ

مرحبا صد مرحبا آفرین صد آفرین	عابدا عالی تبار و شاعر صاحب وقار
باعث تفریح دل شد طبع دیوان شما	در جہانست از شما این بہترین یادگار
بہر تحریر طبعش ہمین ترغیب داد	نور عین با نظام الدین محمد باوقار

با ہمہ تقلیل فرصت شغل یکتائی خویش — بود در التماس از خاطر ناگوار
بس درین مصرعہ حروف و نقطہ دار آمدنش — طبع شد دیوان خوب دلکشا و مہ نگار
۱۴ ۱۳

ولہ

کیا قصیدہ کیا غزل کیا کوئی تاریخ بلیغ — شاعری میں اپنی قاصی فہم کا سب تنگ ہے
ہے یہ ظاہر سب ہم جس تنگ میں آجائینگے — ہے انکو کہا رنگ اپنا اور نرالا ڈھنگ ہے
ہاں تعلی تو نہیں ہے یا فقیری کیلئے — مقتضائے شاعری ہی خیر عذر لنگ ہے
روشنی طبع من ہر سو من بلا شد قاصیا — ہے لڑائی مجھسے حاسد کو عدو کو جنگ ہے
ہیں دکن میں ہم بھی اپنی نقش ہندوستان — ہندوا ہتیں بہا ان کو ہندسو فرسنگ ہے
آئینہ خانہ میں ہوتی ہی صفا کی پرورش — تہ نشین طینت زنگ کا وصف ننگ ہے
جوہری کو جوہر ذاتی کی ہوتی ہے پرکھ — وہ جو جوہر ہے وہ جوہر سنگ جو ہی سنگ ہے
سنگ جوہر کی حقیقت یک ہے سر کا فرق — کوئی ہمسنگ شرف اور کوئی پاسنگ ہے

ذکر جوہر آگیا تو طبع کے جوہر کہلے
عرض مطلب سے غرض ہی عرض کا ننگ ہے

اہل جوہر جانتے ہیں عرض خواہان غیر
اپنے سے ہے ردکش ہون وصفت غیر کا ننگ ہے

وصف صولت جنگ عالی ہو رقم موقع ہی
وسعت دل صفحہ کی آگے تنگ ہے

آئینہ کہتے ہیں صفائی طبیعت کو اگر
ہو کدورت منعدم کافور زنگ ہے

ہے خیال نازک اسکا طائر سدرہ نشین
جبرئیل قصد طیاری کے ہم آہنگ ہے

اوج مضمون کے مقابل پست ہے چرخ بلند
کوہ تمکین تمکنت کے آگے یک پا سنگ ہے

جزو میں کل کا اثر ہوتا ہے بے شبہ و شک
طبع استاد اس لغت کے وصل ذرہ سنگ ہے

بول چال ایسی کہ طوطی بولتا ہے واہ واہ
گفتگو ایسی کہ بلبل کی چہک ہم چنگ ہے

اپنے فن کا آپ راہبر ہے سے بہرا
نیت اظہار ہنر سے عار اور ننگ ہے

بزم میں آئینہ آیا کوئی دیوان چھپا
دیکھ بندش کی صفائی اسکی محفل دنگ ہے

حرف حرف اسکا نگارستان چین ہو بہو
صفحہ صفحہ منقش اسکا صفحہ ارژنگ ہے

ٹانکے میلے ہوتے ہین بندشکی چستی دیکھکر — فکر وہ ہے شاعری کا قافیہ بہی تنگ ہے
ہین عجب عالی مضامین اوسکی سب کرسی نشین — لفظ ہر یک تاج شاہی صفحہ بہی اورنگ ہے
ہے ید بیضا بیاض روشن مبین السطور — اور سواد روشنائی مشک کے ہمرنگ ہے
ابر باران قبابان کی نئی تقسیم ہے — فکر میں آفرین طبع بلند آہنگ ہے
اوسکو شہ مانو تو دیوان اوسکا فرمان عطا — فوج اسکی بحر ردیف قافیہ سرہنگ ہے
وصف اظہر من الشمس اوسکا نہ تاریخ ہے — مطلع شمس عطا دیوان صولت جنگ ہے
١٢ ١٣

تاریخ از نتیجہ فکر شاعر نازک خیال عدیم المثال

جناب میر احمد علیصاحب عصر

عصر صولت جنگ را الا منزلت — وہ چہ دیوان گفت گوہرہا بسفت
سال طبعش ہاتف غیبی مرا — فکر صولت جنگ عالی قدر گفت
١٢ ١٣

ولہ

حکمت تھی یہہ دیوان چھپا عابد کا	صیحت سے مریضان سخن ہین ہمرنگ
تاریخ کے واسطے ہین فکر ضرور	کافی ہے یہہ جملہ "نسخہ صولت جنگ" ۱۳۱۲ ہجری

نتیجہ طبع وقاد افضل العرفا اکمل العلما جناب مولوی محمد عبد القادر صاحب ابو طاہر اوستاد عربی مصنف وخلیفہ حضرت مسکین شاہ صاحب قبلہ قدس سرہ

شد ز دیوان حضرت عابد	باب اسرار معرفت مفتوح
فی البدیہہ باستثال امر	گفتمش سال۔ چاپ نغمہ روح

از فکر بلند آسمان پیوند طبع وقاد جناب محمد مظہر علی صاحب اوستاد خوشنویسی مصنف

باکمال صنعت شعر و سخن در معرفت	گشت مطبوع زمان دیوان صولت جنگ ما

چون نمودم فکرِ سالِ طبع آن کلکِ خرد | زد رقم - دیوانِ پرعرفانِ صولت جنگِ ما

۱۳۱۴ھ

وله

از عنایاتِ خدا تصنیف دیوانِ عجیب | کرد صولت جنگ نوابِ بلند القابِ ما

بہرِ سالِ طبع آن شد در دلم القائے غیب | گشت دیوانے بفکرِ عالی نوابِ ما

۱۳۱۴ھ

وله

حبذا طبعزاد صولت جنگ | شد مرتب بو قعت و شانے

ہاتفِ غیب بہرِ تاریخش | گفت این بے نظیر دیوانے

۱۳۱۴ھ

وله

نسخہ نایاب صولت جنگ چون تصنیف کرد | کو دُرِ بحرِ معانی کاندرین دیوان نہ سفت

ہاتفِ غیب از پئے سالش بگوشِ خاطرم | طبع شد دیوانِ چہ نیک و دلپسند و خوب گفت

۱۳۱۴ھ

نتیجۂ طبعِ شاعرِ عالی فکر قادر حسین صاحب المتخلص بہ قادر

میرے نوابکا کلام ہے یہ
جسکے دیکھے سے دلکو ہو راحت
ہے یہی سال طبع کی تاریخ
شوق افزا کلام پر صولت

نتیجہ فکر رسا و طبع زاد طبع پر ذکا غلام محی الدین صاحب خاں صاحب التخلص بہ شہیار

مطلع مہر ہے یہ مطلع دیوان کیا ہے
چہرہ حور ہے یہ صفحہ دیوان کیا ہے
فکر شہیار نے کی تو یہ کہا ہاتف غیب
گنج عرفانکا ہی عابد تیرا دیوان کیا ہے

نتیجہ فکر رسای نادر محمد عبد القادر صاحب التخلص بہ روشن
تحویلدار فراش خانہ حضور پر نور اہتمام مصنف

خوش بخواند گر کسے این را دمے
دور گردد از دلش رنج و غمے
زانکہ از عرفان نشانے میدہد
زخمہاے خستگانرا مرہمے
فکر کردم چون پئے تاریخ طبع
ہاتف غیبم ندا کردہ ہمے
نغمۂ روحیست روشن بر ملا
نغمۂ داؤد جان عالمے

نتیجۂ ذی فکر حاجی محمد ابراہیم صاحب سوداگر المتخلص بہ آرزو

چو این دیوان دلکش طبع شد با حسن ترکیبش
ز ہر سو بر مضامینش صدائے مرحبا آمد

بفکر سال تاریخش عدو بیدل شدو گفتم
بہارستان صولت جنگ۔ از ہاتف ندا آمد

۱۳۱۴

طبعزاد جناب سید عبداللہ حسینی صاحب حسینی

نواب عظام صولتِ جنگ
حسانِ زمانؔ فخرِ سحبان

دیوان جو لکھا ہے نغمۂ روح
نظارہ سے مست ہو دل و جان

مقبول جہان پذیر عالم
منظور سخنور و سخندان

غمزہ و کرشمہ ناز و انداز
ہر شعر غزل سے ہے نمایان

مقطع ہے برنگ مہر روشن
مطلع ہے بسانِ ماہ تابان

تاریخ کی میں نے فکر جب سے
دل نے کہا یاد او سی آن

از روئے بیان سال ہجری
لکھدے ہے یہ ہے بے نظیر دیوان

۱۳۱۴

ولہ

جبکہ صولت جنگ بہادر نے نیا	بیعدیل اور منتخب دیوان کہا
چست بندش اور نئے مضمون کو	جو سنا جی سے کہا آمرحبا
یاد ہا تف نے بہ شاباش سے	سال بولا ارمغان بے بہا

١٣٠٦

بخوش فکری سیتل پرشاد جیو المتخلص بہ خرم تلمیذ حضرت جناب مولانا فیض صاحب قدس سرہٗ

شد مرتب خوب این دیوان عابد دلنواز	ہست یک یک شعر او مقبول عالم دلکشا
خوب در فصلی نوشتی خرم این تاریخ طبع	طبع شد دیوان صولت جنگ موزون جان فزا

١٣٠٦

طبعزاد رائے بشن داس صاحب علاقہ نظم جمعیت سیر کا عالی

نغمۂ روح از کمال شوق دل	کرد تصنیف عابد مقبول فیض
ہجری و فصلی ازین مصرع بدان	منظر لطف آمدہ ۔ مشمول فیض

١٣٠٦ ف ١٣٠٦

ولہ

نغمهٔ روح باشعار لطیف و فایق — فرحت افزای دل طبع سخندان آمد
سال طبعش پی ما هاتف غیبی گفته — چشمهٔ نور سخن - نظم درخشان آمد

ولہ

نغمهٔ روح ز تصنیف جناب عابد — شهره گشته در آفاق ز فضل یزدان
سال طبعش پس سعی اندر طبع — نظم خوش - گفت از آن گلشن عالم خندان

ولہ

دیوان نغز شد چو مرتب بفضل حق — سوسوم گشت نغمهٔ روح از پی بقا
نظم است آنکه معرفت و راز معنوی — خیزد بصد ترانه ز هر شعر بر ملا
دانشوران معرفت اهل معنوی — مست الست گشته از آن روح گلکتا
شاعر برای سال بسبت خیال کرد — در مصرع اخیر سن و سال شد ادا

وله

نوبهار چمن فیض و کرم صولت جنگ
نام اصلیش که میر عابد علیخان آمد

بمذاق سخنش هست تخلص عابد
پیش ارباب سخن صاحب دیوان آمد

شان و شوکت همه اهل مراتب بالا
در بلندی و حشم سرور ذی شان آمد

عابد و متقی و زاهد و صوفی و خلیق
عالم و فاضل و هم صناع عرفان آمد

نغمه روح نموده چو مصنف تصنیف
طبع شعرای جهان مدح ثنا خوان آمد

در ثنا خوانی دیون و مصنف بر قسم
چند اشعار ازین راقم نادان آمد

این سخن گوئی من نیست تعلم کتاب
گر از صحبت شعرای سخندان آمد

هر غزل هست نگاری چو عروس زیبا
یا پری پیکرے از ملک سلیمان آمد

حسن مطلع کاز و مهر مضامین بطلوع
شان مقطع صفت شاه درخشان آمد

سطر هر بیت روان است چو تسنیم بهشت
زیب هر صفحه آن رشک گلستان آمد

رونق و آب مضامین بلاغت انگیز
زینت گوهر یاقوت بدخشان آمد

آب و رنگینی الفاظ و حروف و کلمات
رشک افزای گل و نرگس و ریحان آمد

صورت موی گرانست نگارش باریک
نقطه ها حسرت خال رخ خوبان آمد

سال طبعش پی تاریخ نداشد از غیب
چمنستان سخن نظم گل افشان آمد

تاریخ طبع از شمشیر بهادر عالیجناب نواب صولت جنگ بهادر دام ظله ۱۳۰۴

آفتاب شعور صولت جنگ
نغمه روح شد از ان تصنیف

سال طبعش بگفت هاتف غیب
صورتی خوب دلپذیر لطیف ۱۳۰۴

از حکیم میرزا در علی عدفرزند حضرت شعله مرحوم

منطبع گردید دیوانی فصیح و هم بلیغ
چون نسبت تصنیفات صولت جنگ ذی جاه و کمال

سال طبعش ملہم غیبی بمن از عدد گفت — ہست این دیوان عابد لاجواب وبیمثال
۱۳۱۴ ف

ازنتیجہ فکر وزیر علی مالک مطبع فخر نظامی المتخلص صفدری

گشت مطبوع چہ دیوان فصیح — ہست از فکر تمام عابد

صفدری گفت مصرع است مدام — بے مثال است کلام عابد
۱۳۱۴ ۱۳۱۴

تاریخہائے طبع دیوان ریختہ قلم بدیع رقم شاعر خوش فکر عالیجناب میر تراب علیصاحب زاد حسینہ دا خزانہ عامرہ سرکار عالی

ہے امیر ملک دکن کے شاعر شیریں سخن — شک نہیں مشہور دیوان ہی انکا عیوب خود

ہند میں ازبسکہ ہی مشہور ساں طبع — واہ کیا اچھا چھپا دیوان صولت جنگ کا
۱۳۱۴ ۱۳۱۴

ایضاً

جملہ عالم را منور کرد از انوار خویش — آفتاب شاعری بر آسمان طبع تافت

زد رقم مشتاق و موجود مشتہ خوش تاریخ گفت — انطباع بے بہا دیوان صولت جنگ یافت
۱۳۱۴

ایضاً

امیر نامدار و شاعر با شوکت و تمکین
کلامش آنچنان خوشتر کہ گویندش جا سد نیک

رقم زد زر و مدحش چہ زیبا مصرع تاریخ
بند مطبوع جان دیوان صولت جنگ غالب نیک

از نتیجۂ فکر رشید الدین خان المتخلص عالی منیجر مطبع فخر نظامی تلمیذ رشید حضرت بیکس تہانوی

ہو گیا طبع آج وہ دیوان
جس سے عالی ہے نام صولت جنگ

لکھدو تاریخ از سر انصاف
روح پرور کلام صولت جنگ

از نتیجۂ فکر وزیر علی مالک مطبع فخر نظامی المتخلص صفدری

واہ کیا ہی خوب ہی دیوان صولت جنگ کا
جسکو دیکھا جان و دل سے سب کا اب مشتاق ہے

تم بھی سال طبع اسکا صفدری کر دو رقم
واقعی دیوان ہے یہ تحفۂ عشاق ہے

تاریخ

از نتیجۂ فکر نازک جناب نواب میر محمد نظام الدین علیخاں بہادر المصنف

تبسم من کلام والا کا
ہے نیا رنگ اور نرالا ڈھنگ

ختم دیوان کی عرض سے تاریخ
جان شاعر کلام صولت جنگ

سنہ ۱۳۱۵ ہجری

سنه ۱۳۱۲ هجری